McGill University Library
3 103 078 147 3

ISLM

BP80
A289
K49
1926

McGill University
Library
3370420

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

خدایا ہمیں بخشدے اور ہمارے اُن ایماندار بھائیوں کو جو ہم سے پہلے گذر چکے

الحمد للہ علی طبع کتاب

ترجمۃ الامام ابی حنیفۃ النعمان بن ثابتؒ امام اھل الرای

منقولۃ من

تاریخ بغداد

للامام العلامۃ المحدث ابی بکر الخطیب البغدادیؒ المتوفی سنۃ ۴۶۳ھ

المحفوظ بدار الکتب السلطانیۃ المصریۃ نمبرۃ ۴۰ (تاریخ)

مع ترجمہ اردو بہ نام

امام محمدی

مترجمہ

جناب مولانا مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ و اڈیٹر اخبار محمدی دہلی

جس میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کی پوری سوانحعمری اور آپ کی نسبت

بڑے بڑے بزرگ محدثین اور فقہا کی موافق مخالف رائیں درج ہیں

بماہِ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۵ھ

بفرمائش جناب مترجم صاحب جیّد برقی پریس دہلی میں طبع ہوئی

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار محمدی اجمیری دروازہ دہلی

قیمت ۱۲

تعداد ۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

صرف ٹائٹیل پر نظر پڑتے ہی آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ کتاب میری تصنیف نہیں، بلکہ چوتھ
صدی کے ایک بزرگ محدث کی یادگار ہے، اس میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کے بہت سے مناقب بھی آپ
دیکھیں گے اور بہت سے مثالب بھی، جو یقیناً ابتک آپکی نظر سے نہ گذرے ہونگے، جسطرح مناقب کی نسبت
میری طرف نہیں ہوسکتی اسیطرح مثالب کی بھی، میرا حصہ اس کتاب میں صرف اتنا ہی ہے کہ میں نے اسکا ترجمہ کر
اور ایک بزرگ محدث کی قابلقدر یادگار کو محفوظ کرکے برادران اسلام کو متمتع ہونیکا موقع دیا، ہم امام صاحب
کی بزرگی فقاہت زہد و تقوی کو تسلیم کرتے ہیں، جرح و تعدیل کوئی نئی چیز نہیں جب سے اسلام اور روایاتِ اسلا
ہیں تب سے تنقید و تحقیق کا محکمہ بھی قائم ہے۔ امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے بے لاگ مناقب و مثالب کے دونو
پہلو دنیا کے سامنے رکھدئیے ہیں تاکہ لوگ بآسانی صحیح نتیجہ تک پہنچ سکیں اور افراط تفریط سے نجات
پاسکیں، یہ ظاہر ہے کہ معصوم و مطاع ذات صرف حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہے اور بس
جنابِ باری عز اسمہ سے میری التجا ہے کہ وہ مالک ہمیں اپنی اور اپنے نبی کی اور اپنے تمام نیک بند
کی اون کے مراتب کے مطابق محبت عطا فرمائے اور افراط تفریط سے بچائے آمین!!! محمد

خوشخبری حضرت امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور قابلِ قدر مفید تر تصنیف بھی اسیطرح
ترجمہ سمیت چھپوالی ہے جسکا نام "شرف اصحاب الحدیث" ہے سچ تو یہ ہے کہ حدی
کی عظمت و حرمت، قدر و عزت اس کتاب کے مطالعہ سے ہی معلوم ہوسکتی ہے، محدثین اور طالبِ حدی
اور اہلحدیث کی مدحت و فضیلت کا اظہار بھی یہی کتاب کرتی ہے، اس میں بالوضاحت بادلیل اس بات کا بی
ہے کہ عاملِ حدیث جماعت ہی ناجی گروہ وارث الرسولؐ خلیفۂ پیغمبر وصیٔ رسولؐ اور حق و رشد والے ہیں۔ ا
جماعت کے نائبِ نبی ہونے ابدال و اولیاء اللہ ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امین اور دینِ خدا کے حامی ہون
امور کا بیان ہے، حفظِ حدیث، طلبِ حدیث کتابتِ حدیث تبلیغِ حدیث قراءتِ حدیث سفر بہ طلبِ حدیث
فضائل کا بیان بھی ہے، غرض ہر عامی اور ہر عالم اس کتاب کا محتاج ہے۔ الحمد للہ اب ایک ہزار سال کی پر
بھی محفوظ و مصئون مطبوعہ موجود ہے۔ آپ ضرور اس بابرکت کتاب سے فیضیاب ہوں" محمد

نوٹ:- یہ کتاب بقیمت عہ اس پتہ سے طلب فرمالیں:- دفتر اخبار محمدی، اجمیر بیڈ زہ
بشری:- للخطیب کتاب آخر "شرف اصحاب الحدیث" قد طبعتہ مع ترجمت

بسم الله الرحمن الرحيم

نبذة من ترجمة المصنف العلامة رحمه الله تعالى

قال الذهبى فى تذكرته صـ٣١٢ ج٣ الخطيب الحافظ الكبير الامام محدث الشام والعراق ابو بكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدى البغدادى صاحب التصانيف ولد سنة اثنتين وتسعين وثلث مائة وكان والده خطيب قرية درزيجان قال ابن ماكولا كان الخطيب آخر الاعيان ممن شاهدناه معرفة وحفظا واتقانا وضبطا الحديث النبى صلى الله عليه وسلم وتفننا فى علله واسانيده وعلما بصحيحه وغريبه وفرده ومنكره ومطروحه ثم قال ولم يكن للبغداديين بعد الدارقطني مثله ولعل الخطيب لم ير مثل نفسه قال ابو اسحق الخطيب يشبه الدارقطني فى معرفة الحديث وحفظه قال السمعانى كان الخطيب مهيبا وقورا ثقة متحريا حسن الخط كثير الضبط فصيحا ختم به الحفاظ قال ابن شافع انتهى اليه الحفظ والاتقان فى علوم الحديث قال الفضل بن عمر النسوى كنت بجامع صور عند الخطيب فدخل عليه علوى فى كمه دنانير فقال هذا الذهب تصرفه فى مهماتك فقطب قال لا حاجة لى فيه فقال كانك تستقله ونفض كمه على سجادة الخطيب قال هى ثلاث مائة دينار فخجل الخطيب قام اخذ سجادته وراح فما انسى عز خروجه وذل العلوى وهو يجمع الدنانير قال ابو زكريا الترمذى كنت اقرأ على الخطيب بحلقته بجامع دمشق كتب الادب المسموعة له وكنت اسكن منارة الجامع فصعد الى قال احببت ان ازورك فتحدثنا ساعة ثم اخرج ورقة وقال الهدية مستحبة اشتر بهذه اقلاما فاذا خمسة دنانير ثم صعد نوبة اخرى ووضع نحوا من ذلك وكان اذا قرأ الحديث يسمع صوته فى آخر الجامع كان يقرأ معربا صحيحا - ولما حج الخطيب رحمه الله تعالى شرب من ماء زمزم ثلث شربات وسأل الله ثلاث حاجات اخذا بالحديث ماء زمزم لما شرب له فالحاجة الاولى ان يحدث تاريخ بغداد بها الثانية ان يملى الحديث بجامع المنصور الثالثة ان يدفن عند بشر الحافى فقضى الله له ذلك وكان رحمه الله يختم كل يوم قريب الغياب قراءة ترتيل ثم يجتمع عليه الناس وهو راكب فيقولون حدثنا فيحدث وقد كان رئيس الرؤساء تقدم الى الوعاظ والخطباء الا يرد واحد يثا حتى يعرضوه على ابى بكر واخرج بعض اليهود كتابا باسقاط النبى صلى الله عليه وسلم الجزية عن الخيابرة وفيه شهادة الصحابة فعرضه

الوزير على ابى بكر فقال هذا امزور قيل من اين قلت هذا قال فيه شهادة معاوية رض وهو اسلم عام الفتح بعد خيبر وفيه شهادة سعد بن معاذ رض مات قبل خيبر بسنين وكان سخيا يفرق ماله على المحدثين ووقف كتبه على يد ابى الفضل بن خيرون

قال السمعانى له ستة وخمسون مصنفا ثم سمى بعض تصانيفه منها تاريخ بغداد وهذا الكتاب جزء منه" اقول ان ابن خلكان كتب فى وفياته انه صنف قريبا من مائة مصنف ولو لم يكن له سوى التاريخ لكفاه وقد قيل فى تصانيفه رحمه الله تعالى

تصانيف ابن ثابت الخطيب ... الذ من الصبى الغض الرطيب

يراها اذ رواها من حواها ... رياضا للفتى اليقظ اللبيب

ويأخذ حسن ما قد ضاع منها ... بقلب الحافظ الفطن الاريب

فاية راحة ونعيم عيش ... توازى كتبها بل اى طيب

قال الشجاع الخطيب امام مصنف لم يدرك مثله قال الهمدانى مات هذا العلم بوفاة الخطيب" قال الرميلى مرض الخطيب فى رمضان من سنة ثلث وستين واربعمائة فى نصفه الى ان اشتد به الحال فى اول ذى الحجة ومات يوم سابعه وصلى عليه ابو الحسين بن المهدى بالله ودفن بجنب بشر الحافى ببغداد وكان بين يدى جنازته جماعة ينادون هذا الذى كان يذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذى كان ينفى الكذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذى كان يحفظ حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم" وكان ابو اسحق الشيرازى ممن حمل جنازته قال على بن الحسين رأيت بعد موت الخطيب كان شخصا قائما بحذائى فاردت ان اساله عن الخطيب فقال انزل وسط الجنة حيث يتعارف الابرار وقال الرميلى كنت ببغداد نائما فرأيت كانا عند الخطيب لقراءة تاريخه على العادة والشيخ نصر بن ابراهيم المقدسى عن يمينه وعن يمين نصر رجل سألت عنه فقيل هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ليسمع التاريخ فقلت فى نفسى هذه جلالة لابى بكر ورآه بعض الصلحاء فى منامه فسأله عنه فقال انا فى روح وريحان وجنة نعيم قال ابن حجر العسقلانى فى نزهة النظر شرح نخبة الفكر وقل فن من فنون الحديث الا وقد صنف الخطيب فيه كتابا مفردا فكان كما قال الحافظ ابو بكر بن نقطة كل من انصف علم ان المحدثين بعد الخطيب عيال على كتبه قوله ثم امعنت النظر لوجدتهما خلق الا للحديث وكفى به فخرا وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء — بجمد

اس کتاب کے مصنف حضرت امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات

امام ذہبی تذکرۃ الحفاظ (جلد ثالث ص۳۱۲) میں فرماتے ہیں کہ خطیب بغدادیؒ بڑے حافظ امام شام و عراق کے محدث تھے آپ کے والد بھی بہت بڑے محدث اور درزنجان کے خطیب تھے۔ کنیت ابوبکر اور نام احمد بن علی بن ثابت ہے ۲۴ جمادی الاخریٰ سنہ ۳۹۲ ہجری بروز جمعرات بغداد میں پیدا ہوئے معمولی تعلیم سے آپ گیارہ سال کی عمر میں فارغ ہوگئے پھر طلب علم حدیث میں لمبے لمبے سفر کئے اور اس فن میں ایک ممتاز حیثیت حاصل کرلی ان کے شاگرد ابن ماکولا کہتے ہیں کہ خطیبؒ حدیث نبوی کی معرفت وحفظ وضبط و اتقان اور حدیثوں کی علتوں اور سندوں کے جانتے اور صحیح و غریب، مفرد و منکر اور ساقط کے معلوم کرنے میں اُن پچھلے خاص لوگوں میں تھے جنکا میں نے مشاہدہ کیا ہے۔ امام دار قطنیؒ کے بعد خطیبؒ جیسا کوئی محدث نہیں پیدا ہوا اور شاید خطیبؒ نے خود بھی اپنے جیسا کسی کو نہ پایا ہوگا۔ امام ابو اسحاق شیرازی کہتے ہیں کہ خطیبؒ حدیث کے پہچانتے اور یاد رکھنے میں امام دار قطنیؒ کے مثل تھے۔ حافظ سمعانی نے فرمایا کہ خطیبؒ ہیبت و وقار والے ثقہ مستعد خوشخط بڑے ضابط اور فصیح تھے حافظوں کا ان پر خاتمہ ہوگیا۔ ابن شافع نے کہا کہ علوم حدیث میں حفظ و اتقان کا خطیبؒ پر خاتمہ ہوگیا۔ سمعانی کہتے ہیں کہ خطیبؒ کی ۵۶ تصنیفات ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ تاریخ ابن خلکان میں مرقوم ہے کہ خطیبؒ کی قریب ۱۰۰ کے تصنیفات ہیں اور اگر انکی تصنیف سوا تاریخ بغداد کے اور کوئی نہ بھی ہوتی تو صرف یہ تاریخ ہی اُنکے علم و فضل اور وسعتِ معلومات کی شہادت کیلئے کافی تھی جس کتاب کے اس ایک جزو کے چھاپنے کا فخر ہمیں آج حاصل ہو رہا ہے۔ شجاع ذہلی نے کہا کہ خطیبؒ امام تھے مصنف تھے اُن جیسا کوئی نہ تھا۔ ابو الحسن ہمدانی نے فرمایا کہ خطیبؒ کی موت سے علمِ حدیث کی موت ہوگئی، فضل بن عمر نسوی کہتے ہیں میں جامع صور میں امام خطیبؒ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک علوی آیا اور امام صاحب سے عرض کی کہ یہ تین سو دینار ہیں آپ اسے قبول فرمائیے اور اپنی ضرورتوں میں خرچ کیجئے آپ نے نہایت لاپرواہی سے انکار کردیا اس نے ان دیناروں کو آپکی جانماز پر ڈالدیا آپ جھلا کر جانماز جھاڑ کر وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور وہ شخص اپنا سا منہ لیکر اپنے دینار سمیٹ کر چلدیا ابو زکریا تبریزیؒ کا بیان ہے کہ جامع دمشق میں میں پڑھتا تھا اور مسجد ہی کے ایک حجرے میں رہتا تھا کبھی کبھی امام خطیبؒ میرے پاس تشریف لاتے اِدھر اُدھر کی باتیں کرکے مجھ سے فرماتے دیکھو بھائی ہدیہ قبول کرنا بھی مسنون طریقہ ہے یہ کہہ کر ایک پڑیا میرے سامنے رکھ کر چلے جاتے میں اُسے کھولتا تو اُس میں پانچ اشرفیاں نکلتیں جو آپ مجھے قلم دوات کے خرچ کے لئے دے جایا کرتے تھے آپ خوش آواز اور بلند لہجہ تھے جسوقت جامع مسجد میں احادیث پڑھتے تھے تو مسجد گونج اُٹھتی تھی۔ الفاظِ حدیث کے اعراب ظاہر کرکے نہایت صحت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ حج کے زمانہ میں جب آپ چاہِ زمزم کے پاس پہنچتے ہیں تو اس حدیث کو یاد کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "زمزم کا پانی جس مقصد کیلئے پیا جائے اللہ تعالیٰ اسے پورا کرتا ہے"۔ آپ تین مقصدوں میں رکھتے ہیں اور تین مرتبہ چاہِ زمزم کا پانی پیتے ہیں ایک تو یہ کہ تاریخ بغداد آپ لکھ سکیں دوسرے یہ کہ بغداد کی مشہور جامع مسجد میں آپ درسِ حدیث دیں تیسری یہ کہ بشر حافی کے پڑوس میں آپ دفن ہوں آپکی یہ تینوں دعائیں قبول ہوئیں، دس ضخیم جلدوں میں آپ نے تاریخ بغداد لکھی جس کے اس ایک حصہ کو جو حضرت امام ابو حنیفہؒ کے متعلق ہے آج ہمیں مع ترجمہ طبع کرنیکا فخر حاصل ہو رہا ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ جامع بغداد کے آپ مدرس بنے اور انتقال کے بعد آپکی تربت بھی وہیں ہوئی جہاں کی آپکی دعا تھی۔ ہر ان رات

میں آپ ایکمرتبہ قرآنِ کریم ختم کیا کرتے تھے اور ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور لوگوں کو حدیث بھی پڑھایا کرتے تھے آپکا مرتبہ
حکومت کی نظر میں اتنا بڑا تھا کہ رئیس الرؤسا نے حکم دیا تھا کہ کوئی شخص وعظ خطبے وغیرہ میں کوئی حدیث بیان نہ کرے
جبتک کہ امام خطیبؒ سے اجازت نہ حاصل کرے کیونکہ حدیث کی پرکھ میں آپکو کمال حاصل تھا، یہودیوں نے خلیفۂ اسلام کے
سامنے ایک عہدنامہ پیش کیا جسکا مضمون یہ تھا کہ یہودیانِ خیبر سے جزیہ نہ لیا جائے اس عہدنامہ پر بڑے بڑے صحابہؓ کے
دستخط تھے اور عہدنامہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا بتلایا جاتا تھا، سلطنت میں ایک کھلبلی مچگئی آخر امام خطیبؒ کے سامنے لائے
پیش کیا گیا آپنے بیک نگاہ دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ جعلی ہے یہودیوں کی شرارت ہے انہوں نے خود اسے بنالیا ہے آپسے ثبوت
طلب کیا گیا تو آپنے فرمایا دیکھو اسپر ایک گواہی تو حضرت امیر معاویہؓ کی ہے۔ فتح خیبر ۷ھ میں ہوا اور امیر معاویہؓ اسوقت اسلام
بھی نہیں لائے تھے وہ ۸ھ میں فتح مکہ والے سال مسلمان ہوئے تھے پھر اُنکے دستخط اس عہدنامہ پر جو انکے اسلام سے ایک
سال پہلے لکھا گیا کہاں سے آگئے علاوہ ازیں دوسری شہادت اسپر حضرت سعد بن معاذؓ کی ہے حالانکہ جنگ خیبر سے پہلے ہی
وہ انتقال فرما چکے تھے ۵ھ میں غزوۂ خندق کے زمانہ میں انکا انتقال ہوا اور ۷ھ میں خیبر کی زمینیں حضورؐ کے قبضہ میں
آئیں تو وہ اپنے انتقال کے دو سال بعد کسی عہدنامہ پر کیسے دستخط کرتے؟ یہ ایک واقعہ ہی نہیں اس جیسے بیسیوں واقعات
نے دنیا کو مجبور کردیا تھا کہ وہ باور کریں کہ حضرت امام خطیبؒ اپنے زمانہ کے بےمثل امام اور زبردست علامہ اور لاثانی محدث
تھے باوجود اس علم وفضل زہد وقناعت بےنفسی اور بےغرضی کے آپ بڑے سخی تھے محدثین اور طلبۂ حدیث کے ساتھ
عموماً سلوک کیا کرتے تھے، انتقال سے پہلے اپنا تمام مال محدثین پر تقسیم کردیا اپنی تمام کتابیں راہِ للہ وقف کردیں۔ علمِ
حدیث کے تقریباً ہر فن میں آپکی کوئی نہ کوئی تصنیف ہے۔ آپکی تصانیف کی علم مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج تمام علماء طلباء
اُنکے اکثر محتاج ہیں، مخلوق اونکی تصانیف کیطرف جھکی ہوئی ہے بڑے بلند پایہ شعراء نے آپکی تصانیف کی تعریف میں اپنا
زورِ قلم دکھایا ہے اور اونکی حلاوت کو اُنکی لذت کو اُنکی تحقیق کو اور اُنکی خوش اسلوبی اور حسنِ بیان اور بلند پایہ تحقیق کو نہایت
پسند کیا ہے اور خوب تعریف کی ہے بلکہ دنیا کی کسی چیز کو وہ اتنی محبوب نہیں سمجھتے جتنی محبت انہیں حضرت امام خطیبؒ کی تصانیف
سے ہے، امام خطیبؒ ماہ رمضان ۴۶۳ھ کے نصف میں بیمار ہوئے یکم ذی الحجہ کو حالت نازک ہوگئی اور ۷ ذی الحجہ کو انتقال ہوگیا
جنازہ کی نماز قاضی ابوالحسین نے پڑھائی اور آپ اپنی مقبول دُعا اور دلی تمنا کے مطابق بشر حافی کی قبر کے پاس دفن کیے گئے انکے جنازہ
کے آگے ایک جماعت یوں پکارتی جاتی تھی یہ وہ شخص ہے جو حدیث نبوی سے اعتراض کو دفع کرتا تھا یہ وہ بزرگ ہیں جو رسولؐ
سے کذب کو دور کرتے تھے یہ وہ ہیں جو حدیثِ پیغمبرؐ کے حافظ تھے انکا جنازہ اٹھانیوالوں میں ابواسحٰق شیرازی بھی تھے۔
علی بن حسین کہتے ہیں کہ خطیبؒ کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے میں نے اس سے خطیبؒ کا حال پوچھا
اس نے کہا کہ بیچ جنت میں جاؤ وہاں نیکوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ رُمیلی کہتے ہیں کہ میں ماہ ربیع الاول کی بارہویں ۴۶۳ھ کو بغداد میں
سویا ہوا تھا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہم لوگ عادتِ سابقہ کے مطابق امام خطیبؒ کے پاس تاریخِ بغداد پڑھنے کو جمع ہیں۔
شیخ نصر مقدسیؒ خطیبؒ کے دائیں جانب ہیں اور اُنکے دائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں آپ تاریخ بغداد سننے کو
تشریف لائے ہوئے ہیں دل میں متبرک کتاب کا یہ ایک جزو ہے جو آج آپکے ہاتھوں میں ہے والحمدللہ تو میں نے کہا کہ یہ ابوبکر
خطیبؒ کی بزرگی کی دلیل ہے۔ نیز بعض صلحاء نے خواب میں دیکھکر آپکا حال پوچھا آپنے جواب دیا کہ میں آرام و آسائش او

اعلام

للمصنف العلامة كتاب آخر "شرف اصحاب الحديث" فى فضائل المحدثين واهله كتاب تتوجه اليه النبلاء ويحتاج اليه الكملاء فيه ابحاث عجيبة وفوائد لطيفة يفتقر اليه الطلبة ويهتدى به الكملة قد طبعته مع ترجمتها الهنديه حتى يسبغ ذيله وغاية امنيتى ان يقع من الله محل القبول والرضا ولعلى اجد من دعاء اخوانى فى الكوثر صبابة ومتبرضا ' محمد

فهرس ترجمة الامام ابى حنيفة النعمان من تاريخ بغداد للامام ابى بكر الخطيب رحمهما الله تعالى

ترجمة الامام ابى حنيفة ونسبه ۹
ارادته على ولاية القضاء وامتناعه ۱۲
قدومه بغداد وموته بها فى السجن ۱۵
صفته وذكر السنة التى ولد فيها ۱۹
ابتدائه بالنظر فى العلم ۲۱
مناقبه ۲۷
ماقيل فى فقهه ۳۰
ماذكر من عبادته وورعه ۵۴
ماذكر من جوده وسماحته وحسن عهده ۶۴
ماذكر من وفور عقله وفطنته وتلطفه ۶۹
ماحكى عنه فى الايمان ۷۸
استتابته من القول بخلق القرآن وعن قوله
بخلق القرآن ۸۷
ذكر الروايات عمن حكى عنه القول فى خلق القرآن ۸۹
ذكر ماحكى عنه من رأيه فى الخروج على السلطان ۹۶
ماحكى عنه من مستشنعات الالفاظ والافعال ۱۰۰
ماقاله العلماء فى ذم رأيه والتحذير منه فى مايتصل ۱۱۱ الى
بذالك من اخباره ۱۵۴

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تاریخ بغداد" کے ایک جزو بنام "ترجمۃ الامام ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت امام اہل الرائے" کے اردو ترجمے کی کتاب بنام

امامِ محمدی کی مکمل فہرست

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
آپکا نام اور کنیت۔	۱	آپکا حضرتِ حمادؒ کی شاگردی میں داخل ہونا۔	۱۷
آپ کے بعض استادوں کے نام۔	۱	آپ کے بتائے ہوئے ساٹھ مسائل میں سے	
آپ کے بعض شاگردوں کے نام۔	۲	بیس کو آپکے استاد کا غلط بتانا۔	۱۸
آپکا قبیلہ اور وطن۔	۲	آپکا اٹھارہ سال تک حضرت حمادؒ کی شاگردی کرنا	۱۹
آپ کا پیشہ۔	۲	آپ کی تعریف کی ایک حدیث	۲۱
آپ کا اصلی نام۔	۳	اِس حدیث کا موضوع ہونا۔	۲۱
آپکا عہدۂ قضاء کے قبول کرنیسے انکار کرنا۔		آپ کے مناقب اور فضائل۔	۲۱
اور اس پر تکالیف سہنا اور قید ہونا۔	۴	آپ کی فقہ۔	۲۴
آپ کا سفرِ بغداد۔	۶	امام صاحب کا حدیث کو بلکہ قولِ صحابی اور تابعی کو	
آپ کے قاضی بننے کا واقعہ۔	۹	بھی اپنے قیاس پر مقدم کرنا۔	۲۷
جیلخانہ جانیکا سبب قضا کی عدم قبولیت نہونا		امام صاحب کا اپنے استادوں اور بزرگوں کے اقوال	
بلکہ اصلی وجہ حکومت کی مخالفت ہونا۔	۱۰	کو مخالفتِ حدیث کیوجہ سے ترک کردینا۔	۲۷
آپکا سنِ ولادت اور سنِ انتقال۔	۱۱	ایک لطیفہ۔	۳۵
آپکا حلیہ اور صفت۔	۱۲	قاضی ابو یوسف کا آپکے حلقہ کو چھوڑ کر الگ مجلس قائم کرنا	۳۹
"ابو حنیفہ" کنیت کا اثر۔	۱۲	امام صاحب کا فرمان کہ میرے اقوال پر قرآن	
کوفیوں کی نسبت حضرت عطاؒ کا خیال۔	۱۲	حدیث کو مقدم کرو۔	۴۴
امام صاحب کا علوم کے درمیان انتخاب۔	۱۳	آپکی عبادت اور زہد و تقویٰ۔	۴۵
علمِ حدیث کی طلب سے انکار۔	۱۴	آپکی سخاوت، اخلاق اور حسنِ عہد کا بیان۔	۵۷
علمِ فقہ میں مشغولی۔	۱۵	رائے کی مذمت۔	۶۱
آپکا علمِ صرف ونحو میں قیاس کرنا۔	۱۵	آپکی عقلمندی زیرکی اور دانائی	۶۴
آپکا عربی بولنے میں غلطی کرنا۔	۱۶	آپکے فتوے کو آپکی والدہ صاحبہ کا تسلیم نہ کرنا	۶۹

مضمون	صفحہ
امام صاحب رح کا قرآن حدیث اور اقوالِ صحابہؓ کو اپنے اور دیگر مجتہدوں کے اجتہاد پر مقدم کرنا	۷۲
امام صاحب رح کا مجتہدوں کے اجتہاد کو حجتِ شرعی نہ جاننا	۷۳
مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی معذرت	۷۳
آپ پر جرح کرنے والوں کے نام	۷۵
کعبۃ اللہ شریف اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعیین نہ کرنیوالے کو بھی آپکا مؤمن کہنا	۷۶
آپکا ایک حیرت انگیز فتویٰ۔	۷۸
آپکا قول کہ جوتی کی عبادت سے بھی ایمان میں کوئی حرج نہیں	۷۹
آپکا حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ابلیس لعین کی ایمان کو برابر کہنا	۸۰
آپکا حضرت آدمؑ اور ابلیس لعین کے ایمان کو برابر کہنا	۸۰
آپکا فتویٰ کہ شرابی اور حضرت جبرئیلؑ کا ایمان برابر ہے	۸۱
آپکا فتویٰ کہ جوتی کی پوجا کرنیوالا بھی مؤمن ہے اگر دل سے اللہ تعالیٰ کو جانتا ہو۔	۸۱
ان فتاووں کی وجہ سے آپ پر فتوے	۸۲
امام صاحب پر مرجیہ عقیدے کے ہونیکا فتوے	۸۲
قاضی ابو یوسف رح کا آپ کی تقلید نہ کرنا۔	۸۳
امام صاحب کا جہمیوں کو برا کہنا	۸۳
امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ	۸۴
آپکا قرآنِ کریم کو غیر مخلوق کہنا	۸۶
آپکا قرآنِ کریم کو مخلوق کہنا	۸۷
آپکا اس عقیدے سے توبہ کرنا۔	۸۹
آپکی توبہ بطور تقیہ کے ہونا اور دوبارہ خلقِ قرآن کا قائل ہونا۔	۸۹
آپکی دو مرتبہ کی توبہ میں مصنف رح کی تطبیق	۹۱
حضرت امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام اوزاعیؒ، امام حسنؒ	

مضمون	صفحہ
امام سفیانؒ، امام احمدؒ اور ان سب کے ساتھیوں کا آپ پر فتویٰ	۹۳
آپکا بادشاہِ اسلام کی بغاوت کو جائز رکھنا اور کلمہ گوئیوں پر تلوار چلانیکا بھی فتویٰ دینا۔	۹۳
آپ کا حدیثِ رسولؐ کو خرافات کہنا۔	۹۵
ابو عوانہ کا آپ کو مرجیہ کہنا	۹۶
حضرت امام سفیان اور امام اوزاعیؒ کا بھی یہی قول	۹۷
آپ کے شاگرد قاضی ابو یوسفؒ کا بھی یہی قول	۹۷
آپکا جنت دوزخ کو غیر موجود کہنا	۹۷
آپکا قول کہ اگر رسول اللہ صلعم بھی میرے زمانہ میں ہوتے تو میری مانتے۔	۹۸
آپکا اپنے بتلائے ہوئے مسئلہ کے خلاف حدیث سنکر کہنا کہ اسے ہٹاؤ۔	۹۹
حدیث شریف کی نسبت آپکا کہنا کہ اسے سؤر کی دُم سے کھرچ دو۔	۹۹
آپکا حدیث شریف کو واہیات خرافات کہنا	۹۹
آپکا تسلیم و قبولِ حدیث سے انکار	۹۹
آپکا حدیث شریف کو پلیدی کہنا	۹۹
آپکا حدیث شریف کو بکواس اور ہذیان کہنا	۱۰۰
آپکا حدیث شریف کو جانور کی آواز کہنا	۱۰۰
آپکا حضرت عمر فاروقؓ کے قول کو قولِ شیطان کہنا	۱۰۰
آپکا حدیث شریف کا مذاق اڑانا یا نہ سمجھنا	۱۰۱
آپکا ایک صحیح اور فصیح قول کو نہ سمجھنا یا اس کا مذاق اڑانا۔	۱۰۲
آپکا حدیث کے مقابلہ میں معارضہ پیش کرنا	۱۰۲
رفع الیدین کا لطیفہ	۱۰۳
آپکے وہ مسائل جو سراسر حدیث شریف کے مخالف ہیں	۱۰۴

صفحہ	مضمون
۱۰۵	آپکا اپنی رائے سے احادیث کو رد کرنا
۱۰۶	ابوعوانہ کا آپکی کتاب کو پھاڑ ڈالنا
۱۰۷	اپنے فتوے کے خلاف حدیث سن کر بھی آپکا اکر بے پرواہی سے ٹال دینا اور اپنے فتوے پر جمے رہنا۔
۱۱۰	سندِ حدیث میں آپ کی لا اُبالی
۱۱۱	آپکا ایک عجیب فتویٰ
۱۱۱	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فتویٰ دینے میں احتیاط اور آپکی انکے خلاف جرأت وجسارت
۱۱۲	آپکی رائے قیاس کی مذمت اور آپ پر جرح
۱۱۳	آپکی رائے کی دجال سے تشبیہ
۱۱۴	حضرت امام مالکؒ کی ترکِ تقلید کی نصیحت
۱۱۴	حضرت امام مالک کی آپ پر جرح
۱۱۵	حضرت عبدالرحمٰن بن مہدیؒ حضرت سفیانؒ حضرت شریکؒ اور حضرت ایوبؒ کی جرح
۱۱۶	امام اوزاعیؒ امام شافعیؒ ابنِ عونؒ کی جرح
۱۱۷	سلیمان بن حربؒ امام مالکؒ کی جرح
۱۱۹	حضرت ہارونؒ کی جرح
۱۱۹	ابوعوانہ کا فقہِ حنفی چھوڑنیکا واقعہ
۱۲۰	امام صاحب اپنے رائے قیاس کے اقوال کو بری چیز کہتے ہیں
۱۲۰	امام حسن کا اپنے قیاسی سائل کی نسبت سراسر باطل ہونے کا احتمال ظاہر کرنا۔
۱۲۰	امام صاحب کا قاضی ابویوسف کو نصیحت کرنا کہ میرے اقوال ناقابلِ اعتماد ہیں انہیں نہ لکھو۔
۱۲۱	آپکا فرمان کہ میرے اقوال کی صحت عدم صحت کا مجھے یقینی علم نہیں
۱۲۱	آپکا ایک ایکدن میں ایک ایک مسئلہ میں پانچ پانچ مختلف فتوے دینا
۱۲۱	امام حسن کا فرمان کہ میرے اقوال اکثر غلط ہوتے ہیں۔

صفحہ	مضمون
۱۳۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فقہِ حنفی سے منع کرنا
۱۳۲	آپکی کتاب الحیل کا ذکر اور اسکی مذمت
۱۳۲	اس کتاب کا ایک بدترین مسئلہ
۱۳۳	حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا آپ سے قطع تعلق کرنا اور آپکی مرویات کو ترک کرنا اور اس سے استغفار کرنا
۱۳۴	فقہِ حنفی کے مطالعہ سے ممانعت
۱۳۴	سفیان بن وکیعؒ قیس بن ربیعؒ کی جرح
۱۳۵	آپکے فقیہ ہونے میں کلام۔ آپکا مناظرہ
۱۳۶	آپ کے مجتہد ہونے میں کلام
۱۳۶	حماد بن سلمہؒ محمد بن بشارؒ عمر بن قیسؒ کے اقوال
۱۳۸	ابوبکر بن عیاشؒ کا قول۔ حضرت اسودؒ کی خفگی
۱۳۹	شیطان طاق کا اور آپکا ایک پُرلطف واقعہ
۱۲۹	حضرت سفیان ثوریؒ اور عبداللہ بن ادریسؒ کی جرح
۱۲۹	یزید بن ہارونؒ اور حضرت امام شافعیؒ کی جرح
۱۳۰	حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے اقوال
۱۳۲	یزید بن ابومالکؒ کا فرمان۔ ابومسہر کی روایت
۱۳۳	آپکی نسبت رسول صلعم کا فرمان اور صدیق اکبرؓ کا قول
۱۳۴	ابن ابی شیبہؒ کی جرح۔ حضرت ابن المبارکؒ کے اقوال
۱۳۵	آپکا علم حدیث میں یتیم ہونا۔
۱۳۵	حدیث کے مقابلہ میں آپکا قول پیش کرنیوالے پر کفر کا فتوے
۱۳۶	آپکا متروک الحدیث ہونا۔
۱۳۶	حجاج بن ارطاۃ یحییٰ قطان یحییٰ بن معین اور امام احمدؒ کی جرح
۱۳۷	ابوبکر بن داؤد رقبہ شعبہ سفیان ابوبکر بن عیاشؒ کی جرح
۱۳۸	امام احمدؒ کا قول کہ ضعیف حدیث بھی رائے سے بہتر ہے
۱۳۹ تا ۱۴۱	یحییٰ کا قول، علی بن مدینی ابن الحلائی، ابوحفص ابراہیم جوزجانی شعبہ امام مسلم امام نسائی کی جرح۔ تاریخ وجائے انتقال وعمر

امام نمازِ جنازہ جائے دفن ۔ کثرت مصلیان ۔ انتقال کے بعد کا خواب صہ ۱۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعہ قال الخطیب ابو بکر البغدادی فی تاریخ بغداد مترجماً لابی حنیفۃ النعمان بن ثابت الامام ما نصہ

النعمان بن ثابت ابو حنیفۃ التیمی امام اصحاب الرأی وفقیہ اہل العراق رأی انس بن مالک وسمع عطاء بن ابی رباح وابا اسحاق السبیعی ومحارب بن دثار وحماد بن ابی سلیمان والہیثم بن حبیب الصواف وقیس بن مسلم ومحمد بن المنکدر ونافعاً مولی ابن عمر وہشام بن عروۃ ویزید الفقیر وسماک بن حرب وعلقمۃ بن مرثد وعطیۃ العوفی وعبد العزیز بن رفیع وعبد الکریم ابا امیۃ وغیرہم وروی عنہ ابو یحیی الحرانی وہشیم بن بشیر وعباد بن عوام وعبد اللہ بن المبارک ووکیع بن الجراح ویزید بن ہرون وعلی بن عاصم ویحیی بن نصر بن حاجب وابو یوسف القاضی ومحمد بن الحسن الشیبانی وعمرو بن محمد العنقری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیئے ہی ہیں جو اکیلا ہے اور درود وسلام نازل ہو اُس پیغمبر پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کے تابعداروں پر امام ابو بکر خطیب بغدادی تاریخ بغداد میں امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رح کی سوانحعمری میں لکھتے ہیں جو یہ ہے۔ نعمان بن ثابت ابو حنیفہ تیمی اہل رائے کے امام اور اہل عراق کے فقیہ تھے حضرت انس بن مالک رض کو دیکھا تھا اور عطا بن ابو رباح اور ابو اسحاق سبیعی اور محارب بن دثار اور حماد بن ابو سلیمان اور ہیثم بن حبیب صواف اور قیس بن مسلم اور محمد بن منکدر اور نافع جو ابن عمر رض کے آزاد غلام ہیں اور ہشام بن عروہ اور یزید فقیر اور سماک بن حرب اور علقمہ بن مرثد اور عطیہ عوفی اور عبد العزیز بن رفیع اور عبد الکریم ابو امیہ وغیرہ سے سنا تھا۔ اور ان سے ابو یحیی

وهوذة بن خليفة وابو عبد الرحمن المقرى وعبد الرزاق بن همام فى آخرين وهو من اهل الكوفة نقله ابو جعفر المنصور الى بغداد فاقام بها حتى مات ودفن بالجانب الشرقى منها فى مقبرة الخيزران وقبره هنالك ظاهر معروف انا حمزة بن محمد بن طاهر نا ابو الوليد بن بكر نا على بن احمد بن زكريا الهاشمى نا ابو مسلم صالح بن احمد بن عبد الله بن صالح العجلى حدثنى ابى قال ابو حنيفة النعمان بن ثابت كوفى تميمى من رهط حمزة الزيات وكان خزازا يبيع الخز آنبأنا محمد بن احمد بن رزق انا محمد بن العباس بن ابى ذهل الهروى نا احمد بن محمد بن يونس الحافظ نا عثمان بن سعيد الدارمى قال سمعت محبوب بن موسى يقول سمعت ابن ابى اسباط يقول ولد ابو حنيفة وابوه نصرانى آنا الحسن بن محمد الخلال انا على بن عمرو الحريرى ان ابا القاسم على بن محمد بن كاس النخعى اخبرهم قال نا محمد بن على بن عفان نا محمد بن اسحاق البكاوى عن عمر بن حماد بن ابى حنيفة قال ابو حنيفة النعمان بن ثابت بن زوطى فاما زوطى فانه من اهل كابل وولد ثابت على الاسلام وكان زوطى مملوكا لبنى تيم الله بن ثعلبة فاعتق فولاؤه لبنى تيم الله بن ثعلبة ثم لبنى

حرانی اور ہشیم بن بشیر اور عباد بن عوام اور عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور یزید بن ہارون اور علی بن عاصم اور یحییٰ بن نصر حاجب اور ابو یوسف قاضی اور محمد بن حسن شیبانی اور عمرو بن محمد عنقری اور ہوذہ بن خلیفہ اور ابو عبد الرحمن مقری اور عبد الرزاق بن ہمام اور دوسرے لوگوں نے سنا آپ کوفہ کے رہنے والے ہیں خلیفہ ابو جعفر منصور نے بغداد بلا لیا تھا انتقال تک وہیں ٹھیرے رہے اور وہیں مقبرۂ خیزران میں جو مشرقی بغداد میں ہو دفن کئے گئے آپکی قبر وہاں ظاہر اور معروف ہے۔ احمد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تیمی حمزہ زیات کے قبیلہ سے ہیں جو ریشم فروش تھے۔ ابن ابی اسباط کہتے ہیں کہ امام صاحب کی پیدائش کے وقت آن کے والد نصرانی تھے۔ عمر بن حماد کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی ہیں زوطی کابل کے رہنے والے تھے اور ثابت اسلام میں پیدا ہوئے تھے اور زوطی بنو تیم اللہ بن ثعلبہ کے غلام تھے انہوں نے

فصل وكان ابو حنيفة خزازاود كانه معروفة فى دار عمرو بن حريث قال محمد بن على
بن عفان وسمعت ابا نعيم الفضل بن دكين يقول ابو حنيفة النعمان بن ثابت بن زوطى
اصله من كابل انا ابو نعيم الحافظ نا ابو احمد الغطريفى قال سمعت الساجى يقول سمعت
محمد بن معاوية الزيادى يقول انا جعفر يقول كان ابو حنيفة اسمه عتيك بن
زوطرة فسمى نفسه النعمان وابوه ثابتا انا محمد بن احمد بن رزق انا احمد بن جعفر
بن محمد بن مسلم الختلى نا احمد بن على الابار نا عبيد الله بن محمد العتكى البصرى
نا محمد بن ايوب الذارع قال سمعت يزيد بن زريع يقول كان ابو حنيفة نبطيا
انا احمد بن عمر بن روح النهروانى انا المعافى بن زكريا انا احمد بن نصر بن طالب
انا اسمعيل بن عبد الله بن ميمون قال سمعت ابا عبد الرحمن المقرى يقول
كان ابو حنيفة من اهل بابل وربما قال فى قول البابلى كذا انا الخلال
انا على بن عمرو الحريرى ان على بن محمد بن كاس النخعى حدثهم قال انا
ابو بكر المروزى انا النضر بن محمد نا يحيى بن النضر القرشى قال كان والد ابى حنيفة
من نسا وقال النخعى نا سليمان بن الربيع قال سمعت الحرث بن ادريس يقول

آزاد کردہ یا ولا انہی کی تھی پھر بنو فضل کی امام صاحب ریشم فروش تھے اور دار عمرو بن
حریث میں اُنکی مشہور دکان تھی۔ ابو نعیم فضل بن دکین کہتے ہیں ابو حنیفہ نعمانؒ
بن ثابت بن زوطی کی اصل کابل کی ہے۔ ابو جعفر کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کا اصلی نام عتیک
بن زوطرہ تھا پھر اُنہوں نے اپنا نام نعمان رکھا اور اپنے والد کا ثابت یزید
بن زریع کہتے ہیں کہ امام صاحب نبطی تھے۔ ابو عبد الرحمٰن المقری کہتے ہیں
ابو حنیفہ بابل کے ہیں اور کبھی بابلی بات ہیں کہتے تھے یحییٰ بن نضر قریشی
کہتے ہیں کہ امام صاحب کے والد نسا قبیلہ کے ہیں حارث بن ادریس کہتے ہیں ابو حنیفہ
کی اصل ترمذ کی ہے بہلول قاضی کہتے ہیں کہ ثابت جو امام صاحب کے والد
ہیں یہ اہل دنیا رہیں امام صاحب کے پوتے اسماعیل فرماتے ہیں کہ ہم اولادِ
فارس ہیں ہم آزاد ہیں خدا کی قسم ہم پر کبھی غلامی نہیں آئی میرے دادا ۸۰ھ
میں تولد ہوئے اور اُن کے والد ثابت اُنہیں لیکر حضرت علیؓ بن ابی طالب کی
پاس گئے اسوقت امام صاحب چھوٹے بچہ تھے حضرت علیؓ نے ان کے

ابو حنیفۃ اصلہ من ترمذ وقال النخعی ایضا نا ابو جعفر احمد بن اسحاق بن البہلول القاضی قال سمعت ابی یقول عن جدی قال ثابت والد ابی حنیفۃ من اھل الانبار۔

انا القاضی ابو عبد اللہ الحسین بن علی الصیمری انا عمر بن ابراھیم المقری انا مکرم بن احمد نا احمد بن عبید اللہ بن شاذان المروزی قال حدثنی ابی عن جدی قال سمعت اسمٰعیل بن حماد بن ابی حنیفۃ یقول انا اسمٰعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت بن النعمان بن المرزبان من ابناء فارس الاحرار واللہ ما وقع علینا رق قط وولد جدی فی سنۃ ثمانین وذھب ثابت الی علی بن ابی طالب وھو صغیر فدعا لہ بالبرکۃ فیہ وفی ذریتہ ونحن نرجو من اللہ ان یکون قد استجاب اللہ ذلک لعلی بن ابی طالب فینا قال والنعمان بن المرزبان ابو ثابت ھو الذی اھدیٰ لعلی بن ابی طالب الفالوذج فی یوم النیروز فقال نوروزنا کل یوم وقیل کان ذلک فی المھرجان فقال مھرجونا کل یوم۔

ذکر ارادۃ ابن ھبیرۃ ابا حنیفۃ علی ولایۃ القضاء وامتناع ابی حنیفۃ من ذلک

اور اُن کی اولاد کے لئے برکت کی دعا کی ہمیں اللہ سے اُمید ہے کہ اُسنے حضرت علیؓ بن ابو طالب کی دعا کو ہمارے حق میں قبول کر لی ہوگی کہتے ہیں کہ نعمان بن مرزبان ثابت کے والد وہی ہیں جنہوں نے حضرت علی رضؓ بن ابو طالب کو نیروز کے دن فالودے کا ہدیہ دیا تھا تو حضرت علی نے جواب دیا کہ ہمارا نیروز ہر دن ہو۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ واقعہ مہرجان کا ہے اور حضرت علی رضؓ نے فرمایا تھا کہ ہمارا مہرجان ہر دن ہے۔

ابن ہبیرہ کا امام صاحب کو قاضی بنانیکی خواہش کرنا اور امام صاحب کا اُس سے انکار کرنا

عبید اللہ بن عمرو رقی فرماتے ہیں کہ ابن ہبیرہ نے امام صاحب کو کوفے کا قاضی بنانا چاہا امام صاحب نے انکار کیا تو اُس نے ایک سو دس کوڑے مارے ہر دن دس کوڑے لگتے تھے اور آپ انکاری ہی تھے یہ دیکھ کر پھر چھوڑ دیا

انا القاضي ابو العلا محمد بن علي الواسطي نا ابو الحسن محمد بن حماد بالكوفة نا الحسين بن محمد بن الفرزدق الفزاري قال ابو عبد الله عمرو بن احمد بن عمرو بن السرح بمصر نا يحيى بن سليمان الجعفي الكوفي نا علي بن معبد نا عبيد الله بن عمرو الرقي قال كلم ابن هبيرة ابا حنيفة ان يلي له القضاء في الكوفة فأبى عليه فضربه مائة سوط وعشرة اسواط في كل يوم عشرة اسواط وهو على الامتناع فلما رأى ذالك خلى سبيله كتب الى القاضي ابو القاسم الحسن بن محمد بن احمد بن ابراهيم المعروف بالانباري من مصر وحدثني ابو طاهر محمد بن احمد بن محمد بن ابي العبقر امام الجامع بالانبار عنه قال انا محمد بن احمد بن المسور البزار نا ابو عمرو المقدام بن داود الرعيني نا علي بن معبد نا عبد الله بن عمرو ان ابن هبيرة ضرب ابا حنيفة مائة سوط وعشرة اسواط في ان يلي القضاء فأبى وكان ابن هبيرة عامل مروان على العراق في زمان بني امية انا ابو الحسن علي بن القاسم بن الحسن الشاهد بالبصرة نا علي بن اسحاق الماوردي قال سمعت ابراهيم بن عمر الدهقان يقول سمعت ابا معمر يقول سمعت ابا بكر بن عياش

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں ابن ہبیرہ نے امام صاحب کو ایک سو دس کوڑے اس بنا پر پٹوائے کہ وہ عہدۂ قضا قبول کریں لیکن امام صاحب نے انکار کیا ابن ہبیرہ مروان کی جانب سے بنو امیہ کے زمانہ میں عراق کے گورنر تھے ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں امام صاحب کو عہدۂ قضا قبول نہ کرنے پر بہت پیٹا گیا ربیع بن عاصم کہتے ہیں کہ مجھے یزید بن عمر بن ہبیرہ نے بھیجا میں امام صاحب کو بلا کر لے گیا اُس نے آپکو بیت المال پر مقرر کرنا چاہا آپ نے انکار کیا اس بنا پر کوڑوں سے پٹوایا گیا۔ عبدالحمید کہتے ہیں کہ امام صاحب کو ہر روز خلیفہ کے سامنے لایا جاتا تھا اور اُنہیں کوڑے لگائے جاتے تھے تاکہ عہدۂ قضا کو قبول کریں لیکن آپ انکار کر دیا کرتے تھے ایک دن میں نے انہیں روتے ہوئے دیکھا تھا اس بلا سے چھٹکارا پانے کے بعد آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے والدہ کا غم کوڑوں کی ضرب سے زیادہ تھا۔ اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ امام صاحب کو ہر چند مار پیٹ کی گئی لیکن آپ نے قاضی بننا قبول نہ فرمایا۔ حضرت امام

يقول ان ابا حنيفة ضرب على القضاء آنا التنوخي انا احمد بن عبد الله الدوري نا
احمد بن القاسم بن نصر اخو ابي الليث الفرائض نا سليمان بن ابي شيخ قال حدثني
الربيع بن عاصم مولى بني فزارة قال ارسلني يزيد بن عمر بن هبيرة فقدمت
بابي حنيفة فاراده على بيت المال فابى فضربه اسواطا - آنا الخلال انا الحريري
ان النخعي حدثهم قال نا محمد بن علي بن عفان نا يحيى بن عبد الحميد عن ابيه قال كان
ابو حنيفة يخرج كل يوم او قال بين الايام فيضرب ليدخل في القضاء فيأبى ولقد
بكى في بعض الايام فلما اطلق قال لي كان غم والدتي اشد علي من الضرب - وقال
النخعي نا ابراهيم بن مخلد البلخي نا محمد بن سهل بن ابي منصور المروزي حدثني محمد
بن النضر قال سمعت اسماعيل بن سالم البغدادي يقول ضرب ابو حنيفة على الدخول
في القضاء فلم يقبل القضاء - قال وكان احمد بن حنبل اذا ذكر ذالك بكى وترحم على
ابي حنيفة وذالك بعد ان ضرب احمد بن حنبل - آخبرني عبد الباقي بن عبد
الكريم بن عمر المؤدب انا عبد الرحمن بن عمر الخلال نا محمد بن احمد بن يعقوب بن
شيبة نا جدي نا احمد بن عبد الله بن الحسن المنزل عن اسماعيل بن حماد بن ابي حنيفة قال

احمد بن حنبل رح کو جب کبھی یہ واقعہ یاد پڑتا تو رو دیتے اور امام صاحب کے لیئے رحم کی دعا کرتے کیونکہ خود آپ پر بھی ایسا ہی واقعہ گذر چکا تھا امام صاحب کے پوتے فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ ایک مرتبہ کوڑھی کی طرف گیا وہاں والد رو دیئے میں نے کہا ابا جان! آپ کیسے روئے فرمانے لگے بیٹا اسی جگہ ابن ہبیرہ نے میرے والد کو دس دن تک کوڑے لگوائے تھے ہر روز دس کوڑے پڑتے تھے اس بنا پر کہ وہ قاضی بنیں اور وہ انکار کرتے تھے۔" ایک قول یہ بھی ہے کہ خلیفہ ابو جعفر منصور نے امام صاحب کو کوفے سے بغداد بلایا تھا تاکہ قاضی بنائے جائیں۔"

امام صاحب کا بغداد آنا اور وہیں وفات پانا

بشر بن ولید فرماتے ہیں کہ امیر المومنین ابو جعفر نے امام صاحب کو بلوایا اور عہدۂ قضا دینا چاہا لیکن امام صاحب نے انکار کیا خلیفہ نے قسم کھائی

ما رأت مع ابی بالکناسة فبکی فقلت له یا ابت ما یبکیک قال یا بنی فی ھذا الموضع
ضرب ابن ھبیرة ابی عشرة ایام فی کل یوم عشرة اسواط علی ان یلی القضاء فلم یفعل
وقیل ان ابا جعفر المنصور اشخص ابا حنیفة من الکوفة الی بغداد لیولیه القضاء۔

ذکر قدوم ابی حنیفة بغداد وموته بھا

انا ابو عبد الحسن بن عثمان الواعظ انا جعفر بن محمد بن احمد بن الحکم الواسطی ح وانا
القاضی ابو العلاء الواسطی نا طلحة بن محمد بن جعفر المعدل قال انا محمد بن احمد بن یعقوب
نا جدی نا بشر بن الولید الکندی قال اشخص ابو جعفر امیر المؤمنین ابا حنیفة
فاراده علی ان یولیه القضاء فابی فحلف علیه لتفعلن فحلف ابو حنیفة ان
لا یفعل فحلف المنصور لتفعلن فحلف ابو حنیفة ان لا یفعل فقال الربیع الحاجب
الا تری امیر المؤمنین یحلف فقال ابو حنیفة امیر المؤمنین علی کفارة ایمانه اقدر
منی علی کفارة ایمانی فابی ان یلی فامر به الی الحبس فی الوقت ھذا لفظ ابی العلا
وانتھی حدیث الواعظ وزاد ابو العلاء والعوام یدعون انه تولی عد اللبن ایاما

کہ تمہیں یہ کام کرنا پڑے گا ادھر امام صاحب نے بھی حلف اٹھا لیا کہ ہرگز نہیں
کروں گا منصور نے دوبارہ قسم کھائی امام صاحب نے بھی اپنی قسم کو دوہرا دی
دربان کہنے لگا آپ دیکھتے نہیں کہ امیر المؤمنین قسم کھا بیٹھے ہیں امام صاحب نے
فرمایا میں جتنا قسم کا کفارہ دینے پر قادر ہوں اس سے بہت زیادہ قدرت
امیر المؤمنین کو ہے یہ کہا اور اپنے انکار پر جمے رہے۔ اس بنا پر بحکم خلیفہ
اُسیوقت جیلخانہ بھیجدیئے گئے ابو العلا کہتے ہیں کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنے
کے لیئے آپ چند دنوں تک قاضی بنے لیکن یہ بات ازروئے نقل صحیح نہیں بلکہ صحیح یہ ہے
کہ انتقال بھی جیلخانہ ہیں ہی ہوا۔ خارجہ کہتے ہیں کہ ابو جعفر نے امام صاحب کو
قضا کے لیئے بلوایا لیکن امام صاحب کے انکار کی بنا پر قید کر دیا۔ پھر ایک دن
سامنے بلا کر کہا کہ ہمارے کام سے تم اعراض کرتے ہو آپ نے فرمایا امیر المؤمنین کو
اللہ تعالی نے اس کے لائق بنایا ہے اور میں اس کا اہل نہیں ہوں خلیفہ نے
فرمایا تم غلط کہتے ہو پھر دوبارہ خلیفہ نے اسی عہدہ کو پیش کیا امام صاحب

ليكفر بذالك عن يمينه فلم يصح هذا من جهة النقل والصحيح انه توفي وهو في السجن
أنا الخلال انا الحريري ان النخعي حدثهم قال نا سليمان بن الربيع نا خارجة بن
مصعب بن خارجة قال سمعت مغيث بن بديل يقول قال خارجة دعا ابو جعفر
ابا حنيفة الى القضا فابى عليه فحبسه ثم دعا به يوما فقال اترغب عما نحن فيه
قال اصلح الله امير المومنين لا اصلح للقضا فقال له كذبت قال ثم عرض عليه
الثانية فقال ابو حنيفة تدحكم على امير المؤمنين بانى لا اصلح للقضاء لانه
ينسبني الى الكذب فان كنت كاذبا فهوا صلح وان كنت صادقا فقد اخبرت
امير المؤمنين انى لا اصلح قال فرده الى الحبس اخبرنى ابو بشر محمد بن عمر الوكيل
وابو الفتح عبد الكريم بن محمد بن احمد الضبي المحاملي قالا نا عمر بن احمد الواعظ نا
مكرم بن احمد نا احمد بن محمد الحماني قال سمعت اسمعيل بن ابي يعقوب سمعت
الربيع بن يونس يقول رأيت امير المؤمنين المنصور ينازل ابا حنيفة في امر
القضاء وهو يقول اتق الله ولا ترع في امانتك الامن يخاف الله والله ما انا
مأمون الرضا فكيف اكون مامون الغضب ولو اتجه الحكم عليك ثم تهددتني

نے فرمایا آپ تو میری نسبت خود فیصلہ کر چکے کہ میں اس عہدے کے قابل نہیں
ہوں اسلیئے کہ آپ نے مجھے جھوٹا ٹھیرایا۔ اگر میں واقعی جھوٹا ہی ہوں جب بھی
میں قاضی بننے کے لائق نہیں ہوں اور اگر میں سچا ہوں تو میں تو صاف
کہہ رہا ہوں کہ میں اس عہدے کے قابل نہیں چنانچہ یہ جواب سُنکر انہیں
پھر جیلخانہ بھیجدیا گیا ربیع بن یونس کہتے ہیں میں نے امیر المؤمنین منصور کو
دیکھا کہ وہ امام صاحب کو یہ کوشش یہ عہدہ دینا چاہتے تھے اور امام صاحب
فرماتے تھے اللہ سے ڈرو اور یہ امانت کسی خدا سے ڈرنے والے کو سونپو
خدا کی قسم مجھے تو رضامندی کی حالت میں بھی اپنے نفس پر اطمینان نہیں
تو ناراضگی کیحالت میں کیا اطمینان ہوگا؟ اگر آپ مجھپر بیحا تنگ دباؤ ڈالیں
کہ یا تو میں قاضی بننا منظور کروں ورنہ مجھے فرات میں ڈبو دیا جائے تو والله
میں غوطہ کھا جانے کو اختیار کروں گا آپ کے پاس ایسے لوگ موجود ہیں جو اس کے
لائق ہیں لیکن میں اپنے میں یہ قابلیت نہیں پاتا۔ خلیفہ نے فرمایا تم جھوٹے ہو

ان تغرقني في الفرات او ان تلي الحكم لاخترت ان اغرق ولك حاشية يحتاجون الى من يكرمهم لك فهو اصلح لهذا لك فقال له كذبت انت تصلح فقال قد حكمت لي على نفسك كيف يحل لك ان توليني قاضيا على امانتك وهو كذاب - انا البصيري انا ابو عبيد الله المرزباني نا محمد بن احمد الكاتب نا عباس الدوري قال حدثونا عن المنصور انه لما بنى مدينة ونزلها ونزل المهدي في الجانب الشرقي وبني مسجد الرصافة ارسل الى ابي حنيفة فجيئ به فعرض عليه قضاء الرصافة فابى فقال له ان لم تفعل ضربتك بالسياط قال او تفعل ذالك قال نعم فقعد في القضاء يومين فلم يأته احد فلما كان في اليوم الثالث اتاه رجل صفار ومعه آخر فقال الصفار لي على هذا درهمان واربعة دوانيق بقية ثمن تور صفر فقال ابو حنيفة اتق الله وانظر فيما يقول الصفار قال ليس له علي شيء فقال ابو حنيفة للصفار ما تقول قال استحلفه لي فقال ابو حنيفة للرجل قل والله الذي لا اله الا هو فجعل الرجل يقول فلما رآه ابو حنيفة معزما على ان يحلف قطع عليه ضرب بيده الى كمه فحل صرة واخرج درهمين ثقيلين فقال للصفار هذان الدرهمان عوض من باقي قدرك فنظر الصفار اليهما وقال نعم فاخذ

تم میں یہ قابلیت یقیناً ہے۔ امام صاحب نے فرمایا لو اتو خود آپ ہی کی زبان سے فیصلہ ہو گیا آپ مجھے جھوٹا کہتے ہیں تو جھوٹے بولنے والے شخص کو قاضی بنانا آپکو کیسے جائز ہو گا۔ ہم عباس دوری کہتے ہیں کہ جب منصور نے ایک نیا شہر بنایا اور وہیں خود بھی آ گیا اور مشرق کی جانب مہدی بھی آ گیا اور مسجد رصافہ بھی بن گئی تو امام صاحب کو بلوا لیا۔ اور رصافہ کی قضاۃ انہیں دینی چاہی آپ نے انکار کیا تو منصور نے کہا تمہیں کوڑے مارے جائیں گے۔ امام صاحب نے فرمایا کیا سچ مچ آپ ایسا ہی کریں گے جواب ملا کہ یقیناً یہی ہونا ہے تو آپ نے عہدۂ قضا قبول کر لیا دو دن تک تو کوئی مقدمہ نہ آیا تیسرے دن پیتل بیچنے والا ایک شخص دوسرے آدمی کو لئے ہوئے آیا اور کہا کہ اس کے ذمے میرے دو درہم اور چار دانق ایک پتیلی کی قیمت میں سے باقی ہیں امام صاحب نے اس دوسرے شخص سے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور دیکھو کہ یہ کیا کہہ رہا ہے اس نے کہا غلط کہتا ہے اس کا میرے ذمے کچھ باقی نہیں امام صاحب نے مدعی سے کہا کہو اب کیا کہتے ہو اس نے کہا حضرت اس سے قسم کھلوایئے

الدرھمین فلما کان بعد یومین اشتکی ابو حنیفة فمرض ستة ایام ثم مات قال
ابو الفضل یعنی عباسا وھذا قبرہ فی مقابر الخیزران اذا دخلت من باب القطانین
بیسرة بعد قبرین او ثلاثة وقیل ان المنصور اقدمه بغداد لامر اٰخر غیر القضاء اٰنا
القاضی ابو العلاء الواسطی نا ابو القاسم طلحة بن محمد بن جعفر نا ابو بکر محمد بن احمد
بن یعقوب بن شیبة عن جدہ یعقوب قال حدثنی عبد اللہ بن الحسن قال سمعت
الواقدی یقول کنت بالکوفة وقد اشخص ابو جعفر امیر المؤمنین ابا حنیفة
الی بغداد- اٰنا محمد بن احمد بن رزق انا اسماعیل بن علی الخطبی نا محمد بن عثمان
نا نصر بن عبد الرحمن قال نا الفضل بن دکین حدثنی زفر بن الھذیل قال
کان ابو حنیفة یجھر بالکلام ایام ابراھیم جھارا شدیدا فقلت له واللہ
ما انت بمنتہ حتّٰی توضع الحبال فی اعناقنا قال فلم یلبث ان جاء کتاب المنصور
الی عیسٰی بن موسٰی ان احمل ابا حنیفة قال فغدوت الیه ووجھه کانه مسح
قال فحمل الی بغداد فعاش خمسة عشر یوما ثم سقاہ فمات وذلك فی سنة
خمسین ومات ابو حنیفة وله سبعون سنة -

امام صاحب نے کہا کہو قسم ہے اس خدا کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ قسم کھانے کو
آمادہ ہوگیا امام صاحب نے جھٹ سے روک دیا اور اپنی جیب سے دو بھاری
درہم نکال کر مدعی کو دیکر کہا لو یہ تمہاری لغایا قیمت ہے وہ درہم لیکر چلتا بنا اس کے
دو دن بعد امام صاحب بیمار ہو گئے اور چھہ دن بیمار رہ کر فوت ہوگئے۔ ابو الفضل
عباس کہتے ہیں مقبرۂ خیزران میں جب قطانین کے دروازے سے جائیں تو بائیں
جانب دو تین قبریں چھوڑ کر آپکی تربت ہے " اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ منصور نے
امام صاحب کو قضا کے لیئے نہیں بلکہ کسی اور کام کے لیئے بلایا تھا" واقدی
کہتے ہیں میں کوفہ میں تھا جو امیر المؤمنین ابو جعفر نے امام صاحب کو بغداد
کی طرف بلا لیا۔ زفر بن ہذیل کہتے ہیں کہ ابراہیم کے زمانہ میں امام صاحب حکومت
کے خلاف سخت پروپیگنڈے میں مشغول تھے میں نے ایک مرتبہ انسے کہا
کہ کیا آپ اس سے باز نہیں آئیں گے اور ہماری گردنوں میں پھاڑ
لٹکائیں گے۔ اس گفتگو کو تھوڑے ہی دن گذرے ہوں گے

صفة ابی حنیفة وذکر السنة التی ولد فیها

انا القاضی ابو عبد الله الصمیری قال قرانا علی الحسین بن هرون الضبی عن ابی العباس بن سعید قال نا عبد الله بن ابراهیم بن قتیبة نا حسن بن الخلال قال سمعت مزاحم بن داود بن علیة یذکر عن ابیه او غیره قال ولد ابو حنیفة سنة احدی وستین ومات سنة خمسین ومأتہ لا اعلم لصاحب القول متابعا انا ابو نعیم الحافظ نا ابو اسحاق ابراهیم بن عبد الله الاصبهانی بنیسابور نا محمد بن اسحاق الثقفی نا یوسف بن موسی نا ابو نعیم قال ولد ابو حنیفة سنة ثمانین وکان له یوم مات سبعون سنة ومات فی سنة خمسین ومأتہ و هو النعمان بن ثابت اخبر نا التنوخی حدثنی ابو بکر نا ابو بکر محمد بن حمدان بن الصباح النیسابوری بالبصرة نا احمد بن الصلت بن المغلس الحمانی قال سمعت ابا نعیم یقول ولد ابو حنیفة سنة ثمانین ومأتہ ومات سنة خمسین ومأتہ وعاش سبعین سنة قال ابو نعیم وکان ابو حنیفة حسن الوجه حسن الثیاب طیب الریح حسن المجلس شدید الکرم حسن المواساة لاخوانه۔ انا الخلال

جو منصور کا خط عیسیٰ بن موسیٰ کیطرف آیا کہ امام صاحب کو یہاں بھیجدو میں یہ سنکر امام صاحب کے پاس گیا آپ کا چہرہ مارے غم ورنج کے بدل گیا تھا آخر آپ کو بغداد جانا پڑا پندرہ روز وہاں آپ زندہ رہے پھر آپکو کچھ پلایا اور آپ کا انتقال ہو گیا یہ ۱۵۰ھ کا واقعہ ہے امام صاحب کی عمر اسوقت ستر سال کی تھی۔

امام صاحب کی صفت اور سنِ ولادت کا بیان

عُلیہ کہتے ہیں کہ امام صاحب ۶۱ھ میں تولد ہوئے اور ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے لیکن اس قول کی موافقت کوئی نہیں کرتا۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ امام صاحب ۸۰ھ میں تولد ہوئے اور ستر سال کی عمر میں ۱۵۰ھ میں انتقال کر گئے آپ کا نام نعمان بن ثابت ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ امام صاحب ۸۰ھ میں تولد ہوئے اور ۱۵۰ھ میں انتقال ہوا ستر سال کی عمر پائی امام صاحب خوبصورت خوش لباس خوشبو والے عمدہ مجلس والے بہت

انا محرزی ان النخعی حدثهم قال نا محمد بن علی بن عفان قال سمعت عمر بن
حماد یقول سمعت ابا یوسف یقول کان ابو حنیفة ربعا من الرجال لیس بالقصیر
ولا بالطویل وکان احسن الناس منطقا واحلاہ نغمة وانبههم علی ما یریدہ
وقال النخعی نا محمد بن جعفر بن اسحاق بن عمر بن حماد بن ابی حنیفة ان ابا حنیفة
کان طوالا تعلوہ سمرة وکان لباسا حسن الهیئة کثیر التعطر یعرف بریح الطیب
اذا اقبل واذا خرج من منزله قبل ان تراہ - انا القاضی ابو بکر احمد بن الحسن
الحرشی نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم نا محمد بن الجهم نا ابراهیم بن عمر بن
حماد بن ابی حنیفة قال قال ابو حنیفة لا یکتنی بکنیتی بعدی الا مجنون
قال فرأینا عدة اکتنو بها فکان فی عقولهم ضعف - انا ابو نعیم الحافظ نا
ابو بکر عبد الله بن یحیی الطلحی نا عثمان بن عبید الله الطلحی نا اسماعیل بن محمد
الطلحی نا سعید بن سالم البصری قال سمعت ابا حنیفة یقول لقیت عطاء
بمکة فسألته عن شیٔ فقال من این انت قلت من اهل الکوفة قال انت من
اهل القریة الذین فارقوا دینهم وکانوا شیعا قلت نعم فمن ای الاصناف

کرم والے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کرنے والے تھے۔
ابو یوسف کہتے ہیں امام صاحب کا درمیانہ قد تھا نہ تو زیادہ پست تھے نہ
بہت لمبے باتیں بہت اچھی ہوتی تھیں لب و لہجہ نہایت شیریں ہوتا تھا اپنے
ارادوں میں بہت بیدار مغز تھے۔ محمد بن جعفر کہتے ہیں امام صاحب دراز
قد تھے گندمی رنگ تھا لباس بہت اعلیٰ پہنتے تھے خوشبو کا بہت استعمال
کرتے تھے محض خوشبو سے بے دیکھے پہچان لیتے جاتے کہ اب آئے اور اب
گھر سے نکلے امام صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میرے سوا ابو حنیفہ کنیت صرف
وہی رکھیگا جو پاگل ہو ابراہیم بن عمر کہتے ہیں کہ ہم نے اکثر لوگوں کو دیکھا کہ انہوں
نے اپنی کنیت ابو حنیفہ رکھی اور انکی عقل میں ضعف تھا۔ امام صاحب
فرماتے ہیں میں نے حضرت عطا سے مکہ شریف میں ملاقات کی اور ان سے
کچھ دریافت کیا تو فرمانے لگے تم کہاں کے ہو میں نے کہا میں کوفی ہوں
کہا تم اس شہر کے رہنے والوں میں ہو جنہوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے

انت قلت ممن لا یسب السلف ویؤمن بالقدر ولا یکفر احدا بذنب قال فقال لی عطاء عرفت فالزم

ذکر
خبر ابتداء ابی حنیفة بالنظر فی العلم

انا الخلال انا علی بن عمر الحریری ان علی بن محمد النخعی حدثهم قال نا محمد بن محمود الصیدنانی نا محمد بن شجاع بن الثلجی نا الحسن بن ابی مالک عن ابی یوسف قال قال ابو حنیفة لما اردت طلب العلم جعلت اتخیر العلوم واسأل عن عواقبها فقیل لی تعلم القرآن فقلت اذا تعلمت القرآن وحفظته فما یکون آخره قالوا تجلس فی المسجد ویقرأ علیک الصبیان والاحداث ثم لا یلبثون ان یخرج فیهم من هو احفظ منک او یساویک فی الحفظ فتذهب ریاستک قلت فان سمعت الحدیث وکتبته حتی لم یکن فی الدنیا احفظ منی قالوا اذا کبرت وضعفت حدثت واجتمع علیک الاحداث والصبیان ثم لا تأمن ان تغلط فیرمونک بالکذب فیصیر عارا علیک فی عقبک فقلت لا حاجة لی فی هذا ثم قلت اتعلم النحو فقلت اذا حفظت النحو والعربیة ما یکون آخر امری قالوا تقعد معلما فاکثر رزقک دیناران الی ثلاثة

کر دیئے اور جدا جدا فرقے بن گئے ہیں نے کہا درست ہے پھر یہ پوچھا تم کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہو میں نے کہا اس سے جو سلف کو برا بھلا نہیں کہتے اور تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں اور کسی شخص کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں کہتے عطاء رحمۃ اللہ نے فرمایا تم جان گئے اب اسی پر مضبوط رہنا۔

امام صاحبؒ کا علم کی طرف متوجہ ہونا

امام صاحب فرماتے ہیں جب میں نے طالب علمی کا ارادہ کیا تو ہر ہر علم کے انجام کو پوچھنے لگا مجھ سے کہا گیا تم قرآن شریف کا علم سیکھو میں نے کہا اگر میں قرآن سیکھ لوں اور حفظ بھی کر لوں تو نتیجہ کیا ہوگا؟ جواب ملا کہ آپ کو بچوں کا اور نوعمر لوگوں کا استاد بنا کر کسی مسجد میں بٹھا دیا جائے گا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے کوئی آپ کی برابری کا یا آپ سے بھی بڑھ کر نکل آئے تو اس وقت آپ کی ریاست چھن جائے گی میں نے کہا اگر میں حدیث

قلت وھذا لا عاقبة له قلت فان نظرت فی الشعر فلم یکن احد اشعر منی ما یکون امری
قال تمدح ھذا فیھب لك او یحملك علی دابة او یخلع علیك خلعة وان حرمك
ھجوته فصرت تقذف المحصنات قلت لا حاجة لی فی ھذا قلت فان نظرت فی الکلام
ما یکون اٰخره قالوا لا یسلم من نظر فی الکلام من مشنعات الکلام فیرمی به بالزندقة
فاما ان توخذ فتقتل واما ان تسلم فتکون مذموما ملوما قلت فان تعلمت الفقه
قالوا تسأل وتفتی الناس وتطلب للقضاء وان کنت شابا قلت لیس فی العلوم
شئ انفع من ھذا فلزمت الفقه وتعلمته۔ انا الضیفی نا محمد بن العباس
انا ابو ایوب سلیمان بن اسحاق الجلاب قال سمعت ابراھیم الحربی یقول
کان ابو حنیفة طلب النحو فی اول امره فذھب یقیس فلم یجئ واراد ان یکون
فیه استاذا فقال قلب وقلوب وکلب وکلوب فقیل له کلب وکلاب فترکه ووقع فی
الفقه فکان یقیس ولم یکن له علم بالنحو فقال له رجل بمکة رجل شج رجلا بحجر فقال ھذا
خطأ لیس علیه شئ لو انه حتی یرمیه بابا قبیس لم یکن علیه شئ اخبرنی البرقانی
انا محمد بن العباس الخزاز نا عمر بن سعد نا عبد اللہ بن محمد حدثنی ابو مالك بن

سنوں اور اس میں ایسی مہارت پیدا کر لوں کہ دنیا میں کوئی مجھ سے بڑھکر
حافظ الحدیث نہ ہو تو انجام کیا ہوگا! کہا آپکے بڑھاپے اور ضعیفی کے وقت
بچے اور نوجوان جمع ہو جائیں گے آپ حدیثیں بیان کریں گے جہاں کوئی غلطی
کی اور آپکو جھوٹا کہدیا جائیگا اور ہمیشہ تک یہ خطاب باقی رہیگا۔ میں نے کہا
مجھے اس علم حدیث کی کوئی حاجت نہیں "پھر میں نے پوچھا اگر میں نحو پڑھوں
اور عربیت اعلیٰ سیکھوں تو نتیجہ کیا ہوگا۔؟ کہا آپ معلم بنجائیں گے اور دو تین
دینار کا وظیفہ مقرر ہو جائیگا میں نے کہا اسکا بھی کوئی اعلیٰ نتیجہ نہیں اچھا اگر
میں شاعری سیکھوں تو کیا ہوگا؟ کہا آپ کسی کی تعریف میں قصیدہ کہیں گے
ممکن ہو کہ وہ آپکو کچھ ہدیہ مثلاً سواری یا خلعت وغیرہ تو توخیر اور ممکن
ہے کچھ ندے تو اب آپ اس کی ہجو کرنے بیٹھ جائیں گے اور اس میں
پاکدامنوں پر بھی تہمتیں تراشیں گے میں نے کہا مجھے اس علم کی بھی کوئی
حاجت نہیں پھر میں نے پوچھا اگر میں علم کلام پڑھوں تو؟ کہا عموماً

ابی بھز البجلی عن عبد اللہ بن صالح عن ابی یوسف قال قال لی ابو حنیفۃ انہم یقرؤ
حرفا فی یوسف یلحنون فیہ قلت ما ہو قال قولہ لا یاتیکما طعام ترزقانہ فقلت
فکیف ہو قال ترزقانہ نا آنا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثہم قال حدثنی
جعفر بن محمد بن حازم نا الولید بن حماد عن الحسن بن زیاد عن زفر بن الہذیل
قال سمعت ابا حنیفۃ یقول کنت انظر فی الکلام حتی بلغت فیہ مبلغا یشار الیہ
فیہ بالاصابع وکنا نجلس بالقرب من حلقۃ حماد بن ابی سلیمان فجائتنی امرأۃ
فقالت رجل لہ امرأۃ امۃ اراد ان یطلقہا للسنۃ کم یطلقہا فلم ادر ما اقول فامرتہا
تسأل حمادا ثم ترجع فتخبرنی فسألت حمادا فقال یطلقہا وہی طاہر من الحیض
والجماع تطلیقۃ ثم یترکہا حتی تحیض حیضتین فاذا اغتسلت فقد حلت
للازواج فرجعت فاخبرتنی فقلت لا حاجۃ لی فی الکلام واخذت نعلی فجلست
الی حماد فکنت اسمع مسائلہ فاحفظ قولہ ثم یعیدہا من الغد فاحفظہا و
یخطی اصحابہ فقال لا یجلس فی صدر الحلقۃ بحذائی غیر ابی حنیفۃ فصحبتہ
عشرۃ سنین ثم نازعتنی نفسی لطلب الریاسۃ فاحببت ان اعتزلہ و

کلام پڑھنے والے خلاف شرع باتوں کے قائل ہو جاتے ہیں پھر انہیں
زندیق اور بیدین کہا جاتا ہے پس یا تو اسکی وجہ سے آپ قتل کر دیئے جائینگے
یا اپنے خیالات سے ہٹ کر دل شکستہ اور مذموم ہو کر بیٹھ رہینگے میں نے کہا اچھا
میں فقہ سیکھوں تو؟ کہا پھر تو ہر شخص آپ سے مسائل پوچھتا پھریگا آپ
مفتی اور قاضی بن جائینگے اگرچہ جوان ہوں میں نے کہا بس تو اس سے
بڑھ کر نفع دینے والا کوئی علم نہیں پھر میں علم فقہ کو چمٹ گیا اور اسی کو سیکھا
ابراہیم حریری کہتے ہیں کہ امام صاحب نے ابتدا میں صرف نحو شروع کی
اس میں آپ نے قیاس چلانا اور استاد بننا چاہا مگر کام نہ چلا ایکدن
قیاس کر کے فرمانے لگے جب قَلْبٌ کی جمع قُلُوْبٌ ہے تو کَلْبٌ کی جمع کُلُوْبٌ
ثابت ہو گئی صرف نحو جاننے والوں نے کہا کَلْبٌ کی جمع کِلَابٌ آتی ہے کُلُوْبٌ نہیں آتی
اس وجہ سے اس علم کو آپ نے ترک کر دیا اور فقہ سیکھنی شروع کر دی چونکہ
علم نحو نہ تھا اس لئے عربی بولنے میں غلطی کر جاتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص نے

اجلس في حلقة لنفسي فخرجت يوما بالعشي وعزمي ان افعل فلما دخلت المسجد فرأيته لم تطب نفسي ان اعتزله فجئت وجلست معه فجاءه في تلك الليلة نعي قرابة له قد مات بالبصرة وترك مالا وليس له وارث غيره فامرني ان اجلس مكانه فما هو الا ان خرج حتى وردت علي مسائل لم اسمعها منه فكنت اجيب واكتب جوابي فغاب شهرين ثم قدم فعرضت عليه المسائل وكانت نحوا من ستين مسئلة فوافقني في اربعين وخالفني في عشرين فآليت على نفسي ان لا افارقه حتى يموت فلم افارقه حتى مات - انا ابو عبد الله محمد بن عبد الواحد انا الوليد بن بكر الاندلسي نا علي بن احمد بن زكريا الهاشمي نا ابو مسلم صالح بن احمد بن عبد الله العجلي حدثني ابي قال قال ابو حنيفة قدمت البصرة فظننت اني لا اسئل عن شئ الا اجبت فيه فسألوني عن اشياء لم يكن عندي فيها جواب فجعلت على نفسي ان لا افارق حمادا حتى يموت فصحبته ثماني عشرة سنة اخبرني الصيمري قال قرأنا على الحسين بن هرون الضبي عن ابي العباس احمد بن محمد بن سعيد قال نا محمد بن عبيد بن عتبة ثنا محمد بن الحسين ابو بشير انا ابراهيم بن سماعة

پوچھا کہ اگر کوئی کسی دوسرے کا سر پتھر سے کچل ڈالے تو کیا سزا ہے آپ نے فرمایا یہ خطا ہے اُسپر کوئی سزا نہیں اگرچہ ابو قبیس کے ساتھ نہ کچلے۔ یہاں آپنے لفظ بِاَبَا قُبَیْسٍ فرمایا حالانکہ عربیت کے قاعدے سے لفظ بِاَبِي قُبَيْسٍ کہنا چاہیئے۔ امام صاحب فرماتے ہیں لوگ سورۂ یوسف میں ایک لفظ غلط پڑھتے ہیں وہ پڑھتے ہیں لَا یَأْتِیْکُمَا طَعَامٌ تُرْزُقَانِهٖ حالانکہ تُرْزَقَانِهٖ پڑھنا چاہیئے۔

امام صاحب فرماتے ہیں میں نے علم کلام پڑھنا شروع کیا تھا اور اسقدر پڑھ لیا تھا کہ میری طرف انگلیاں اُٹھنے لگی تھیں حضرت حماد بن ابو سلیمان کی مجلس کے پاس ہی ہم بھی بیٹھا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک عورت میرے پاس آئی اور مجھ سے پوچھا ایک شخص ہے جو اپنی لونڈی بیوی کو سنت کے مطابق طلاق دینا چاہتا ہے تو کس طرح طلاق دے مجھے کوئی جواب نہ بن پڑا میں نے کہا تم حماد سے جا کر دریافت کرو اور لوٹ کر مجھے بھی خبر کرو۔ اُس نے جا کر حضرت حماد سے

مولی بنی ضبة قال سمعت اباحنیفة یقول ما صلیت صلاة منذ مات حماد الا استغفرت له مع والدی وانی لاستغفر لمن تعلمت منه علما او علمته علما۔ وانا الصیمری نا عمر بن ابراهیم المقری نا مکرم بن احمد نا مقلس نا هناد بن السری قال سمعت یونس بن بکیر یقول سمعت اسمٰعیل بن حماد بن ابی سلیمان یقول غاب ابی غیبة فی سفر له ثم قدم فقلت له یا ابت الی ای شیٔ کنت اشوق قال وانا اری انه یقول الی ابنی فقال الی ابی حنیفة ولو امکننی ان لا ارفع طرفی عنه فعلت

آخبرنی محمد بن عبد الملك القرشی انا ابو العباس احمد بن محمد بن الحسین الرازی نا علی بن احمد الفارسی نا محمد بن فضیل هو البلخی العابد نا ابو مطیع قال قال ابو حنیفة دخلت علی ابی جعفر امیر المؤمنین فقال لی یا ابا حنیفة عمن اخذت العلم قال قلت عن حماد عن ابراهیم عن عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عباس قال فقال ابو جعفر بخ بخ استوثقت ما شئت یا ابا حنیفة الطیبین الطاهرین المبارکین صلوات الله علیهم

آخبرنی ابو بشر محمد بن عمر الوکیل وابو الفتح عبد الکریم بن محمد الضبی قال نا

یہی مسئلہ پوچھا حماد نے فرمایا جب عورت حیض سے پاک ہو اسوقت بغیر اُس سے صحبت کئے طلاق دیدے پھر جب اُسپر دو حیض اور گذر جائیں اور وہ نہا دھو لے تو اُس عورت کو دوسرا نکاح حلال ہو جائے گا۔ وہ یہ جواب لیکر میرے پاس آئی اور مجھے خبر دی میں نے کہا علم کلام کی مجھ کو کوئی حاجت نہیں اپنی جوتی لیئے ہوئے میں سیدھا حضرت حماد کے پاس جا پہنچا اور مسائل سننے اور یاد کرنے لگا حضرت حماد آج کے مسائل دوسرے دن جب شاگردوں سے دریافت فرماتے تو وہ لوگ غلطی کر جاتے مگر مجھے حفظ نکلتے چنانچہ حضرت حماد نے فرمایا صدر مجلس میں میرے سامنے سوائے ابوحنیفہ کے اور کوئی نہ بیٹھے میں دس سال تک تو اُنسے پڑھتا رہا۔ ایک مرتبہ جی میں یہی آگئی کہ میں آپ اپنی مجلس الگ قایم کر کے خود سردار بن کر کیوں نہ بیٹھوں؟ چنانچہ میں حماد سے الگ ہو کر اپنی مجلس الگ قائم کرنے اور سرداری جمانے کے پختہ ارادے سے تیار ہو کر ایک دن مسجد میں آیا لیکن پھر اُستاد صاحب کو دیکھکر الگ مجلس قائم کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور اُسی حلقہ میں آبیٹھا اتفاق سے اُسی

عمر بن احمد الواعظ نا مکرم بن احمد القاضی نا احمد بن عطیة الکوفی نا ابن ابی
ادیس قال سمعت الربیع بن یونس یقول دخل ابوحنیفة یوما علی المنصور وعنده
عیسیٰ بن موسیٰ فقال للمنصور هذا عالم الدنیا الیوم فقال له یا نعمان عمن
اخذت العلم قال عن اصحاب عمر عن عمر وعن اصحاب علی عن علی وعن اصحاب
عبد الله عن عبد الله وما کان فی وقت ابن عباس علی وجه الارض اعلم منه
قال لقد استوثقت لنفسک آنا القاضی ابو بکر محمد بن عمر الداودی انا
عبید الله بن احمد بن یعقوب المقری نا محمد بن محمد بن سلیمان انبا عندی
حدثنی شعیب بن ایوب نا ابو یحیی الحمانی قال سمعت اباحنیفة یقول رأیت
رؤیا فافزعتنی حتی رأیت انی انبش قبر النبی صلی الله علیه وسلم فاتیت البصرة
فامرت رجلا یسأل محمد بن سیرین فسأله فقال هذا رجل ینبش اخبار
النبی صلی الله علیه وسلم اخبرنی الصیمری قال قرأنا علی ابن الحسین بن هرون
عن ابی العباس بن سعید قال نا محمد بن عبد الله بن سالم قال سمعت ابی یقول
سمعت هشام بن مهران یقول رئی ابوحنیفة فی النوم کانه ینبش قبر رسول

رات اُستاد صاحب کو اپنے ایک عزیز کی موت کی خبر آگئی کہ وہ بصرہ میں مرگیا ہے
اور بہت مال چھوڑ کر مرا ہے اور کوئی وارث سوائے اُستاد صاحب کے
مرنے والے کا نہیں۔ چنانچہ حضرت حماد تو بصرہ چلدیئے اور مجھے اپنا قائم مقام
کرگئے اب اُن کے جاتے ہی بعض لوگوں نے مجھسے ایسے مسائل بھی دریافت
کئے جو میں نے حضرت حمادؒ سے نہیں سُنے تھے میں نے اُنہیں جواب دیئے
اور اُن جوابات کو لکھ لیا۔ دو مہینے کے بعد حضرت حماد واپس آئے میں نے
وہ مسائل اُنہیں دکھائے جو قریباً ساٹھ تھے اُنہوں نے چالیس کو صحیح کہا
اور بیس کو غیر صحیح کہا میں نے اسوقت قسم کھالی کہ عمر بھر ان سے الگ نہ ہوں گا
ہاں انکا یا میرا انتقال ہو جائے تو اور بات ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں
میں بصرہ میں آیا اور میں جان رہا تھا کہ کوئی سوال اب نہیں ہو سکتا جس کا
علم مجھے نہ ہو اب جو لوگوں نے مسائل دریافت کرنے شروع کئے تو بہت سے
مسائل ایسے بھی آئے کہ مجھے اُن کا مطلق علم نہ تھا۔ اسوقت میں نے عہد

نا ابن صلی اللہ علیہ وسلم فبعث من سأل له محمد بن سیرین فقال محمد بن سیرین من

س رأی صاحب هذه الرؤیا فلم یجبه عنها ثم سأله الثانیة فقال مثل ذلك ثم سأله الثالثة

نعمان ال صاحب هذه الرؤیا یثیر علما لم یسبقه الیه احد قبله قال هشام فنظر

عن ابی حنیفة و تکلم حینئذ۔

مناقب ابی حنیفة

بر نی القاضی ابو العلاء محمد بن علی الوسطی و ابو عبد اللہ احمد بن احمد بن علی القصر

نا ابو زید الحسین بن الحسین بن علی بن عمار الکندی بالکوفة نا ابو عبد اللہ

بن سعید البورقی المروزی انا سلیمان بن جابر بن سلیمان بن ناشر بن جابر نا بشر بن

یقال انا الفضل بن موسی الشیبانی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی امتی رجلا و فی حدیث القصری یکون

متی رجل اسمه النعمان و کنیته ابو حنیفة هو سراج امتی هو سراج امتی هو

سراج امتی قال لی ابو العلاء الواسطی کتب عنی هذا الحدیث القاضی ابو عبد اللہ

الصیمری قلت و هو حدیث موضوع تفرد بروایته البورقی و قد شرحنا فی ما تقدم

کہ حضرت حماد کی خدمت سے مرتے دم تک اب الگ نہ ہوں گا چنانچہ

رہ سال تک میں انکی شاگردی کرتا رہا۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت

کے انتقال کے بعد کوئی نماز میں نے ایسی نہیں پڑھی کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ

مرحوم اُستاد کے لیے استغفار نہ کیا ہو۔ بلکہ میں تو اپنے تمام اُستادوں

ردوں کے لیئے استغفار کرتا رہتا ہوں۔ اسمٰعیل بن حماد کہتے ہیں کہ میرے

یک مرتبہ دو مہینے کے سفر کے بعد واپس آئے میں نے اُنسے دریافت کیا

جان آپکو سب سے زیادہ اشتیاق کس کا تھا؟ میں جانتا تھا کہ وہ کہدیں گے

بچے کا لیکن اُنہوں نے جواب دیا۔ امام ابوحنیفہ کا میرا تو جی نہیں چاہتا

ں طرف سے نگاہ ہٹاؤں امام صاحب فرماتے ہیں میں جب امیر المؤمنین

جعفر کے پاس گیا تو اُنہوں نے پوچھا تم نے علم کس سے سیکھا؟ میں نے کہا حماد سے

ں نے ابراہیم سے اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رض سے اور حضرت علی

ابو طالب سے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے اور حضرت عبد اللہ

امرہ وبینہ احالہ انا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثہم قال نا سلیمان بن الربیع الخزاز نا محمد بن حفص عن الحسن بن سلیمان انہ قال فی تفسیر الحدیث لا تقوم الساعۃ حتی یظہر العلم قال ہو علم ابی حنیفۃ وتفسیرہ الآثار انا الحسن بن ابی بکر انا القاضی ابو نصر احمد بن نصر محمد بن اشکاب البخاری قال سمعت محمد بن سلمۃ یقول قال خلف ابن ایوب صار العلم من اللہ تعالیٰ الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم صار الی اصحابہ ثم صار الی التابعین ثم صار الی ابی حنیفۃ واصحابہ فمن شاء فلیرض ومن شاء فلیسخط انا محمد بن احمد بن رزق نا محمد بن عمر الجعابی حدثنی ابو بکر ابراہیم بن محمد بن داود بن سلیمان القطان نا اسحاق بن بہلول قال سمعت ابن عیینۃ یقول ما مقلت عینی مثل ابی حنیفۃ اخبرنی محمد بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی قال سمعت ابا الفضل محمد بن الحسین قاضی نیساپور یقول سمعت حماد بن احمد القاضی المروزی یقول سمعت ابراہیم بن عبد اللہ الخلال یقول سمعت ابن المبارک یقول کان ابو حنیفۃ آیۃ فقال لہ قائل فی الشر یا ابا عبد الرحمن او فی الخیر فقال اسکت یا ہذا فانہ

بن عباس رضؓ سے ابو جعفر فرمانے لگے بس بس ابو حنیفہ ہیں نے بھر پایا یہ سب بابرکت پاکیزہ لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اُنپر اپنے رحم نازل فرمائے۔ ربیع بن یونس کہتے ہیں کہ امام صاحب ایکدن منصور کے پاس گئے وہاں عیسٰی بن موسٰی بھی تھے وہ کہنے لگے آج یہ شخص دنیا کا عالم ہو منصور نے کہا نعمان تم نے علم کس سے سیکھا؟ امام صاحب نے فرمایا اصحاب عمر رضؓ سے انہوں نے عمر رضؓ سے اصحابِ علی رضؓ سے اُنہوں نے علی رضؓ سے اصحابِ عبداللہ رضؓ عنہ سے انہوں نے عبداللہ رضؓ سے اور حضرت ابن عباس رضؓ کے وقت میں روئے زمین پر اُن سے بڑا عالم کوئی نہ تھا۔ منصور کہنے لگا بس آپ نے اپنے لیے خوب مضبوطی کرلی ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نے بڑا ڈراؤنا خواب دیکھا میں نے دیکھا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت مبارک کو کھود رہا ہوں میں بصرہ گیا اور ایک شخص سے کہا کہ تم جاکر محمد بن سیرین سے اس خواب کی تعبیر تو پوچھو اُنہوں نے کہا یہ شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کی کرید کریگا۔ ہشام

يقال غاية فى الشر اية فى الخير ثم تلا هذه الاية وجعلنا ابن مريم وامه اية اخبر
الصيمرى انا عمر بن ابراهيم المقرى نا مكرم بن احمد نا احمد بن محمد بن مغلس
نا الحمانى قال سمعت ابن المبارك يقول ما كان اوقر مجلس ابى حنيفة كان يشبه
الفقهاء وكان حسن السمت حسن الوجه حسن الثوب ولقد كنا يوما فى مسجد
الجامع فوقعت حية فى حجر ابى حنيفة وهرب الناس غيره ما رأيته زاد على
ان نفض الحية وجلس مكانه انا الحسن بن ابى بكر انا محمد بن احمد بن الحسن الصواف
يقول نا محمد بن محمد المروزى نا حامد بن آدم نا ابو وهب محمد بن مزاحم قال سمعت
عبد الله بن المبارك يقول لولا ان الله اعانني بابى حنيفة وسفيان كنت كسائر
الناس نا ابو نعيم الحافظ نا على بن احمد بن ابى غسان الدقيقى بمصر نا جعفر بن
محمد بن موسى النيسابورى الحافظ قال سمعت على بن سالم العامرى يقول سمعت
ابا يحيى الحمانى يقول ما رأيت رجلا قط خيرا من ابى حنيفة اخبرنى ابو بشر الوكيل
وابو الفتح الضبى قالا نا عمر بن احمد الواعظ نا مكرم بن احمد نا احمد بن عطية
الكوفى نا منجاب قال سمعت ابا بكر بن عياش يقول ابو حنيفة افضل اهل زمانه

بن مہران کہتے ہیں امام صاحب نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ گویا وہ حضورؐ کی قبر شریف کھود رہے ہیں تو ایک شخص کو بھیجا کہ جا کر محمد بن سیرین سے اس خواب کی تعبیر پوچھیں ابن سیرین نے کہا بتاؤ کس نے یہ خواب دیکھا ہے تو سائل نے کچھ جواب نہ دیا پھر تعبیر پوچھی انہوں نے پھر یہی سوال کیا اس نے پھر جواب نہ دیا جب تیسری مرتبہ دریافت کیا تو ابن سیرین نے کہا یہ شخص وہ علم پھیلائیگا جسکی طرف اس سے پہلے کسی نے سبقت نہ کی ہو اسوقت امام صاحب نے نظریں اٹھائیں اور بات چیت کی۔

امام صاحب کے مناقب

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک شخص ہوگا جسکا نام نعمان ہوگا اور جسکی کنیت ابوحنیفہ ہوگی وہ میری امت کا چراغ ہوگا وہ میری امت کا چراغ ہوگا وہ میری امت کا چراغ ہوگا۔
یہ حدیث موضوع من گھڑت ہے صرف براقی اسے روایت کرتے ہیں اور ہم

آخبرنی الصیمری قال قرأنا علی الحسین بن هارون عن ابی العباس بن سعید قال
نا محمد بن عبد الله بن ابی حکیمة نا ابراهیم بن احمد الخزاعی قال سمعت ابی یقول سمعت
سهل بن مزاحم یقول بذلت الدنیا لابی حنیفة فلم یردها وضرب علیها بالسیاط
فلم یقبلها انا علی بن القاسم الشاهد بالبصرة نا علی بن اسحاق المادرانی انا
احمد بن زهیر اجازة اخبرنی سلیمان بن ابی شیخ واخبرنی ابو بشر الوکیل و
ابو الفتح الضبی قالا نا عمر بن احمد نا الحسین بن احمد بن صدقة الفرائضی و
هذا لفظ حدیثه حدثنا احمد بن خیثمة نا سلیمان بن ابی شیخ حدثنی محمد بن
عبد الجبار قیل للقاسم بن معن بن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود ترضی
ان تکون من غلمان ابی حنیفة قال ما جلس الناس الی احد انفع من مجالسة
ابی حنیفة وقال له القاسم تعال معی الیه فجاء فلما جلس الیه لزمه وقال ما رأیت
مثل هذا زاد الفرائض قال سلیمان وکان ابو حنیفة ورعا سخیا۔

ما قیل فی فقه ابی حنیفة

انا البرقانی نا ابو العباس بن حمدان نفطا نا محمد بن ایوب انا محمد بن الصباح

اُس کا حال صراحت کیسا تھ بیان کر چکے ہیں کہ وہ حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا حسن
بن سلیمان اُس حدیث کی شرح میں جس میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک علم ظاہر نہ ہو فرماتے ہیں کہ وہ امام صاحب کا
علم ہے اور انکی تفسیر آثار خلف بن ایوب کہتے ہیں اللہ تعالی کیطرف سے علم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ پھر صحابہؓ کیطرف آیا پھر تابعین کی طرف پھر امام صاحب
اور اُن کے اصحاب کیطرف اب جو چاہے راضی ہو جو چاہے ناراض ہو۔ ابن عیینہ کہتے ہیں میری
آنکھوں نے امام صاحب جیسا اور شخص نہیں دیکھا۔ ابن المبارک کہتے ہیں کہ
امام صاحب ایک آیت تھے کسی نے کہا حضرت! برائی میں یا بھلائی میں فرمایا
چپ رہ برائی میں اگر ہو تو غایت کہا جاتا ہے اور بھلائی میں آیت کہا جاتا ہے۔
دیکھو اللہ تعالی فرماتا ہے ہم نے ابن مریم اور اُنکی والدہ کو آیت بنا دی۔ ابن المبارک
کہتے ہیں کسی کی مجلس امام صاحب کی مجلس سے زیادہ باوقار نہیں تھی وہ بالکل
فقہا کے مشابہ تھے۔ خوش خلق خوبصورت خوش پوش تھے ایک مرتبہ

قال سمعت الشافعی محمد بن ادریس قال قیل لمالک بن انس ھل رأیت ابا حنیفۃ
قال نعم رأیت رجلا لو کلمک فی ھذہ الساریۃ ان یجعلھا ذھبا لقام بحجتہ
حدثنی الصوری انا الخطیب بن عبد اللہ القاضی بمصر انا احمد بن جعفر بن
حمدان الطرسوسی نا عبد اللہ بن جابر البزاز قال سمعت جعفر بن محمد بن عیسیٰ
بن نوح یقول سمعت محمد بن عیسیٰ بن الطباع یقول سمعت روح بن عبادۃ
یقول کنت عند ابن جریج سنۃ خمسین واتاہ موت ابی حنیفۃ فاسترجع
وتوجع وقال ای علم ذھب قال ومات فیھا ابن جریج آخبرنی ابو بشر الوکیل و
ابو الفتح الضبی قال نا عمر بن احمد الواعظ نا احمد بن محمد بن عصمۃ الخراسانی
نا احمد بن بسطام نا الفضل بن عبد الجبار قال سمعت ابا عثمان حمدون
بن ابی الطوسی یقول سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول قدمت الشام علی
الاوزاعی فرأیتہ ببیروت فقال لی یا خراسانی من ھذا المبتدع الذی
خرج بالکوفۃ یکنی ابا حنیفۃ فرجعت الی بیتی فاقبلت علی کتب ابی
حنیفۃ فاخرجت منھا مسائل من جیاد المسائل وبقیت فی ذالک ثلاثۃ

ہم جامع مسجد میں تھے اتفاقاً ایک سانپ امام صاحب کی گود میں گرا سب
لوگ بھاگ کھڑے ہوئے لیکن امام صاحب نے اُسے پھینکدیا اور وہیں
بیٹھے رہے۔ ابن المبارکؒ فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے مجھے سفیان اور
ابوحنیفہ جیسے لوگ نہ ملتے تو میں بھی عام آدمیوں کیطرح رہ جاتا۔ ابو یحییٰ حمانی
کہتے ہیں میں نے امام صاحب سے بہتر آدمی نہیں دیکھا۔ ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں
ابوحنیفہ اپنے وقت کے لوگوں میں ایک افضل آدمی تھے۔ سہل بن مزاحم
کہتے ہیں نہ تو دنیا کی لالچ امام صاحب کا قدم ڈگمگا سکی نہ کوڑوں کی مار۔ قاسم بن
معن سے کہا گیا کہ کیا آپ اس سے خوش ہیں کہ امام صاحب کے زیر اثر
لوگوں میں سے ہوں جواب دیا کہ امام صاحب کی مجلس سے زیادہ نفع بخش مجلس اور
کسی کی نہیں پھر سائل کو بھی اپنے ساتھ لیکر امام صاحب کی مجلس میں پہنچے
اور وہیں رہنا لازم کر لیا اور صاف کہدیا کہ میں نے ان جیسا آدمی نہیں دیکھا
سلیمان کہتے ہیں امام صاحب پرہیزگار اور سخی تھے۔

ایام فجئته یوم الثالث وهو مؤذن مسجدهم وامامهم و الکتاب فی یدی
فقال ای شیٔ هذا الکتاب فناولته فنظر فی مسألة منها وقعت علیها قال
النعمان فمازال قائما بعد ما اذن حتی قرأ صدرا من الکتاب ثم وضع الکتاب
فی کمه ثم اقام وصلی ثم اخرج الکتاب حتی اتی علیها فقال لی یا خراسانی من
النعمان بن ثابت هذا قلت شیخ لقیته بالعراق فقال هذا نبیل من
المشائخ اذهب فاستکثر منه قلت هذا ابوحنیفة الذی نهیت عنه
انا الخلال انا المحرز بن ان النخعی حدثهم قال نا سلیمان بن الربیع نا همام
بن مسلم قال سمعت مسعر بن همام یقول ما اجد احدا بالکوفة الا رجلین
ابوحنیفة فی فقهه والحسن بن صالح فی زهده اخبرنی الصیمری قال قرأت
علی الحسین بن هرون عن ابی العباس بن سعید قال نا عبد الله بن احمد
بن مستورد نا علی بن مکنف حدثنی ابی عبد الرحیم بن الزبرقانی قال کنت
یوما عند مسعر فمر بنا ابوحنیفة فسلم ووقف علیه ثم مضی فقال بعض القوم
لمسعر ما اکثر خصوم ابی حنیفة فاستوی مسعر منتصبا ثم قال الیک

امام صاحب کی فقاہت

امام مالک بن انس رح سے کہا گیا کیا آپ نے امام صاحب کو دیکھا ہو فرمانے لگے ہاں وہ ایسے شخص ہیں کہ اگر اس ستون کو سونے کا کہہ دیں تو بھی بات چیت میں غالب آکر اُٹھیں۔ روح بن عبادہ کہتے ہیں میں ابن جریج کے پاس تھا جو امام صاحب کے انتقال کی خبر سنہ ۱۵۰ھ میں آئی اُنہیں بڑا صدمہ ہوا اِنّا لِلّٰہِ الخ پڑھا اور کہا علم اُٹھ گیا اسی سال ابن جریج کا بھی انتقال ہوا۔ عبد اللہ بن مبارک رح فرماتے ہیں میں امام اوزاعی کے پاس شام میں گیا میں نے اُنسے بیروت میں ملاقات کی مجھ سے اُنہوں نے کہا کوفے میں یہ بدعتی کون نکلا ہے؟ جسکی کنیت ابو حنیفہ ہے میں نے کوئی جواب نہ دیا اور گھر آکر امام صاحب کے مسائل میں سے عمدہ عمدہ مسائل چھانٹ کر نکالے تین دن تک اسی میں مشغول رہا پھر آیا اور وہ کتاب میرے ہاتھ میں تھی انہوں نے پوچھا یہ کیا کتاب ہے؟ میں نے وہ اوراق اُن کے

فما رأيته خاصم احد قط الا فلج عليه واخبرنا الصيمرى انا عمر بن ابراهيم المقرى
نا مكرم بن احمد نا محمد بن احمد بن مغلس نا ابو غسان قال سمعت اسرائيل يقول
كان نعم الرجل النعمان ما كان احفظه لكل حديث فيه فقه واشد فحصه عنه و
اعلمه بما فيه من الفقه وكان قد ضبط عن حماد فاحسن الضبط عنه فاكرمه الخلفاء
والامراء والوزراء وكان اذا ناظره رجل فى شئ من الفقه همته نفسه و
لقد كان مسعر يقول من جعل ابا حنيفة بينه وبين الله رجوت ان لا يخاف
ولا يكون فرط فى الاحتياط لنفسه انا التنوخى حدثنى ابى نا محمد بن حمدان
بن الصباح النيسابورى نا احمد بن الصلت الحمانى نا على بن المدينى قال
سمعت عبد الرزاق يقول كنت عند معمر فاتاه ابن المبارك فسمعنا معمرا
يقول ما اعرف رجلا يحسن يتكلم فى الفقه او يسعه ان يقيس ويشرح
لمخلوق النجاة فى الفقه احسن معرفة من ابى حنيفة ولا اشفق على
نفسه من ان يدخل فى دين الله شيئا من الشك من ابى حنيفة اخبرنى
الصيمرى قال قرأنا على الحسين بن هرون عن ابن سعيد قال نا احمد بن

ہاتھ میں دیدیے وہ ایک مسئلہ کو دیکھنے لگے چونکہ مؤذن نے اذان کے بعد جو
اُسے دیکھنا شروع کیا تو کھڑے کھڑے دیکھتے ہی رہے یہاں تک کہ کچھ ابتدائی
حصہ پڑھ لیا اب کتاب جیب میں ڈال لی اور نماز کی امامت کے لیے آگے بڑھے
نماز کے بعد پھر اُسے لیکر بیٹھ گئے اور پڑھ کر فرمانے لگے اے خراسانی یہ نعمان بن
ثابت کون ہیں؟ میں نے کہا ایک شیخ ہیں عراق میں میں اُنسے ملا تھا کہا یہ تو
بہت بڑا فاضل شخص ہے جاؤ اور اُنسے اور فائدہ اُٹھاؤ میں نے کہا یہی ابوحنیفہ
ہیں جن سے آپ مجھے روکتے تھے۔ مسعر بن ہمام کہتے ہیں میں نے کوفے میں
صرف دو شخصوں کو پایا امام صاحب کو فقہ میں اور حسن بن صالح کو زہد و تقوٰے
میں۔ ایک مرتبہ مسعر کے پاس سے امام صاحب گذرے سلام کیا کچھ دیر ٹھہرے
رہے آپ کے جانے کے بعد بعض لوگوں نے کہا امام صاحب بڑے جھگڑالو
ہیں مسعر سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے خاموش رہو میں نے دیکھا ہے جب یہ
جھگڑتے ہیں آخر اُس پر غلبہ پایا ہے اسرائیل کہتے ہیں امام صاحب بہت اچھے

تمیم بن عباد المروزی نا حامد بن آدم نا عبد الله بن جعفر الرازی قال سمعت
ابی یقول ما رأیت احدا افقه من ابی حنیفة وما رأیت احدا اورع من ابی حنیفة
اخبرنی ابو بشر الوکیل وابو الفتح الضبی قالا نا عمر بن احمد نا مکرم بن احمد نا احمد
بن عطیة نا سعید بن منصور واخبرنی التنوخی حدثنی ابی نا محمد بن
حمدان بن الصباح نا احمد بن الصلت قال نا سعید بن منصور قال سمعت
الفضیل بن عیاض یقول کان ابو حنیفة رجلا فقیها معروفا بالفقه مشهورا
بالورع واسع المال معروفا بالافضال علی کل من یطیف به صبورا علی
تعلیم العلم باللیل والنهار حسن .... کثیر الصمت قلیل الکلام حتی ترد مسئلة
فی حلال او حرام وکان یحسن یدل علی الحق هاربا من مال السلطان هذا اخر
حدیث مکرم وزاد ابن الصباح فکان اذا وردت علیه مسئلة فیها حدیث صحیح
اتبعه کان عن الصحابة والتابعین والا قاس احسن القیاس اخبرنی التنوخی
حدثنی ابی نا محمد بن حمدان قال نا احمد بن الصلت نا بشر بن الولید قال سمعت
ابا یوسف یقول ما رأیت احدا اعلم بتفسیر الحدیث ومواضع النکت التی فیه

آدمی تھے۔ فقہ کے متعلق حدیثیں اور اُن کے غور و خوض اور اُن کے فقہی نکات
کے علم میں بڑے ماہر تھے حضرت حماد سے خوب اچھی طرح علم حاصل کیا تھا خلفا
امرا اور وزرا اُن کی عزت کرتے تھے نظر میں جن سے گفتگو ہوئی اُسپر غالب آتے
مسعر کہا کرتے تھے جسنے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان امام صاحب کو کر لیا میرا
گمان ہے کہ وہ بے خوف ہو گیا اور اپنے نفس کی پوری احتیاط کر لی معمر کہتے ہیں کہ
فقہ کی عمدگی اور قیاس کی وسعت نظری اور اُسکی تشریح میں میں نہیں جانتا کہ کوئی
شخص امام صاحب سے زیادہ معرفت والا ہو اور نہ دین کی باتوں میں شک شبہ
ڈالنے سے اپنے نفس کو بچانے میں امام صاحب سے زیادہ کوئی ڈرنے والا میری
نگاہوں میں ہے۔ جعفر رازی کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو امام صاحب سے
زیادہ پرہیزگار اور زیادہ فقیہ نہیں دیکھا۔ فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ امام صاحب
ایک مشہور فقیہ مشہور پرہیزگار مالدار مہمان نواز رات دن مشغول علم میں منہمک
دیر پا خاموشی والے کم گو مسائل حلال و حرام کو حقانیت اور دلیل کیسا تھ

من الفقه من ابی حنیفۃ ۔ انا الصیمری انا عمر بن ابراھیم نا مکرم بن احمد نا احمد بن محمد بن مغلس قال سمعت محمد بن سماعۃ یقول سمعت ابا یوسف یقول ما خالفت ابا حنیفۃ فی شیٔ قط فتدبرتہ الا رأیت مذھبہ الذی ذھب الیہ انجٰی فی الاٰخرۃ وکنت ربما ملت فی الحدیث وکان ھو ابصر بالحدیث الصحیح منی اخبرنی ابو منصور علی بن محمد بن الحسین الدقاق قال قرأنا علی الحسین بن ھرون الضبی عن احمد بن محمد بن سعید قال نا محمد بن عبد اللہ بن نوفل حدثنی عبد الرحمٰن بن فضیل بن موفق اخبرنی ابراھیم بن مسلمۃ الطیالسی قال سمعت ابا یوسف یقول انی لادعو لابی حنیفۃ قبل ابوی ولقد سمعت ابا حنیفۃ یقول انی لادعو لحماد مع ابوی انا القاضی علی بن علی البصری نا احمد بن عبد اللہ الدوری انا احمد بن القسم بن نصر اخو ابو اللیث الفرائضی نا سلیمان بن ابی شیخ حدثنی محمد بن علی الحنفی عن ابی عباد شیخ لھم قال قال الاعمش لابی یوسف کیف ترک صاحبک ابو حنیفۃ قول عبد اللہ عتق الامۃ طلاقھا قال ترکہ لحدیثک الذی حدثتہ عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ ان بریرۃ

بیان کرنیوالے شاہی مال سے بھاگنے والے ہیں ۔ جب کوئی مسئلہ پیش ہوتا اور اُسمیں حدیث یا صحابی یا تابعی کا فتوی ہوتا تو اُس کی تابعداری کرتے ورنہ قیاس کرتے اور اچھا قیاس کرتے ۔ ابو یوسف کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو امام صاحب سے زیادہ شرحِ حدیث اور فقہ کا عالم نہیں دیکھا ۔ ابو یوسف فرماتے ہیں میں نے جس مسئلہ میں امام صاحب کا خلاف کیا پھر جو غور سے دیکھا تو امام صاحب کا مسلک ہی نجات والا پایا ۔ میں بعض مرتبہ حدیث میں اٹک جاتا ۔ اور امام صاحب کی نگاہ صحت حدیث میں مجھ سے زیادہ تھی ۔ ابو یوسف کہتے ہیں میں اپنے ماں باپ سے پہلے امام صاحب کے لیے دعا کرتا ہوں اور امام صاحب سے میں نے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے اُستاد حماد کے لیئے ماں باپ کے ساتھ دعا مانگا کرتا ہوں ۔ ایک مرتبہ اعمشؒ نے ابو یوسف سے کہا کہ آپ کے استاد ابو حنیفہؒ نے حضرت عبد اللہ کا قول کہ لونڈی کی آزادی اسکی طلاق ہے کیوں چھوڑ دیا جواب دیا کہ اُس حدیث کی مخالفت کی وجہ سے جو آپ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ

حين اعتقت خيرت قال الاعمش ان اباحنيفة لفطن قال واعجبه ما اخذ به
ابوحنيفة۔ انا القاضى ابوجعفر محمد بن احمد بن محمد السمنانى انا اسمعيل بن
الحسين بن على البخارى الزاهد نا ابوبكر احمد بن سعد بن نصر نا على بن موسى
القمى حدثنى محمد بن سعد قال سمعت سليمان الجوزجانى يقول سمعت حماد بن زيد
يقول اردت الحج فاتيت ايوب اودعه فقال بلغنى ان الرجل الصالح فقيه اهل
الكوفة يعنى اباحنيفة يحج العام فان لقيته فاقرأه منى السلام انا الصيمرى
قال قرأنا على الحسين بن هرون عن ابن سعيد قال نا عبد الله بن ابراهيم بن
قتيبة نا ابن نمير حدثنى ابراهيم بن البصير عن اسماعيل بن حماد عن ابى بكر بن
عياش قال مات عمر بن سعيد اخو سفيان فاتيناه نعزيه فاذا المجلس غاص باهله
وفيهم عبد الله بن ادريس اذا اقبل ابوحنيفة فى جماعة معه فلما رآه سفيان تحرك
من مجلسه ثم قام فاعتنقه واجلسه فى موضعه وقعد بين يديه قال ابوبكر
فاغتظت عليه وقال ابن ادريس ذالك الاترى فجلسنا حتى تفرق الناس فقلت
لعبد الله بن ادريس لا تقم حتى نعلم ما عنده فى هذا فقلت يا ابا عبد الله رأيتك

جب بریرہ رضہ آزاد ہوئیں تو اُنہیں (اپنا نکاح باقی رکھنے نہ رکھنے کا) اختیار دیا گیا
امام اعمش نے فرمایا ابوحنیفہ بڑے سمجھدار شخص ہیں اور اُنہیں امام صاحب کا حدیث رسول
کو اپنی رائے قیاس اور اپنے بزرگ اُستادوں کے قول پر بھی مقدم کرنا بہت پسند آیا
حماد بن زید کہتے ہیں میں نے حج کا ارادہ کیا تو ایوب سے ملنے کے لیے گیا اُنہوں نے کہا
میں نے سنا ہے کہ اہل کوفہ کے فقیہہ مرد صالح ابوحنیفہ بھی اس سال حج کو جانے والے
ہیں اگر اُن سے ملاقات ہو تو اُنہیں میری جانب سے ضرور سلام پہنچا دینا ابوبکر بن عیاش
کہتے ہیں کہ سفیان کے بھائی عمر بن سعید کا انتقال ہو گیا ہم اُنکی تعزیت کے لیے
گئے تو مجلس لوگوں سے پر تھی عبداللہ بن ادریس بھی شریک تھے تھوڑی دیر میں امام صاحب
بھی مع چند لوگوں کے آئے امام سفیان اُنہیں دیکھکر کھڑے ہو گئے معانقہ کر کے
اُنہیں اپنی جگہ بٹھایا اور خود اُنکے سامنے بیٹھ گئے مجھے یہ بات بھاری پڑی اور ابن
ادریس کو بھی؛ جب لوگ چلے گئے تو میں نے عبداللہ بن ادریس سے کہا آپ ٹھہرئے ہم
اس بارے میں اُنسے دریافت کریں گے۔ پھر میں نے کہا اے ابوعبداللہ آج تو

اليوم فعلت شيئاً أنكرته وانكره اصحابنا عليك قال وما هو قلت جاءك ابو حنيفة فقمت اليه واجلسته في مجلسك وصنعت به صنعاً بليغاً وهذا عند اصحابنا منكر فقال وما انكرت من ذاك هذا رجل من العلم بمكان فان لم اقم لعلمه قمت لسنه وان لم اقم لسنه قمت لفقهه وان لم اقم لفقهه قمت لورعه فاجمني فلم يكن عندي جواب اخبرني ابو بشر الوكيل وابو الفتح الضبي قالا انا عمر بن احمد قال سمعت محمد بن احمد بن القاسم النيسابوري قدم علينا قال سمعت احمد بن مزاحم الفقيه يقول سمعت محمد بن الفضيل الزاهد البلخي يقول سمعت ابا المطيع الحكم بن عبد الله يقول ما رأيت صاحب حديث افقه من سفيان الثوري وكان ابو حنيفة افقه منه اخبرني عبد الباقي بن عبد الكريم المؤدب انا عبد الرحمن بن عمر الخلال نا محمد بن احمد بن يعقوب بن شيبة نا جدي حدثني يعقوب بن احمد قال سمعت الحسن بن علي قال سمعت يزيد بن هارون وسأله انسان فقال يا ابا خالد من افقه من رأيت قال ابو حنيفة قال الحسن ولقد قلت لابي عاصم يعني النبيل ابو حنيفة افقه او سفيان قال عبد ابي حنيفة افقه من سفيان - اخبرني الحسن بن علي انا الخلال انا الحريري ان النخعي حدثهم قال نا

آپ نے ایک ایسا کام کیا کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو وہ اچھا نہیں معلوم ہوا۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا؟ میں نے کہا آپ۔ ابو حنیفہ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور اُنہیں اپنی جگہ بٹھایا اور بڑی وقعت کی ہمارے نزدیک آپ کا یہ فعل اچھا نہیں آپنے فرمایا اسمیں کیا بُرائی ہے وہ ایک عالم آدمی ہیں، اُن کے علم کی وجہ سے اُنکی تکریم نہ کرتا تو اُن کی بڑی عمر کی وجہ سے کرتا اگر اس وجہ سے بھی نہ کرتا تو اُنکی فقاہت کی وجہ سے کرتا اگر اس وجہ سے بھی نہ کھڑا ہوتا تو اُنکی پرہیزگاری کی بنا پر اُنکی عزت کرتا اس جواب کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا میں خاموش رہا۔ حکم بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری سے زیادہ کسی اہل حدیث کو فقیہ نہیں پایا۔ اور امام صاحب اُن سے بھی فقہ میں بڑھے ہوئے تھے۔ یزید بن ہارون سے کسی نے سوال کیا کہ اے ابو خالد آپ نے سب سے بڑا فقیہ کسے پایا کہا امام صاحب کو حسن کہتے ہیں میں نے ابو عاصم نبیل سے کہا کہ ابو حنیفہ زیادہ فقیہ ہیں یا سفیان کہا ابو حنیفہ کا غلام بھی سفیان سے زیادہ فقیہ ہے یزید بن ہارون سے

محمد بن علی بن عفان نا ضرار بن صرد قال سئل یزید بن هارون ایما افقه ابو حنیفة او سفیان قال سفیان احفظ للحدیث وابو حنیفة افقه قال وسألت اباعاصم النبیل فقلت ایما افقه سفیان او ابو حنیفة قال غلام من غلمان ابی حنیفة افقه من سفیان۔ اخبرنی الحسین بن علی الحنفی انا عبد الله بن محمد الحلوانی نا مکرم بن احمد نا احمد بن محمد بن یحیی الحمانی قال سمعت سجادة یقول دخلت انا وابو مسلم المستملی علی یزید بن هارون وهو نازل ببغداد علی منصور بن المهدی فقصدنا الی غرفة هو فیها فقال له ابو مسلم ما تقول یا اباخالد فی ابی حنیفة والنظر فی کتبه قال انظروا فیها ان کنتم تریدون ان تفقهوا فانی ما رأیت احدا من الفقهاء یکره النظر فی قوله ولقد احتال الثوری فی کتاب الزهری حتی نسخه انا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثهم قال نا محمد بن علی بن عفان نا ابو کریب قال سمعت عبد الله بن المبارک یقول واخبرنی محمد بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی نا ابو سعید محمد بن الفضل المذکر نا ابو عبد الله محمد بن سعید المروزی نا ابو حمزة یعلی بن حمزة قال سمعت اباوهب محمد بن

بھی یہی سوال ہوا تو جواب دیا کہ امام سفیان حدیث کے حافظ ہیں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور امام ابو حنیفہ فقہ میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اور ابو عاصم نبیل سے پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ ابو حنیفہ کے غلاموں میں کا ایک غلام بھی سفیانؒ سے زیادہ فقیہ ہے۔ سجادہ کہتے ہیں میں اور ابو مسلم مستملی یزید بن ہارون کے پاس گئے وہ اُن دنوں منصور بن مہدی کے پاس بغداد آئے ہوئے تھے ہم اُن کے بالاخانہ پر پہنچے تو ابو مسلم نے کہا اے ابو خالد آپ کا خیال امام صاحب اور اُنکی کتابوں کی نسبت کیا ہے؟ کہا اگر تم فقہ حاصل کرنی چاہتے ہو تو اُنہیں ضرور دیکھو میں نے فقہا میں سے کسی کو نہیں پایا کہ وہ اُنکی باتوں کا دیکھنا مکروہ رکھتا ہو اور ثوری نے تو زہری کی کتاب میں اسے لکھ لیا ہے۔ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں میں نے سب سے زیادہ عبادت گذار شخص کو بھی دیکھا اور سب سے زیادہ پرہیزگار شخص کو بھی دیکھا اور سب سے زیادہ عالم شخص کو بھی دیکھا اور سب سے زیادہ فقیہ شخص کو بھی دیکھا سب سے بڑے عابد تو عبد العزیز بن رواد تھے۔ اور سب سے بڑے پرہیزگار فضیل بن عیاضؒ تھے

مزاحم يقول سمعت عبد الله بن المبارك يقول رأيت أعبد الناس ورأيت أورع
الناس ورأيت أفقه الناس فأما أعبد الناس فعبد العزيز بن أبي رواد وأما أورع
الناس فالفضيل بن عياض وأما أعلم الناس فسفيان الثوري وأما أفقه الناس
فأبو حنيفة ثم قال ما رأيت في الفقه مثله. أنا الصيمري نا عمر بن إبراهيم نا
مكرم بن أحمد نا أحمد بن محمد بن مغلس نا محمد بن مقاتل قال سمعت ابن المبارك يقول
إن كان الأثر قد عرف واحتيج إلى الرأي فرأي مالك وسفيان وأبي حنيفة
وأبو حنيفة أحسنهم وأدقهم فطنة وأغوصهم على الفقه وهو أفقه الثلاثة
وقال أحمد بن محمد نا نصر بن علي قال سمعت أبا عاصم النبيل سئل أيما أفقه
سفيان أو أبو حنيفة فقال إنما يقاس الشيء إلى شكله أبو حنيفة فقيه تام
الفقه وسفيان رجل متفقه أنا محمد بن الحسين بن الفضل القطان أنا عثمان
بن أحمد الدقاق نا محمد بن إبراهيم أبو حمزة المروزي قال سمعت ابن أعين أبا الوزير
المروزي قال قال عبد الله يعني ابن المبارك إذا اجتمع سفيان
وأبو حنيفة فمن تقوم لهما على فتيا أنا الحسين بن محمد بن علي المعدل

اور سب سے بڑے عالم سفیان ثوری تھے اور سب سے بڑے فقیہ ابو حنیفہ
تھے فقہ میں ان جیسا کوئی نہ تھا۔ ابن مبارک کہتے ہیں اگر کسی حدیث سے قیاس کی
ضرورت پڑے تو صحیح اہل امام مالک امام سفیان اور امام ابو حنیفہ ہیں انہیں بھی باریک
بیں اور دوربین ابو حنیفہ ہیں۔ ابو عاصم نبیل سے پوچھا گیا کہ سفیان ثوری اور ابو
حنیفہ میں بڑا فقیہ کون ہے؟ کہا ٹھیک قیاس کرنے والے اور پوری فقاہت والے
تو ابو حنیفہ ہیں اور سفیان تو ابھی فقہ سیکھ رہے ہیں۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں
جب سفیان اور ابو حنیفہ جمع ہو جائیں پھر فتوے کی جرأت کسے ہے؟ اور فرماتے ہیں
ان دونوں کا کسی مسئلہ میں یک رائے ہو جانا مسئلہ کو قوی کر دیتا ہے۔ اسی طرح
فرماتے ہیں کہ میں نے مسعر کو دیکھا وہ امام صاحب کے حلقے میں بیٹھے تھے سوال کرتے تھے اور فائدہ
اٹھاتے تھے میں نے کسی شخص کو فقہ کے مسائل میں امام صاحب سے اچھی تقریر کرتے
ہوئے نہیں سنا۔ اور فرماتے ہیں اگر کسی شخص کو اپنی رائے سے کچھ کہنا لائق ہے تو
امام صاحب کو لائق ہے۔ ابن داؤد کہتے ہیں کہ حدیث و آثار اور زہد و پرہیزگاری کا

نا علی بن الحسن الرازی نا محمد بن الحسین الزعفرانی نا احمد بن زهیر نا الولید بن شجاع
نا علی بن الحسن بن شقیق قال کان عبد اللہ بن المبارک یقول اذا اجتمع هذان علی شیء
فذاک قوی یعنی الثوری وابا حنیفة - انا التنوخی حدثنی ابی نا ابو بکر محمد بن حمدان
بن الصباح نا احمد بن الصلت بن المغلس نا الحمانی نا ابن المبارک قال رأیت مسعرا
فی حلقة ابی حنیفة جالسا بین یدیه یسأله ویستفید منه وما رأیت
احدا قط تکلم فی الفقه احسن من ابی حنیفة انا ابو نعیم الحافظ نا محمد
بن ابراهیم بن علی نا ابو عروبة الحرانی قال سمعت ابن المبارک یقول ان کان
احد ینبغی له ان یقول برأی فابو حنیفة ینبغی ان یقول برأیه اخبرنی
عبد الباقی بن عبد الکریم انا عبد الرحمن بن عثمان الخلال نا محمد بن احمد بن
یعقوب نا جدی قال حدثنی علی بن ابی الربیع قال سمعت بشر بن الحارث یقول
سمعت عبد اللہ بن داود قال حدثنی آخر وحدثنیه ابراهیم بن هاشم قال
بشر حدثنیه عن ابن داود قال اذا اردت الآثار او قال الحدیث واحسبه
قال والورع فسفیان واذا اردت تلک الدقائق فابو حنیفة انا الخلال نا الحریری

ارادہ ہو تو حضرت سفیان کو دیکھو اور ان دقائق کا شوق ہو تو حضرت ابو حنیفہ کو
دیکھو۔ محمد بن بشیر کہتے ہیں کہ میں امام صاحب کے پاس اور امام سفیان کے پاس
آیا جایا کرتا تھا جب امام ابو حنیفہ کے پاس پہنچتا اور وہ مجھ سے پوچھتے کہاں سے آئے؟
اور میں کہتا سفیان کے پاس سے تو فرماتے تم ایسے شخص کے پاس سے آرہے ہو
کہ اگر علقمہ اور اسود بھی موجود ہوتے تو اس شخص کے محتاج ہوتے اور جب امام
سفیان کے پاس پہنچتا اور وہ مجھ سے پوچھتے کہ کہاں سے آئے؟ اور میں جواب
میں کہتا کہ ابو حنیفہ کے پاس سے تو فرماتے تم ایسے شخص کے پاس سے آرہے ہو
جو سب سے بڑا فقیہ ہے۔ علی بن عاصم کہتے ہیں ہم ایک مجلس میں تھے وہاں امام
صاحب کا ذکر آگیا تو خالد طحان کہنے لگے کاش کہ بعض علم میرے اور ان کے
درمیان ہوتا۔ امام صاحب فرماتے ہیں اے بصرہ والو! تم ہم سے پرہیزگاری
میں بڑھے ہوئے ہو اور ہم تم سے فقہ میں بڑھے ہوئے ہیں۔ ابو نعیم کہتے ہیں
امام صاحب مسائل میں خوب گہرے اترنے والے تھے۔ عبد اللہ بن داؤد

ان النخعی حدثہم قال عمر بن شہاب العبدی نا جندل بن واثق حدثنی محمد بن بشر قال کنت اختلف الی ابی حنیفة والی سفیان فآتی ابا حنیفة فیقول لی من این جئت فاقول من عند سفیان فیقول لی لقد جئت من عند رجل لو ان علقمة والاسود حضر الاحتاجا الی مثله فآتی سفیان فیقول من این فاقول من عند ابی حنیفة فیقول لقد جئت من عند افقه اهل الارض آنا محمد بن احمد رزق انا احمد بن شعیب البخاری نا علی بن موسی القمی قال سمعت محمد بن عمار یقول قال علی بن عاصم کنا فی مجلس فذکر ابو حنیفة فقال لی خالد الطحان لیت بعض علم بینی وبینک آنا علی بن القاسم البصری نا علی بن اسحاق الماورانی نا ابو قلابة نا بکر بن یحیی بن زبان عن ابیہ قال قال لی ابو حنیفة یا اهل البصرة انتم اورع منا ونحن افقه منکم انا ابو نعیم الحافظ نا ابراهیم بن عبد الله الاصبهانی نا محمد بن اسحاق الثقفی نا الجوهری نا ابو نعیم قال کان ابو حنیفة صاحب غوص فی المسائل آنا الجوهری انا محمد بن عمران المرزبانی نا عبد الواحد بن محمد بن الخصیبی حدثنی ابو مسلم المکی ابراهیم بن عبد الله

حارثی کہتے ہیں کہ اہلِ اسلام پر واجب ہے کہ امام صاحب کے لیئے اپنی نمازوں میں دعا کرتے رہیں اسلیئے کہ انہوں نے سنت اور فقہ کو یاد کیا۔ یزید مقری کہتے ہیں میں نے امام صاحب سے بڑھ کر فقیہ کسی انسان کو نہیں دیکھا ابو عبد الرحمن مقری جب ابو حنیفہؒ کی کوئی بات بیان کرتے تو کہا کرتے کہ شہنشاہ نے کہا۔ شداد بن حکیم کہتے ہیں میں کسی کو علم میں امام صاحب سے بڑھکر نہیں پاتا۔ مکی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ اپنے زمانے کے یکتا عالم تھے۔ وکیعؒ فرماتے ہیں امام صاحب سے زیادہ فقہ جاننے والا اور آپ سے زیادہ اچھی نماز پڑھنے والا میری نگاہ سے تو کوئی نہیں گذرا نضر بن شمیل کہتے ہیں لوگ فقہ سے غافل تھے یہاں تک کہ امام صاحب نے اسکی وضاحت کی یحییٰ بن سعید کہتے ہیں بہت سے بہتر اقوال کے قائل امام صاحب ہیں۔ قطان کہتے ہیں ہم نے امام صاحب کی رائے سے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں ہم نے امام صاحب کی رائے سے بہتر رائے نہیں سنی اور ہم نے

قال حدثنی محمد بن سعید ابو عبد اللہ الکاتب قال سمعت عبد اللہ بن داؤد
الخریبی یقول یجب علی اھل الاسلام ان یدعو لابی حنیفۃ فی صلوتھم قال
وذکر حفظہ علیھم السنۃ والفقہ انا علی بن علی نا ابو علی احمد بن محمد
بن اسحاق المعدل النیسابوری نا ابو حامد احمد بن محمد بن بلال قال سمعت محمد بن
یزید یقول سمعت عبد اللہ بن یزید المقری یقول ما رأیت اسود رأس افقہ من
ابی حنیفۃ آخبرنی ابو بشر الوکیل وابو الفتح الضبی قال نا عمر بن احمد الواعظ نا
محمد بن مخزوم نا بشر بن موسی نا ابو عبد الرحمن المقری وکان اذا حدث عن
ابی حنیفۃ قال نا شاھنشاہ آنا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثھم قال نا
ابراھیم بن مخلد البلخی نا احمد بن محمد البلخی قال سمعت شداد بن حکیم یقول ما رأیت
اعلم من ابی حنیفۃ وقال النخعی نا اسماعیل بن محمد الفارسی قال سمعت
مکی بن ابراھیم ذکر ابا حنیفۃ فقال کان اعلم اھل زمانہ آنا التنوخی حدثنی
ابی نا محمد بن حمدان بن الصباح نا احمد بن الصلت قال سمعت ملیح بن وکیع
یقول سمعت ابی یقول مالقیت احدا افقہ من ابی حنیفۃ ولا احسن صلوۃ

اکثر اقوال اُن کے لیئے بھی ہیں۔ یحییٰ بن سعید بھی کوفیوں کے فتوے کی قدر کرتے تھے اور اُن کے اقوال میں سے کسی قول کو چن لیا کرتے تھے اور امام صاحب کے ساتھیوں میں سے امام صاحب کی رائے لے لیا کرتے تھے۔ امام شافعی ؒ فرماتے ہیں لوگ فقہ میں ابو حنیفہ کی عیال ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کوئی شخص ان سے زیادہ فقہ والا ہو آپ کا فرمان ہو کہ لوگ ان پانچ شخصوں کی عیال ہیں فقہ کے فخر میں لوگ (امام) ابو حنیفہؒ کی عیال ہیں اُن لوگوں میں سے ہیں جنہیں فقہ کی توفیق دی گئی تھی۔ شعر گوئی کے فخر میں زہیر بن ابو سلمیٰ کی سب لوگ عیال ہیں مغازی کے فخر میں محمد بن اسحاقؒ کے سب بال بچے ہیں۔ اور نحو کے فن کے فخر میں سب لوگ کسائی کے تابع ہیں اور تفسیر قرآن میں مقاتل بن سلیمان کے آپ ہی کا قول ہے جو شخص مشہور ہونا چاہتا ہو وہ ابو حنیفہ اور اُن کے ساتھیوں کا دامن نہ چھوڑے سب لوگ فقہ میں ان کے تابع ہیں۔ قاضی حسن بن عثمان کہتے ہیں میں نے عراق اور حجاز میں تین علم پائے

منه وقال ابن الصلت سمعت الحسين بن حريث يقول سمعت النضر بن شميل يقول
كان الناس نياماً عن الفقه حتى ايقظهم ابو حنيفة بما فتقه وبينه ولخصه آنا
الجوهري انا عبد العزيز بن جعفر الخرقي نا هاشم بن خلف الدوري نا احمد بن منصور
بن سيار قال سمعت يحيى بن معين يقول سمعت يحيى بن سعيد يقول كم من شيء حسن
قد قاله ابو حنيفة آنا على بن القاسم الشاهد نا على بن اسحاق المادرائي قال
سمعت ابا جعفر بن الاشرس يقول سمعت يحيى بن معين يقول سمعت القطان يقول
لا نكذب الله ربما اخذ بالشيء من رأي ابي حنيفة آنا القيضو نا عبد الرحمن
بن عمر بن نصر بن محمد الدمشقي بها حدثني ابي نا احمد بن علي بن سعيد القاضي
قال سمعت يحيى بن معين يقول لا نكذب الله ما سمعنا احسن من رأي ابي حنيفة
وقد اخذنا باكثر قوله قال يحيى بن معين وكان يحيى بن سعيد يذهب في الفتوى
الى قول الكوفيين ويختار قوله من اقوالهم ويتبع رأيه من بين اصحابه آنا
ابو نعيم الحافظ نا محمد بن ابراهيم بن علي قال سمعت حمزة بن علي البصري يقول
سمعت الربيع يقول سمعت الشافعي يقول الناس عيال على ابي حنيفة في الفقه

ابو حنیفہؒ کا علم۔ کلبی کی تفسیر محمد بن اسحاقؒ کے مغازی۔ یحییٰ ابن معینؒ کہتے
ہیں میں نے لوگوں کو اسی بات پر پایا اور میرے نزدیک بھی یہی بات ہے قرأت
میں تو حمزہؒ۔ اور فقہ میں ابو حنیفہؒ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میرا خیال تھا کہ
حمزہ کی قرأت کا فن اور ابو حنیفہؒ کی فقہ کا فن کوفے کی حدود سے باہر نہ جائے گا
لیکن وہ تو ادھر اُدھر پھیل گئے۔ یزید بن زریع کہتے ہیں امام صاحب کے فتاویٰ
تو سفید رنگ خچر لے اُڑے جعفر بن ربیع کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس
پانچ سال رہا عموماً خاموش رہتے تھے جب کوئی فقہ کا مسئلہ آجائے۔ تو دریا کی
روانی کی طرح اُسے حل کر دیتے۔ میں نے اُنہیں آہستہ کہتے بھی سنا اور بآواز بلند
بھی ابراہیم بن عکرمہ مخزومی کہتے ہیں نہ تو میں نے زہد میں کسی کو ابو حنیفہؒ سے زیادہ پایا
نہ فقہ میں۔ علی بن عاصم کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس گیا وہ نائی کے پاس بیٹھے
تھے نائی سے کہنے لگے سفید بال چھانٹ لو اُس نے کہا حضرت ایسا نہ کیجئے اس سے
سفید بال اور بڑھ جائیں گے تو آپ نے فرمایا اچھا اگر یہ صحیح ہے تو کالے بال

آنا علی بن القاسم نا علی بن اسحاق المادرائی نا ذکریا نا ابن عبد الرحمن حدثنی عبد اللہ
بن احمد قال قال ھرون بن سعید سمعت الشافعی یقول ما رأیت احدا افقہ من
ابی حنیفۃ قلت اراد بقولہ ما رأیت ما علمت۔ نا ابو طاھر محمد بن علی بن محمد بن
یوسف الواعظ نا عبید اللہ بن عثمان بن یحیی الدقاق نا ابراھیم بن محمد بن احمد
ابو اسحاق البخاری نا عباس بن عزیز ابو الفضل القطان نا حرملۃ بن یحیی
قال سمعت محمد بن ادریس الشافعی یقول الناس عیال علی ھؤلاء الخمسۃ
من اراد ان یتبحر فی الفقہ فھو عیال علی ابی حنیفۃ قال سمعتہ یعنی الشافعی
یقول کان ابو حنیفۃ ممن وفق لہ الفقہ ومن اراد ان یتبحر فی الشعر فھو
عیال علی زھیر بن ابی سلمی ومن اراد ان یتبحر فی المغازی فھو عیال علی محمد بن
اسحاق ومن اراد ان یتبحر فی النحو فھو عیال علی الکسائی ومن اراد ان یتبحر
فی تفسیر القرآن فھو عیال علی مقاتل بن سلیمان۔ آنا التنوخی حدثنی ابی نا
محمد بن حمدان نا احمد بن الصلت الحمانی قال سمعت ابا عبید یقول سمعنا الشافع
یقول من اراد ان یعرف فلیلزم ابا حنیفۃ واصحابہ فان الناس کلھم عیال

نکال تاکہ سفید بالوں کے قیاس پر کاٹے بڑھ جائیں۔ جب شریک کے پاس جاکر
بیٹے اس واقعہ کو بیان کیا تو وہ ہنسے اور کہا اگر کسی جگہ بھی یہ شخص قیاس کو چھوڑنے
والے ہوتے تو نائی کے ساتھ تو چھوڑ دیتے۔ ابو مطیع کہتے ہیں ایک شخص
امام صاحب کے نام آپکی غیر موجودگی میں وصیت کرکے انتقال کر گیا جب امام صاحب
آئے تو آپ نے ابن شبرمہ کے پاس اسکا ثبوت پیش کیا کہ میں فلاں مرنے والے کا
وصی ہوں اور یہ میرے گواہ ہیں ابن شبرمہ قاضی نے کہا کہ آپ کے گواہ سچے ہیں
اس بات پر آپ قسم کھائیے۔ آپ نے فرمایا میں تو یہاں تھا ہی نہیں قسم کیسے کھاؤں؟
کہا پھر آپکو اپنے حق سے دست بردار ہونا پڑیگا کہا یہ کیسے؟ آپ جواب دیجئے کہ
ایک نابینا کو کسی نے زخمی کیا دو گواہ اس بات پر گذرے کہ فلاں نے زخمی کیا ہے
تو کیا آپ اس نابینا کو اس بات پر قسم کھلائیں گے کہ اسکے گواہ سچے ہیں ایک مرتبہ
قتادہ کوفے میں آئے اور ابو بردہ کے گھر ٹھیرے بڑی مخلوق جمع ہو گئی قتادہ نے
کہا قسم خدا کی آج مجھسے جو حلال حرام کا مسئلہ پوچھا جائیگا میں ضرور اس کا جواب

عليه فى الفقه اخبرنى ابو الوليد الحسن بن محمد الدربندى انا محمد بن احمد بن محمد بن سليمان الحافظ ببخارى قال سمعت على بن الحسن بن عبد الرحيم الكندى يقول سمعت ابا محمد عبد الله بن محمد بن عمر الاديب يقول سمعت يعقوب بن ابراهيم بن ابى جبران يقول سمعت الحسن بن عثمان القاضى يقول وجدت العلم بالعراق والحجاز ثلاثة علم ابى حنيفة وتفسير الكلبى ومغازى محمد بن اسحاق أنا الصيمرى انا عمر بن ابراهيم نا مكرم بن احمد نا احمد بن عطية قال سمعت يحيى بن معين يقول القرأة عندى قراءة حمزة والفقه عندى فقه ابى حنيفة على هذا ادركت الناس اخبرنى ابراهيم بن مخلد المعدل نا القاضى ابوبكر احمد بن كامل املاء نا محمد بن اسماعيل السلمى نا عبد الله بن الزبير الحميدى قال سمعت سفيان بن عيينة يقول شيئان ما ظننت انهما يجاوزان قنطرة الكوفة وقد بلغ الآفاق قرأة حمزة ورأى ابى حنيفة اخبرنى عبد الباقى بن عبد الكريم قال انا عبد الرحمن بن عمر نا محمد بن احمد بن يعقوب نا جدى قال سمعت على بن المدينى يقول كان يزيد بن زريع يقول وذكرا با حنيفة هيهات

دوں گا امام صاحب کھڑے ہو گئے اور کہا ابو الخطاب فرمایئے ایک شخص کئی سال تک غائب رہا اُس کی بیوی نے اُسے، فوت شدہ جان کر اپنا نکاح اور جگہ کر لیا پھر پہلا خاوند بھی آگیا اب اُس کے مہر کی بابت کیا فتویٰ ہے؟ اور اپنے ساتھیوں سے کہا ہوشیار رہو اگر یہ کوئی حدیث بیان کریں گے تو جھوٹ بیان کریں گے اور اگر رائے قیاس کریں گے تو بھی غلطی کریں گے۔ قتادہ نے خفا ہو کر کہا کیا یہ واقعہ ہوا بھی ہے؟ کہا نہیں کہا پھر کیوں پوچھتے ہو؟ کہا اس لئے بلا کے آنے سے پہلے ہم مستعد ہو جائیں اور جب وہ آئے تو اس کا بست کشاد ہمیں معلوم رہے۔ قتادہؒ نے تنگ ہو کر کہا، اللہ کی قسم میں تم سے حلال حرام کے مسائل بیان نہ کروں گا مجھ سے تفسیر کے بارہ میں پوچھو امام صاحب نے پھر کھڑے ہو کر کہا اے ابو الخطاب قرآن پاک کی اس آیت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں قَالَ الَّذِىْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ یہ کس نے کہا تھا کہ میں آنکھ جھپکنے میں اے نبی اللہ سلیمان علیہ السلام آپ کے پاس بلقیس کا عرش اُٹھا لاؤں گا۔ جواب

طاهرت بفتیاه البقال الشهب آنا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثهم نا ابراهیم بن
مخلد نا محمد بن سهل قال حدثنی محمد بن هانی قال سمعت حعفر بن ربیع یقول اقمت
علی ابی حنیفة خمس سنین فما رأیت اطول صمتا منه فاذا سئل عن شئ من الفقه
انفتح وسال کالوادی وسمعت له دویا وجهارة بالکلام آخبرنی الصیمری قال
قرأنا علی الحسین بن هرون عن ابن سعید قال نا احمد بن بهلول قال هذا کتاب
جدی اسماعیل بن حماد فقرأت فیه حدثنی سعید بن سویدا القرشی قال
سمعت ابراهیم بن عکرمة المخزومی یقول ما رأیت احدا اورع ولا افقه من
ابی حنیفة آنا القاضی ابو الطیب طاهر بن عبد الله الطبری نا المعافی بن
زکریا نا محمد بن جعفر المطیری حدثنی محمد بن منصور القاضی نا عثمان بن ابی
شیبة نا علی بن عاصم قال دخلت علی ابی حنیفة وعنده حجام یاخذ من شعره
فقال للحجام تتبع مواضع البیاض قال الحجام لا ترد قال ولم قال لانه یکثر قال
تتبع مواضع السواد لعله یکثر بلغنی ان شریکا حکیت له هذه الحکایة عن ابی
حنیفة فضحک وقال لو ترک قیاسه ترکه مع الحجام آخبرنی الحسن بن ابی طالب و

دیا کہ یہ آصف بن برخیا بن شمعیا تھے جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے
منشی تھے اور اسم اعظم جانتے تھے امام صاحب نے فرمایا کیا اسم اعظم حضرت سلیمان ؑ
کو بھی معلوم تھا؟ کہا نہیں کہا تو کیا یہ ہوسکتا ہے کہ ایک امتی اپنے علم میں اپنے نبی سے
زیادہ ہو؟ قتادہؒ نے کہا خدا کی قسم میں تمہیں تفسیر بھی نہیں سناؤں گا مجھ سے اختلاف
والے مسائل پوچھو پھر امام صاحب کھڑے ہو گئے اور کہا اے ابو الخطاب کیا
آپ مؤمن ہیں کہا مجھے امید ہے کہ میں مؤمن ہوں۔ کہا اس قول کی کیا دلیل کہا ابراہیم علیہ
السلام فرماتے ہیں وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ یعنی مجھے خدا سے
امید ہے کہ وہ قیامت والے دن میری خطائیں معاف فرمائے۔ کہا تم نے میرے
سوال کے جواب میں وہ بات کیوں نہ کہی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سوال
کے جواب میں کہی تھی جو قرآن میں ہے سوال ہوتا ہے اَوَلَمْ تُؤْمِنْ کیا تم ایمان
نہیں لائے قَالَ بَلٰی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا ہاں آپ نے بھی
صاف لفظوں میں ہاں کیوں نہ کہا؟ اس پر حضرت قتادہؒ غضبناک ہو کر کھڑے

محمد بن عبد الملك القرشي قال الحسن نا وقال محمد نا احمد بن محمد بن الحسين الرازي نا علي بن احمد القاري الفقيه نا محمد بن فضل الزاهد قال سمعت ابا مطيع يقول جاء رجل واوصى الى ابي حنيفة وهو غائب قال فقدم ابو حنيفة فارتفع الى ابن شبرمة وادعى الوصية واقام البينة ان فلانا مات واوصى اليه فقال له ابن شبرمة يا ابا حنيفة احلف ان شهودك شهدوا بالحق قال ليس علي يمين كنت غائبا قال ضلت مقاليدك يا ابا حنيفة قال ضلت مقاليدي ما تقول في اعمى شج فشهد له شاهد ان فلانا شجه على الاعمى يمين ان شهوده شهدوا بالحق ولا يرى اخبرني ابو بشر الوكيل وابو الفتح الضبي قال نا عمر بن احمد الواعظ نا ابراهيم بن سليمان المروزي قدم علينا قال قرئ على عبد الله بن علي القزاز عن احمد بن اسحاق عن النضر بن محمد قال دخل قتادة الكوفة ونزل في دار ابي بردة فخرج يوما وقد اجتمع اليه خلق كثير فقال قتادة والله الذي لا اله الا هو ما يسألني احد اليوم عن الحلال والحرام الا اجبته فقام اليه ابو حنيفة فقال يا ابا الخطاب ما تقول في رجل غاب عن اهله اعواما فظنت امرأته ان زوجها مات فتزوجت ثم رجع زوجها الاول ما تقول في صداقها وقال

ہو گئے ادھر میں چلے گئے اور قسم کھا بیٹھے کہ ان لوگوں سے میں بات نہیں کرنے کا۔ ابو یوسف ایک مرتبہ سخت بیمار پڑ گئے امام صاحب انکی عیادت کو کئی بار آئے آخری مرتبہ جب بہت زیادہ بیمار دیکھا اور نا امیدی سی ہو گئی تو اِنّا لِلّٰہ الخ پڑھ کر کہا میری تو یہ آرزو تھی کہ تم میرے بعد مسلمانوں کی خدمت کرو گے لیکن اگر تم چل بسے تو تمہارے ساتھ علم کا ایک بہت بڑا حصہ چلا جائیگا۔ اسکے بعد وہ تندرست ہو گئے بیماری جاتی رہی اور یہ خبر بھی ملی کہ امام صاحب نے انکی نسبت یہ الفاظ فرمائے ہیں اور لوگ بھی انکی طرف زیادہ متوجہ ہو گئے تو ان کے نفس میں غرور آ گیا اور اپنے لئے ایک مجلس الگ قائم کر لی اور امام صاحب کے پاس آنا جانا چھوڑ دیا۔ جب امام صاحب کو یہ کل واقعہ معلوم ہوا تو آپنے ایک شخص کو بلایا اور کہا یعقوب کی مجلس میں تو جاؤ اور اُنسے ایک مسئلہ پوچھو کہ ایک شخص نے اپنے کپڑے دھوبی کو دھونے دیئے چند دنوں کے بعد جب لینے گیا تو دھوبی صاف انکار کر گیا کہ تم نے مجھے کپڑے دیئے ہی نہیں پھر دوبارہ کپڑے والا گیا اب دھوبی نے اُسے کپڑے دھلے دھلائے دیدیئے

لاصحابہ الذین اجتمعوا الیہ لاحدثنکم بحدیث لیکن بن ولیئن قال برأی نفسہ
یخطئن فقال قتادة ویحک ادقعت هذه المسألة قال لا قال فلم تسألنی عما لم یقع
قال ابوحنیفة انا نستعد للبلاء قبل نزوله فاذا ما وقع عرفنا الدخول فیه
والخروج منه قال قتادة واللہ لا احدثکم بشیء من الحرام والحلال سلونی معانی
التفسیر فقام الیہ ابوحنیفة فقال لہ یا ابا الخطاب ما تقول فی قول اللہ تعالٰی
قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتَابِ اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ قال نعم
هذا آصف بن برخیا بن شمعیا کاتب سلیمان بن داود علیہ السلام وکان یعرف
اسم اللہ الاعظم فقال ابوحنیفة وهل کان یعرف الاسم سلیمان قال لا قال
فیجوز ان یکون فی زمان نبی من هو اعلم من النبی قال فقال قتادة واللہ لا احدثکم
فی شیء من التفسیر سلونی عما اختلف فیه العلماء قال فقام الیہ ابوحنیفة
فقال یا ابا الخطاب ائومن انت قال ارجو قال ولم قال لقول ابراهیم علیہ
السلام وَالَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ فقال ابوحنیفة
هلا قلت کما قال ابراهیم علیہ السلام قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی فهلا قلت بلی

فرمائیے دھوبی دھلائی کا مستحق ہے یا نہیں اگر وہ ہاں کہیں تو کہنا غلط ہو اور اگر انکار کریں تو کہنا غلط ہو۔ وہ شخص گیا اور یہی سوال کیا ابو یوسف نے کہا اُسے اُجرت دینی پڑیگی اُس نے کہا غلط ہو ذرا سوچکر پھر کہا وہ اُجرت کا مستحق نہیں اُس نے کہا یہ بھی آپ نے غلط فتویٰ دیا۔ ابو یوسف اُسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور امام صاحب کے پاس آئے امام صاحب نے اُنہیں دیکھتے ہی کہا دھوبی والے مسئلہ کے لئے آئے ہوگے کہا جی ہاں کہا سبحان اللہ جو شخص لوگوں کا مفتی بننا چاہے اپنی مجلس الگ جمائے دین خدا میں کہنے سننے لگے اور معلومات کا یہ حال ہو کہ ایک معمولی سا اُجرت کا مسئلہ بھی نہ بتا سکے کہا اچھا حضرت اب آپ ہی فرمائیے کہا اگر غصب اور انکار کے بعد دھوئے ہیں تو اُجرت نہیں ملیگی اس لیے کہ اُس نے اپنے لیے دھوئے۔ اور اگر پہلے دھوئے ہیں تو اُجرت مل جائیگی اس لیے کہ اُس نے کپڑے والے کے لیے دھوئے پھر کہا جو شخص اپنے تئیں تعلیم سے بے نیاز جانتا ہو وہ اپنے نفس پر نوحہ کرے۔ عبداللہ بن مبارک اپنے اشعار میں

فقام قتادة مغضبا ودخل الدار وحلف ان لا يحدثهم انا الصيمري انا عمر بن ابراهيم المقرئ نا مكرم بن احمد نا احمد بن محمد يعني الحماني نا الفضل بن غانم قال كان ابو يوسف مريضا شديد المرض فعاده ابو حنيفة مرارا فصار اليه آخر مرة فراه مقبلا ثقيلا فاسترجع ثم قال لقد كنت اؤملك بعدي للمسلمين ولئن اصيب الناس بك ليموتن معك علم كثير ثم رزق العافية وخرج من العلة فاخبر ابو يوسف بقول ابي حنيفة فيه فارتفعت نفسه وانصرفت وجوه الناس اليه فعقد لنفسه مجلسا في الفقه وقصر عن لزوم مجلس ابي حنيفة فسأل عنه فاخبر انه قد عقد لنفسه مجلسا وانه قد بلغه كلامك فيه فدعا رجلا كان له عنده قدر فقال مر الى مجلس يعقوب فقل له ما تقول في رجل دفع الى قصار ثوبا ليقصره بدرهم فصار اليه بعد ايام في طلب الثوب فقال له القصار مالك عندي شئ وانكره ثم ان رب الثوب رجع اليه فدفع اليه الثوب مقصورا اله اجرة فان قال له اجرة فقل اخطأت وان قال لا اجرة له فقل اخطأت فصار اليه فسأله فقال ابو يوسف له الاجرة فقال اخطأت فنظر ساعة ثم قال

امام صاحب کی مدح بیان کرتے ہیں کہتے ہیں۔ امام صاحب ہر دن بزرگی میں بڑھتے جاتے ہیں گو لوگ جھوٹ ہی کہیں لیکن امام صاحب حق کہتے ہیں اور حق کو سمجھتے ہیں بڑی سمجھداری سے قیاس کرتے ہیں اس بارے میں کوئی اُن کا نظیر نہیں حماد کے انتقال کا صدمہ ہمیں بہت بڑا تھا لیکن امام صاحب کی وجہ سے ہمیں کفایت ہو گئی۔ آپ نے دشمنوں کے اعتراضوں کو دفع بھی کیا اور بڑا علم ظاہر کیا آپ کے پاس جب کوئی آئے اور کچھ پوچھے تو آپکو وہ بحرِ مواج کی طرح پائیگا اہل علم کی مشکل وقتوں کے حل پر بھی آپکی نگاہ پڑ جاتی ہو۔ غسان بن محمد اپنے اشعار میں کہتے ہیں قیاس کے وضع کرنیوالے ہی امام صاحب ہیں۔ وہ بہت واضح حجت اور قیاس بیان کرتے ہیں۔ دین کی بنا تو آثار پر ہے اور آپ کی باریک بینیاں اس بنا پر ہیں۔ چونکہ لوگوں پر واضح ہو گیا ہو اس لیے قیاسی اقوال میں لوگ انہی کی تابعداری کرتے ہیں حسن بن زیاد لؤلؤی کہتے ہیں کہ ام عمران نامی ایک مجنون عورت یہاں تھی ایک مرتبہ اس کے پاس سے ایک شخص گذرا اور

لا اجرة له فقال اخطأت فقام ابو یوسف من ساعته فاتی ابا حنیفة فقال له ما جاء
بك الا مسئلة القصار قال اجل قال سبحان الله من قعد یفتی الناس و عقد
مجلسا یتکلم فی دین الله و هذا قدره لا یحسن ان یجیب فی مسئلة من الاجارات
فقال یا ابا حنیفة علمنی فقال ان کان قصره بعد ما غصبه فلا اجرة له لانه
قصره لنفسه و ان کان قصره قبل ان یغصبه فله الاجرة لانه قصره لصاحبه ثم قال من ظن انه
یستغنی عن التعلیم فلیبك علی نفسه اخبرنی ابو القاسم الازهری نا عبد الرحمن
بن عمر الخلال نا محمد بن احمد بن یعقوب نا جدی قال املی علی بعض اصحابنا
ابیاتا یمدح بها عبد الله بن المبارك ابا حنیفة ؎ رأیت ابا حنیفة کل یوم
یزید نبالة و یزید علما - و ینطق بالصواب و یصطفیه - اذا ما قال اهل
الحجی رجا را - یقاس من یقاس بلب ؛ فمن ذا یجعلون له نظیرا - کفانا
بعد حماد و کانت ؛ مصیبتنا به امرا کبیرا - فرد شماتة الاعداء عنا ؛ و ابدی
بعده علما کثیرا - رأیت ابا حنیفة حین یؤتی - و یطلب علمه بحرا غزیرا
اذا ما المشکلات تدافعها ؛ رجال العلم کان بها بصیرا - انا الحسین بن علی الخضیفی

اور اُس نے اُس سے کچھ باتیں کیں تو اُس نے کہا اے زانی ماں باپ کے لڑکے۔
ابن ابی لیلیٰ وہاں موجود تھے انہوں نے سن لیا اور کہا اس عورت کو مسجد میں لاؤ
اور اُسے تہمت کی دوہری حد لگائی ایک تہمت اس شخص کے والد پر اور ایک والدہ پر
جب امام صاحب کو یہ خبر پہنچی تو کہا یہاں چھ غلطیاں ابن ابی لیلیٰ نے کیں (۱) مسجد میں
حد لگائی حالانکہ مسجد میں حد نہیں ماری جاتی (۲) اُس عورت کو کھڑی رکھ کر لگائی
حالانکہ عورتوں کو بٹھا کر حد لگانی چاہیئے۔ (۳) دو تہمتوں پر دو حدیں ماریں حالانکہ
ایک جماعت پر بھی اگر تہمت لگائے تو بھی ایک ہی حد مارنی چاہیئے۔ (۴) دو حدیں
ایک کے بعد ایک لگائیں حالانکہ جب ایک ہلکی ہو جائے تب دوسری مارنی چاہیئے (۵)
مجنونہ کو حد لگائی حالانکہ دیوانوں پر حد نہیں (۶) اُس شخص کے ماں باپ کو تہمت لگانے
کی وجہ سے حد لگائی حالانکہ نہ تو وہ یہاں موجود ہیں نہ اُن کا اسپر دعویٰ ہے۔ جب
ابن ابی لیلیٰ کو یہ خبر پہنچی تو امیر کے پاس جا کر شکایت کی اور وہاں سے حکم آیا کہ آپ
فتوے نہ دیا کریں چنانچہ کئی دن اسیطرح گذر گئے پھر ولی عہد کیطرف سے ایک

قال انشدنا ابو القاسم عبد الله بن محمد الشاهد انشدنا مكرم بن احمد
لابي القاسم غسان بن محمد بن عبد الله بن سالم التيمي في وضع القياس
ابو حنيفة كله فاتى باوضح حجة وقياس دين على الآثار اسس بنائه فاتت
غوامضه على الاساس والناس يبتغون فيها قوله لما استبان ضياؤه
للناس اخبرني على بن ابي على البصري نا القاضي ابو نصر بن محمد بن محمد
بن سهل النيسابوري نا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم حدثني احمد
بن يحيي ابو يحيي السمرقندي نا نصر بن يحيي البلخي نا الحسن بن زياد اللؤلؤي
قال كانت ها هنا امرأة يقال لها ام عمران مجنونة وكانت جالسة في الكناسة
فمر بها رجل فكلمها بشيء فقالت له يا ابن الزانيين وابن ابي ليلى حاضر
يسمع ذالك فقال للرجل ادخلها على المسجد واقام عليها حدين حدا لابيه
وحدا لامه فبلغ ذالك ابا حنيفة فقال اخطأ فيها في ستة مواضع اقام
الحد في المسجد ولا تقام الحدود في المساجد وضربها قائمة والنساء يضربن
قعودا وضربها لابيه حدا ولامه حدا ولو ان رجلا قذف جماعة كان عليه

قاصد کچھ سوالات پوچھنے آیا آپ نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا مجھے ممانعت
ہے قاصد نے جا کر امیر سے کہا امیر نے اجازت دیدی پھر فتویٰ دینے لگے۔ ایک شخص نے
شام میں حکم بن ہشام سے کہا امام صاحب کی نسبت مجھے خبر دیجئے کہا ہاں تیرا گذر جاننے
والے پر ہوا۔ ابو حنیفہؒ قبائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کو نہیں نکالتے تھے جب
تک کہ وہ خود اس دروازے سے نہ نکل جائے جس سے آیا تھا۔ وہ بڑے امانت دار تھے
سلطان نے انہیں اختیار دیا کہ یا تو وہ خزانوں کی کنجیاں لے لیں یا مار کھانے کے لیئے
تیار ہو جائیں تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے عذابوں پر دنیا کی سزا کو پسند کیا سائل نے کہا
امام صاحب کے ایسے اوصاف تو کسی نے بیان نہیں کئے کہا وہ یقیناً ایسے ہیں۔
مسجد خیف میں امام صاحب سے کسی نے ایک مسئلہ دریافت کیا آپ نے جواب دیا
اس نے کہا حسن تو اس طرح کہتے ہیں آپ نے کہا وہ خطا پر ہیں ایک شخص اپنا منہ چھپائے
ہوئے آیا اور کہا اے زناکار عورت کے بچے! تو کہتا ہے کہ حسنؒ نے خطا کی یہ کہتے ہی
چلتا بنا لیکن امام صاحب کے تیور پر بل تک نہ آیا۔ اور کہا خدا کی قسم حسن نے خطا کی

حدٌ احد و جمع بین حد ین فلا یجمع بین حد ین حتی یخف احدهما والمجنونة لیس علیها حد و حد لا بویها عمًا عمان لم یحضرا فیدعیان فبلغ ذالک ابن ابی لیلی فدخل علی الامیر فشکا الیه و حجر علی ابی حنیفة وقال لا یفتی فلم یفت ایاما حتی قدم رسول من ولی العهد فامر ان یعرض علی ابی حنیفة مسائل حتی یفتی فیها فابی ابو حنیفة وقال انا محجور علی فذهب الرسول الی الامیر فقال الامیر قد اذنت له فقعد فافتی انا التنوخی نا احمد بن عبد الله الوراق الدوری انا احمد بن القاسم بن نصر اخا ابی اللیث الفرائضی نا سلیمان بن ابی شیخ نا عبد الله بن صالح بن مسلم العجلی قال قال رجل بالشام للحکیم بن هشام الثقفی اخبرنی عن ابی حنیفة قال علی الخبیر سقطت کان ابو حنیفة لا یخرج احد من قبلة رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یخرج من الباب الذی منه دخل وکان من اعظم الناس امانة اراده سلطاننا علی ان یتولی مفاتیح خزانته او یضرب ظهره فاختار عذابهم

اور ابن مسعودؓ نے سچ کہا امام صاحب اس آیت کو پڑھتے۔ فَبَشِّرْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔ یعنی میرے اُن بندوں کو خوشخبری سناؤ جو بات کو سُن کر اچھائی کی پیروی کرتے ہیں پھر اکثر فرمایا کرتے خدایا ایسے بھی لوگ ہوں گے جنکے دل اس اُصول کو پسند نہ کرتے ہوں ہمارے دل تو اس کی بابت بہت کشادہ ہیں حسن بن زیاد لؤلؤی کہتے ہیں میں نے سنا امام ابو حنیفہؒ فرمایا کرتے تھے ہماری یہ باتیں رائے قیاس ہیں۔ اور ہم اپنی کوششوں کے بعد جس اچھائی پر پہنچے وہ یہ ہے جو شخص ہماری ان باتوں سے اچھی چیز (یعنی قرآن وحدیث) لائے وہی ٹھیک اور درست ہونے میں اولیٰ ہے۔ ایک شخص نے امام صاحب سے کہا روزہ رکھنے والے پر کھانا پینا کب حرام ہوتا ہے کہا جب صبح صادق طلوع ہو جائے اُسنے کہا اگر آدھی رات کو ہی طلوع ہو جائے تو؟ کہا لنگڑے اُٹھ کھڑا ہو۔

امام صاحب کی عبادت اور پرہیزگاری کا بیان

على عذاب الله فقال له ما رأيت احداً اوصف اباحنيفة بمثل ما وصفته به قال هو كما قلت لك آخبرنى عبدالله بن يحيى السكرى انا اسماعيل بن محمد الصفار نا احمد بن منصور الرمادى نا عبدالرزاق قال شهدت اباحنيفة فى مسجد الخيف فسأله رجل عن شئ فاجابه فقال رجل ان الحسن يقول كذا وكذا قال ابوحنيفة اخطأ الحسن قال فجاء رجل مغطى الوجه قد عصب على وجهه فقال انت تقول اخطأ الحسن يا ابن الزانية ثم مضى فما تغير وجهه ولا تلون ثم قال والله اخطأ الحسن واصاب ابن مسعود آنا الحسن بن ابى بكر انا محمد بن احمد بن الحسن الصواف نا محمود بن محمد المروزى نا حامد بن آدم قال سمعت سهل بن مزاحم يقول سمعت اباحنيفة يقول فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ قال كان ابوحنيفة يكثر من قول اللهم من ضاق بنا صدره فان قلوبنا اتسعت له آنا الجوهرى انا محمد بن عمران المرزبانى نا عبدالواحد بن محمد الحصيبى حدثنى ابوحازم القاضى قال حدثنى سعيد بن ايوب الصرتغينى قال سمعت الحسن بن زياد اللؤلؤى يقول سمعت اباحنيفة يقول قولنا هذا رأى

یحییٰ قطانؒ کہتے ہیں خدا کی قسم ہم امام صاحب کے ساتھ بیٹھے اُٹھے ہم نے آپ کی باتیں بھی سنیں واللہ میری نگاہیں تو جب اُن کے چہرے پر پڑتیں دل یقین کر لیتا کہ یہ شخص اللہ عز وجل سے ڈرتا ہے۔ حسن بن محمد لیثی کہتے ہیں میں نے کوفہ میں آ کر پوچھا کہ سب سے زیادہ عبادت گذار یہاں کون ہے؟ تو امام صاحب کی طرف اشارے ہوئے پھر بڑھاپے میں کوفے میں آیا اور پوچھا یہاں سب سے بڑا فقیہ کون ہے تو بھی آپ ہی کی طرف نگاہیں اُٹھیں۔ سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ابوحنیفہؒ پر رحم کرے بڑے نمازی تھے۔ فرماتے ہیں ہمارے زمانہ میں امام صاحب سے زیادہ نماز پڑھنے والا کوئی شخص مکہ شریف میں نہیں آیا۔ ابومطیع کہتے ہیں میں مکہ شریف میں تجارت کو جس وقت بھی حرم میں آیا ابوحنیفہؒ اور سفیانؒ کو طواف میں پایا۔ یحییٰ بن ایوب زاہد کہتے ہیں امام صاحب رات کو سوتے نہ تھے۔ سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں ابوحنیفہؒ بڑے بامروت شخص تھے۔ اول زمانے میں اُنکی نماز بہت تھی۔ بہیرے پاس غلام خرید کر آزاد کر دیا کرتے تھے اور راتوں کو گھر میں تہجد پڑھا کرتے تھے اور لوگ بھی آجایا

وهو احسن من قدرنا عليه فمن جاء نا باحسن من قولنا فهو اولى بالصواب وانا الجوهري انا محمد بن عبد الله الابهري نا ابو عروبة الحرانی نا سلیمان بن سیف قال سمعت ابا عاصم يقول قال رجل لابی حنیفة متى يحرم الطعام على الصائم قال اذا طلع الفجر قال فقال له السائل فان طلع نصف الليل قال فقال له ابو حنیفة قم یا اعرج

ما ذكر من عبادة ابي حنيفة وورعه

انا محمد بن احمد بن رزق نا ابن على بن عمر بن حبيش الرازي قال سمعت محمد بن احمد بن عصام يقول سمعت محمد بن سعد العوفي يقول سمعت يحيى بن معين يقول سمعت يحيى القطان يقول جالسنا والله ابا حنيفة وسمعنا منه وكنت والله اذا نظرت اليه عرفت في وجهه انه يتقي الله عز وجل انا الصيمري قال قرأنا على الحسين بن هرون عن ابي العباس بن سعيد قال نا ابراهيم بن الوليد نا محمد بن اسحاق البلخي قال سمعت الحسن بن محمد الليثي يقول قدمت الكوفة فسألت عن اعبد اهلها فدفعت الى ابي حنيفة ثم قدمتها وانا شيخ فسألت عن افقه اهلها فدفعت الى ابي حنيفة انا محمد بن احمد بن رزق قال سمعت ابا نصر

کرتے تھے اور اُن کے ساتھ نماز میں شامل ہو جایا کرتے تھے انہی میں امام صاحب بھی تھے۔ ابو عاصم نبیل کہتے ہیں امام صاحب کی بکثرت نماز کی وجہ سے لوگ انہیں وتد کہا کرتے تھے حفص بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں امام صاحب تیس سال تک راتوں کو جاگتے رہے اور ایک رکعت میں قرآن کا ختم کرتے رہے۔ زافر بن سلیمان بھی یہی کہتے ہیں اسد بن عمرو کہتے ہیں کہ جہاں تک یاد رکھا گیا ہے امام صاحب نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے ایک رکعت میں سارا قرآن ختم کرتے تھے اور راتوں کو اسقدر روتے تھے کہ پڑوسیوں کو رحم آتا تھا جس جگہ فوت ہوئے اُس جگہ قرآن کریم کے سات ہزار ختم کئے تھے۔ امام صاحب کو حسن بن عمارہ نے غسل دیا اور کہا اللہ تجھ پر رحم کرے اور تجھے بخشے تیس سال سے تو پے در پے روزے رکھتا تھا اور چالیس سال سے تو راتوں کو نہیں سویا۔ تو نے اپنے بعد والوں کو مشقت میں ڈال دیا۔ اور قاریوں کو رسوائی میں منصور بن ہاشم کہتے ہیں ہم عبداللہ بن مبارک کے ساتھ قادسیہ میں تھے ایک کوفی آیا۔ اور امام صاحب کو برا کہنے لگا عبداللہ

ابالحسن بن ابی بکر انا ابو نصر احمد بن نصر بن محمد بن اشکاب البخاری قال سمعت ابا اسحاق
ابراهیم بن محمد بن سفیان یقول سمعت علی بن سلمة یقول سمعت سفیان بن عیینة
یقول رحم الله ابا حنیفة کان من المصلین اعنی انه کان کثیر الصلوٰة انا التنوخی
حدثنی ابی نا محمد بن احمد الصیرفی نا احمد بن الصلت الحمانی قال سمعت سوید بن سعید
یقول سمعت سفیان بن عیینة یقول ما قدم مکة رجل فی وقتنا اکثر صلوٰة من ابی
حنیفة انا محمد بن عبد الملک القرشی انا احمد بن محمد بن الحسین الرازی نا علی بن احمد
الفارسی نا محمد بن فضیل قال قال ابو مطیع کنت بمکة فما دخلت الطواف فی ساعة
من ساعات اللیل الا رأیت ابا حنیفة وسفیان فی الطواف نا ابراهیم بن مخلد المعدل نا محمد بن احمد بن
ابراهیم الحکیمی نا مقاتل بن صالح نا ابو علی المطرز قال سمعت یحیی بن ایوب الزاهد
یقول کان ابو حنیفة لا ینام اللیل انا ابو نعیم الحافظ انا عبد الله بن جعفر بن فارس
فیما اذن لی ان ارویه عنه قال نا هرون بن سلیمان نا علی بن المدینی قال سمعت سفیان
بن عیینة یقول کان ابو حنیفة له مروة وله صلوٰة فی اول زمانه قال سفیان
اشتری ابی مملوکا فاعتقه وکان له صلوٰة من اللیل فی داره فکان الناس ینتابونه

نے فرمایا تو ایسے شخص کو بُرا کہتا ہے جس نے پینتالیس سال تک ایک وضو سے پانچوں
نمازیں پڑھی ہیں جو ایک رات میں دو رکعتوں میں قرآن شریف ختم کیا کرتے تھے اور جو
فقہ تو نے مجھ سے سیکھی وہ انہی کی فقہ تھی۔ ابو یوسف کہتے ہیں میں ایک مرتبہ امام صاحب
کے ساتھ جا رہا تھا تو ایک شخص دوسرے سے کہنے لگا یہ ابو حنیفہ ہیں جو رات کو سوتے
نہیں آپ نے یہ سن کر فرمایا خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا کہ لوگ میری نسبت ایسی باتیں
کہیں جو مجھ میں نہ ہوں چنانچہ اسکے بعد سے وہ نماز اور دعا اور گریہ وزاری میں رات
گذارا کرتے تھے یحیی بن فضیل کہتے ہیں میں ایک جماعت میں تھا امام صاحب
بھی وہاں آگئے بعض لوگوں نے کہا نہیں کیا دیکھتے ہو یہ تو رات کو سوتے ہی نہیں
آپ نے بھی اسے سُن لیا اور کہنے لگے یہ نہیں ہو سکتا کہ لوگ مجھے جیسا جانتے ہوں
خدا کے نزدیک میں ایسا نہ ہوؤں میں اب اپنی کروٹ بھی بستر پہ نہ رکھوں گا یہاں تک
کہ اللہ سے جا ملوں یحیی کہتے ہیں آپ آخر دم تک ساری ساری رات نماز پڑھا
کرتے تھے۔ ابو الجویریہ کہتے ہیں میں حماد بن ابو سلیمان محارب بن دثار علقمہ بن

فيها ويصلون معه مد الليل فكان ابوحنيفة فيمن يحيى يصلي أخبرني عبد الباقي بن
عبد الكريم انا عبد الرحمن بن عمر نا محمد بن احمد بن يعقوب نا جدي قال حدثني محمد بن بكر
قال سمعت ابا عاصم النبيل يقول كان ابوحنيفة يسمى الوتد لكثرة صلوته اخبرني
الصيمري قال قرأنا على الحسين بن هرون عن ابن سعيد قال نا عبد الله بن محمد بن نوح
قال نا محمد بن يزيد السلمي نا حفص بن عبد الرحمن قال كان ابوحنيفة يحيى الليل
بقراءة القرآن في ركعة ثلاثين سنة وقال ابن سفيان نا محمد بن احمد بن الحسن
نا ابي قال سمعت زافر بن سليمان يقول كان ابوحنيفة يحيي الليل بركعة يقرأ
فيها القرآن آنا علي بن الحسن المعدل نا ابوبكر احمد بن محمد بن يعقوب الكاغذي
نا ابومحمد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحرث البخاري انا احمد بن الحسين البلخي
نا حماد بن قريش قال سمعت اسد بن عمرو يقول صلى ابوحنيفة فيما حفظ عليه
صلوة الفجر بوضوء صلوة العشاء اربعين سنة فكان عامة الليل يقرأ جميع
القرآن في ركعة واحدة وكان يسمع بكاءه بالليل حتى يرحمه جيرانه واحفظ
عليه انه ختم القرآن في الموضع الذي توفي فيه سبعة آلاف مرة اخبرني

بن مرثد عون بن عبد اللہ اور ابو حنیفہ کی خدمت میں حاضر رہا۔ لیکن رات کی عبادت میں
میں نے کسی کو امام صاحب سے زیادہ اچھا نہیں دیکھا کئی ماہ تک میں دیکھتا رہا
امام صاحب نے رات کو کروٹ تک نہیں لگائی آپ فجر کی نماز عشاء کے وضوء سے
پڑھتے تھے اور رات کو جب نماز کا ارادہ کرتے تو زینت کرتے یہاں تک کہ داڑھی
میں کنگھی بھی کرتے۔ مسعر بن کدام کہتے ہیں میں مسجد میں امام صاحب کے پاس آیا میں نے
دیکھا صبح کی نماز کے بعد ظہر کی نماز تک تعلیم میں مشغول رہے۔ پھر ظہر سے عصر تک
پھر عصر سے مغرب تک پھر مغرب سے عشاء تک میں نے اپنے جی میں کہا آخر انہیں
عبادت کا کب وقت ملتا ہوگا یہ تو دن بھر اسی شغل میں رہے۔ اچھا اب میں رات کو
بھی نگاہ رکھوں گا رات کو جب لوگوں کی آمد و رفت کم ہو گئی تو امام صاحب نکلے
مسجد میں آئے اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے صبح تک نماز میں مشغول رہے
پھر گھر گئے کپڑے پہن کر مسجد میں آکر صبح کی نماز ادا کی پھر پڑھانے بیٹھ گئے آج کا
دن بھی اسی طرح گذر گیا رات آئی میں نے خیال کیا کہ آج بھی رات تو عبادت نہیں

الحسين بن محمد اخو الخلال نا اسحاق بن محمد بن حمدان المهلبی بنجاری نا عبد اللہ بن محمد بن یعقوب نا قیس بن ابی قبیس نا محمد بن حرب المروزی نا اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفة عن ابیه قال لما مات ابی سألنا الحسن بن عمارة ان یتولی غسله ففعل فلما غسله قال رحمك الله وغفر لك لم تفطر منذ ثلاثین سنة ولم تتوسد یمینك باللیل منذ اربعین سنة وقد اتعبت من بعدك وفضحت القراء انا الحسین بن علی بن محمد المعدل انا القاضی ابو نصر محمد بن محمد بن سهل النیسابوری نا احمد بن هرون الفقیه حدثنی محمد بن المنذ رین سعید الهروی نا محمد بن سهل بن منصور المروزی قال حدثنی احمد بن ابراهیم قال سمعت منصور بن هاشم یقول کنا مع عبد الله بن المبارك بالقادسیة اذ جاء رجل من اهل الکوفة فوقع فی ابی حنیفة فقال له عبد الله ویحك اتقع فی رجل صلی خمسا واربعین سنة خمس صلوات علی وضوء واحد وکان یجمع القرآن فی رکعتین فی لیلة وتعلمت الفقه الذی عندی من ابی حنیفة انا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثهم قال نا محمد بن الحسن بن مکرم نا بشیر بن الولید عن ابی یوسف قال بینا انا امشی مع ابی حنیفة اذ سمع رجلا یقول لرجل هذا ابو حنیفة لا ینام اللیل فقال

کر سکتے لیکن وہ رات بھی اُسی طرح عبادت میں گذاری۔ پھر تیسرا دن بھی اسیطرح پڑھانے میں گذارا میں نے اپنے جی میں خیال کیا کہ آجکی رات تو قیام نہیں ہو سکے گا لیکن یہ رات بھی اسی طرح عبادت میں جاگتے ہوئے کاٹی۔ تین راتیں تین دن اسیطرح اور چوتھے دن بھی حسب معمول مجلس میں بیٹھ گئے میں نے کہا اب تو زندگی بھر ان کا دامن نہ چھوڑوں گا چنانچہ میں بھی مسجد میں رہنے لگا۔ ابن ابی معاذ کہتے ہیں کہ مسعر کا انتقال بھی امام صاحب والی مسجد میں ہوا سجدے کیحالت میں ہوا۔ مسعر بن کدام کہتے ہیں میں رات کو مسجد میں گیا دیکھا ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے میں اُسکی قرأت سننے لگا اُس نے بڑی لمبی قرأت پڑھی جب ایک منزل پڑھ چکا میں نے کہا اب رکوع میں جائیگا لیکن وہ پڑھتے ہی رہے یہانتک کہ تہائی قرآن پڑھ لیا یہانتک کہ ایک ہی رکعت میں سارا

ابو حنيفة دالله لا تجدث عني بما لا افعل فكان يحيى الليل صلوٰة ودعاء
وتضرعا انا التنوخي والجوهري قال انا عبد العزيز بن جعفر بن محمد الخرقي نا هيثم
بن خلف الدوري حدثني محمد بن يزيد بن سليم مولى بني هاشم قال حدثني يحيى
بن فضيل قال كنت مع جماعة فاقبل ابو حنيفة فقال بعض القوم ما ترونه ما
ينام هذا الليل قال وسمع ابو حنيفة ذالك فقال ارانى عند الناس
خلاف ما انا عند الله لا توسدت فراشا حتى القى الله قال يحيى كان ابو حنيفة
يقوم الليل كله حتى توفي او قال مات اخبرني ابو علي عبد الرحمن بن محمد
بن احمد بن فضالة النيسابوري الحافظ بالري انا احمد بن محمد بن الحسين
المذكر نا علي بن احمد بن موسى الفارسي نا محمد بن الفضيل العابد نا ابو يحيى
الحماني حدثني سالم بن سالم عن ابي الجويرية قال صحبت حماد بن ابي سليمان
ومحارب بن دثار وعلقمة بن مرثد وعون بن عبد الله وصحبت ابا حنيفة
فما كان في القوم رجل احسن ليلا من ابي حنيفة لقد صحبته اشهرا فما
منها ليلة وضع فيه جنبه قال ونا ابو يحيى الحماني عن بعض اصحابه ان ابا
حنيفة كان يصلي الفجر بوضوء العشاء وكان اذا اراد ان يصلي من
الليل تزين حتى يسرح لحيته - انا محمد بن احمد بن رزق قال سمعت القاضي

قرآن ختم کیا اب جو میں نے دیکھا تو وہ امام ابو حنیفہ رح تھے خارجہ بن مصعب کہتے
ہیں چار اماموں نے کعبۃ اللہ میں قرآن شریف ختم کیا ہے حضرت عثمان بن عفانؓ
حضرت تمیم داریؓ حضرت سعید بن مسیبؒ حضرت ابو حنیفہؒ یحییٰ بن نصر کہتے
ہیں کبھی کبھی امام صاحب رمضان میں ساٹھ ساٹھ ختم کرتے تھے۔ زائدہ کہتے
ہیں میں نے امام صاحب کے ساتھ اُنکی مسجد میں عشا کی نماز پڑھی لوگ چلے گئے
مگر میں ایک مسئلہ خفیہ پوچھنے کیلئے وہیں ٹھہرا رہا امام صاحب کو اس کا علم نہ تھا
آپ کھڑے ہو گئے نماز شروع کردی اور اس آیت تک پہنچے فَمَنَّ اللّٰہُ
عَلَیْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ - یعنی ہم پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور
ہمیں عذاب سموم سے نجات دی۔ آپ مکرر سہ کرر اسی آیت کا اعادہ کرتے رہے
یہاں تک کہ مؤذن نے صبح کی اذان کہی اور میری ساری رات آپ کی قراءت میں گزری

ابا نصر و انا الحسن بن ابی بکر انا القاضی ابو نصر احمد بن نصر بن محمد بن اشکاب
البخاری قال سمعت محمد بن خلف بن رجا یقول سمعت محمد بن سلمة عن ابن ابی معاذ عن
مسعر بن کدام قال اتیت اباحنیفة فی مسجد فرأیته یصلی الغداة ثم یجلس للناس
فی العلم الی ان یصلی الظهر ثم یجلس الی العصر فاذا صلی العصر جلس الی المغرب
فاذا صلی المغرب جلس الی ان یصلی العشاء فقلت فی نفسی هذا الرجل فی
هذا الشغل متی یتفرغ للعبادة لا تعاهدنه اللیلة قال فتعاهدته فلما
هدأ الناس خرج الی المسجد فانتصب للصلوٰة الی ان طلع الفجر و دخل منزله
ولبس ثیابه وخرج الی المسجد وصلی الغداة فجلس للناس الی الظهر ثم الی العصر
ثم الی المغرب ثم الی العشاء فقلت فی نفسی ان الرجل قد ینشط اللیلة
لتعاهدنه اللیلة فتعاهدته فلما هدأ الناس خرج فانتصب للصلوٰة ففعل
کفعله فی لیلة الاولی فلما اصبح خرج للصلوٰة وفعل کفعله فی یومیه حتی
اذا صلی العشاء فقلت فی نفسی ان الرجل لینشط اللیلة واللیلة لا
لتعاهدنه اللیلة ففعل کفعله فی لیلتیه فلما اصبح جلس کذالک فقلت
فی نفسی لالزمنه الی ان یموت او اموت قال فلازمته فی مسجده قال ابن ابی
معاذ فبلغنی ان مسعرا مات فی مسجد ابی حنیفة فی سجدہ آنا الخلال

انتظار میں ہی گذر گئی۔ رزین بن مکیت کہتے ہیں امام صاحب کے دل میں خدا کا ڈر بہت
تھا۔ ایک مرتبہ علی بن حسن مؤذن نے عشا کی نماز میں سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ پڑھی نماز
کے بعد سب لوگ تو چلے گئے لیکن امام صاحب وہیں بیٹھے رہے۔ بڑے گہرے
سوچ میں تھے اور بار بار ٹھنڈے سانس لے رہے تھے۔ میں نے خیال کیا ایسا
نہ ہو میری وجہ سے آپ کا خیال بٹے میں قندیل کو جلتی چھوڑ کر چل دیا اسمیں تیل بھی
تھوڑا سا ہی تھا اب میں صبح کے وقت آیا میں نے دیکھا قندیل ٹمٹما رہی ہے اور امام
صاحب کھڑے ہوئے ہیں اپنی ڈاڑھی پکڑے ہوئے ہیں اور زبان سے کہہ رہے
ہیں اے وہ ذات پاک جو ذرّے ذرّے برابر بھلائی بُرائی کا بدلہ دیگا تو نعمان کو
آگ کے عذاب سے نجات دے اور ہر اس برائی سے جو جہنم کے قریب کرنے
والی ہو اور اسے اپنی کشادہ رحمت میں داخل کرے مجھے دیکھکر فرمانے لگے

انا الحریری ان النخعی حدثهم قال احمد بن علی بن عفان نا علی بن حفص البزاز قال
سمعت حفص بن عبد الرحمن یقول سمعت مسعر بن کدام یقول دخلت
ذات لیلة المسجد فرأیت رجلا یصلی فاستحلیت قرأته فقرأ سبعا فقلت
یرکع ثم قرأ الثلاث ثم النصف فلم یزل یقرأ القرآن حتی ختم کله فی رکعة
فنظرت فاذا هو ابو حنیفة وقال النخعی نا ابراهیم بن رستم المروزی قال سمعت
خارجة بن مصعب یقول ختم القرآن فی الکعبة اربعة من الائمة عثمان بن
عفان وتمیم الداری وسعید بن جبیر وابو حنیفة وقال ابراهیم بن مخلد نا
احمد بن یحیی الباهلی نا یحیی بن نصر قال کان ابو حنیفة ربما ختم القرآن
فی شهر رمضان ستین ختمة انا ابو بشر الوکیل وابو الفتح الضبی قال نا عمر
بن احمد الواعظ نا مکرم بن احمد نا احمد بن محمد الحمانی نا احمد بن یونس قال
سمعت زائدة یقول صلیت مع ابی حنیفة فی مسجده عشاء الآخرة وخرج
الناس ولم یعلم انی فی المسجد واردت ان اسأله عن مسئلة من حیث لا یرانی
احد قال فقام فقرأ وقد افتتح الصلوة حتی بلغ الی هذه الآیة فمن الله
علینا ووقانا عذاب السموم فاقمت فی المسجد انتظر فراغه فلم یزل یرددها
حتی اذن المؤذن لصلوٰة الفجر وقال احمد بن محمد سمعت ابا نعیم ضرار بن

کیا قندیل بجھانی چاہتے ہو میں نے کہا حضرت! میں تو صبح کی اذان بھی دی جا چکی فرمایا
اچھا جو تم نے دیکھا ہے اسے کسی پر ظاہر نہ کرنا اب دو رکعت سنت ادا کی پھر بیٹھے
تکبیر کہی امام صاحب نے بھی ہمارے ساتھ عشا کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی۔
(اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَلَيْهِ) قاسم بن معین کہتے ہیں ایک رات امام صاحب نے یہی ایک
آیت میں گذاری بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ یعنی
قیامت وعدے کا وقت ہے اور وہ بہت دہشت ناک اور کڑواہٹ والا
دن ہے بار بار اسے پڑھتے رہے اور روتے رہے اور گریہ وزاری میں لگے
رہے۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں میں کوفے میں آیا اور دریافت کیا کہ کوفہ
والوں میں سب سے زیادہ پرہیزگار کون ہے؟ لوگوں نے کہا ابو حنیفہ! مکی بن
ابراہیم کہتے ہیں میں کوفیوں کی صحبت میں بیٹھا ہوں میں نے امام صاحب

صرد يقول سمعت زين بن الكميت وكان من اخيار الناس يقول كان ابوحنيفة شديد الخوف من الله فقرأ بنا علي بن الحسن المؤذن ليلة في عشاء الآخرة اذا زلزلت وابوحنيفة خلفه فلما قضى الصلوٰة وخرج الناس نظرت الى ابي حنيفة وهو جالس يفكر ويتنفس فقلت اقوم لا يشتغل قلبه لي فلما خرجت تركت القنديل ولم يكن فيه الا زيت قليل فجئت وقد طلع الفجر وهو قائم قد اخذ بلحية لنفسه وهو يقول يا من تجزي بمثقال ذرة خير خيرا ويا من تجزي بمثقال ذرة شر شرا اجر النعمان عبدك من النار وما يقرب منها من السوء وادخله في سعة رحمتك قال فاتيت فاذا القنديل زهر وهو قائم فلما دخلت قال لى اتريد ان تأخذ القنديل قلت قد اذنت صلوٰة الغداة قال اكتم علي ما رأيت وركع ركعتي الفجر وجلس حتى اقمت الصلوٰة وصلى معنا الغداة على وضوء الليل انا الخلال انا الحريري انا النخعي حدثهم قال نا بختري بن محمد نا محمد بن سماعة عن محمد بن الحسن قال حدثني القاسم بن معين ان اباحنيفة قام ليلة بهٰذه الآية بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر يرددها ويبكي ويتضرع وقال النخعي نا سليمان بن الربيع

زیادہ کسی کو زہد وورع والا نہیں پایا۔ حفص بن عبدالرحمٰن امام صاحب کے شریک تھے اور مال لیکر وہ جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اُنہیں ایک چھوٹے سے قافلے کے ساتھ مال دیکر بھیجا اور بتلا دیا کہ فلاں کپڑے میں یہ عیب ہے جب فروخت کرو تو اس عیب کو بتا دینا حفص سب مال بیچکر واپس آئے اُس کپڑے کو بھی بیچ دیا لیکن اس کا عیب ظاہر کرنا بھول گئے۔ اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ اُسے کس کے ہاتھ فروخت کیا ہے۔ جب امام صاحب کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپنے تمام اسباب کی قیمت کو صدقے کر دیا۔ وکیع کہتے ہیں امام صاحب نے اپنے ذمّے لازم کر لیا تھا کہ جب کبھی اثناءِ کلام میں قسم کھا بیٹھیں گے تو ایک درہم صدقہ کریں گے ایک مرتبہ قسم کھا بیٹھے ایک درہم صدقہ کیا پھر کہا اب اگر قسم کھاؤں گا تو ایک دینار صدقہ دوں گا پھر جب کبھی اثناءِ کلام میں سچی قسم

نلجان بن موسیٰ قال سمعت عبداللہ بن المبارک یقول قدمت الکوفة فسألت عن اورع اھلھا فقال ابوحنیفة وقال سلیمان سمعت مکی بن ابراھیم یقول جالست الکوفیین فما رأیت فیھم اورع من ابی حنیفة وقال النخعی نا الحسین بن الحکم الحبری نا علی بن حفص البزاز قال کان حفص بن عبدالرحمن شریک ابی حنیفة وکان ابوحنیفة یجھز علیه فبعث الیه فی رفقة بمتاع واعلمه ان فی ثوب کذا وکذا عیبا فاذا بعته فبین فباع حفص المتاع ونسی ان یبین ولم یعلم من باعه فلما علم ابوحنیفة تصدق بثمن المتاع کله آخبرنی ابوبشر الوکیل وابو الفتح الضبی قال نا عمر بن احمد نا مکرم بن احمد نا احمد بن المفلس الحمانی قال نا ملیح بن وکیع نا ابی قال کان ابوحنیفة قد جعل علی نفسه ان لا یحلف بالله فی عرض کلامه الا تصدق بدرھم فحلف فتصدق به ثم جعل علی نفسه ان حلف ان یتصدق بدینار فکان اذا حلف صادقا فی عرض الکلام تصدق بدینار وکان اذا انفق علی عیاله نفقة تصدق بمثلھا وکان اذا اکتسی ثوبا جدیدا کسی بقدر ثمنه المشیخ العلماء وکان اذا وضع بین یدیه الطعام اخذ منه فوضعه علی الخبز حتی یاخذ منه بقدر ضعف ما کان یاکل فیضعه علی الخبز ثم یعطیه لانسان فقیر فان کان فی الدار من عیاله انسان یحتاج الیه دفعه الیه والا اعطاه مسکینا آنا التنوخی حدثنی ابی نا محمد بن حمدان نا

بھی کھاتے تو ایک دینار صدقہ کرتے گھر میں جتنا بال بچوں پر خرچ ہوتا اتنا ہی اللہ کے نام پر دیتے جب کبھی کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اتنی ہی قیمت کا بزرگ علما کو پہناتے۔ جب کھانا کھاتے بیٹھتے تو اپنے کھانے سے زیادہ روٹی پر رکھتے جاتے پھر کسی مسکین کو دیدیتے تھے۔ اگر گھر میں کوئی مسکین اپنوں میں نظر آتا تو اسی ورنہ کسی اور مسکین کو۔ فرماتے ہیں امام صاحب بڑے امانت دار تھے اللہ تعالیٰ کے جلال اسکی کبریائی اور اسکی عظمت نے اُن کے دل کو گھیر لیا تھا اپنے رب کی رضامندی کو تمام چیزوں پر مقدم رکھنے والے تھے اگر کسی شرعی امر میں اُنہیں تلواروں سے گھیر بھی لیا جائے تو اُسکی برداشت کر لیتے اللہ تعالیٰ اُنپر رحمت کرے اور اُنسے خوش ہو جیسا وہ نکوکار لوگوں سے خوش ہوتا ہے یقیناً وہ بھی نکوکار تھے۔ ابراہیم بن عبداللہ خلال سے لوگوں نے کہا کہ

احمد بن الصلت الحمانی قال سمعت ملیح بن وکیع یقول سمعت ابی یقول کان واللہ ابوحنیفة عظیم الامانة وکان اللہ فی قلبه جلیلا کبیرا عظیما وکان یؤثر رضا ربه علی کل شئ ولو اخذته السیوف فی اللہ لاحتمل رحمة اللہ ورضی عنه رضا الابرار فلقد کان منهم انا الحسن بن ابی بکر انا محمد بن احمد بن الحسن الصواف نا محمود بن محمد المروزی قال سمعت ابراهیم بن عبد اللہ الخلال ذکر انه عن حامد بن آدم انه قال سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول ما رأیت احدا اورع من ابی حنیفة فقال من رأیی ان اخرج الی حامد فی هذا الحرف الواحد اسمع منه انا الحسن انا ابن الصواف نا محمود بن محمد المروزی قال سمعت حامد بن آدم یقول سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول ما رأیت احدا اورع من ابی حنیفة وقد جرب بالسیاط والاموال انا علی بن ابی البصری نا ابوبکر محمد بن عبد الرحیم المازنی نا الحسین بن القاسم الکوکبی حدثنی ابو الحسن الدیباجی نا زید بن اخرم قال سمعت عبد اللہ بن صهیب الکلبی یقول کان ابوحنیفة النعمان بن ثابت یتمثل کثیرا

ع عطاء ذی العرش اوسع من عطاکم ۞ وسیبه واسع شرط وینتظر ۞
انتم یکدر ما تعطون منکم ۞ واللہ یعطی بلا من ولا کدر ۞

انا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثهم قال نا سعید القصار قال سمعت محمد بن عبد الرحمن

حامد بن آدم کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن مبارک سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے امام صاحب سے بڑھکر کسی کو زاہد نہیں دیکھا تو فرمانے لگے میرا جی چاہتا ہے اسی ایک بات کو خود حامد سے سننے کے لیئے چلا جاؤں ابن المبارک کا قول ہے کہ ابو حنیفہ سے زہد و ورع میں کوئی شخص آگے نہیں تھا مال اور مار سے دونوں سے آپکا امتحان ہو چکا۔ امام صاحب دو شعر پڑھا کرتے تھے۔ جنکا ترجمہ یہ ہے گویا عرش والے کی عطا تمہارے عطیات سے بہت وسیع ہے تم اپنے دیئے کا احسان جتا کر اُسے مکدر کر دیتے ہو اور اللہ تعالی اپنے احسان جتائے اور بغیر مکدر کئے عنایت فرماتا ہے۔ عبد الرحمن مسعود کہتے ہیں میں نے امانت داری میں امام صاحب سے زیادہ اچھا آدمی نہیں دیکھا جسدن اُن کا انتقال ہوتا ہے اُنکے پاس پچاس ہزار کی امانتیں تھیں جنمیں سے ایک درہم بھی ادھر اُدھر نہیں ہوا تھا۔ ابو جعفر

المسعودی عن ابیه قال ما رأیت احسن امانة من ابی حنیفة مات یوم مات وعنده ودائع بخمسین الفا ما ضاع منها ولا درهم واحد وقال النخعی نا ابراهیم بن مخلد نا بکر العمی عن هلال بن یحیی عن یوسف السمتی ان ابا جعفر اجاز ابا حنیفة بثلاثین الف درهم فی دفعات فقال یا امیر المؤمنین انی ببغداد غریب ولیس لها عندی موضع فاجعلها فی بیت المال فاجابه المنصور الی ذالک قال فلما مات ابو حنیفة اخرجت ودائع الناس من بیته فقال المنصور خدعنا ابو حنیفة وقال النخعی نا سوادة بن علی نا خارجة بن مصعب بن خارجة قال سمعت مغیث بن بدیل یقول قال خارجة بن مصعب اجاز المنصور ابا حنیفة بعشرة آلاف درهم فدعی لیقبضها فشاورنی وقال هذا رجل ان رددتها علیه غضب وان قبلتها دخل علی فی دینی ما اکرهه فقلت ان هذا المال عظیم فی عینه فاذا دعیت لتقبضها فقل لم یکن هذا املی من امیر المؤمنین فدعی لیقبضها فقال ذالک فرفع الیه خبره فحبس الجائزة قال فکان ابو حنیفة لا یکاد یشاور فی امره غیری

ما ذکر من جود ابی حنیفة وسماحه وحسن عهده

اخبرنی ابو بشر الوکیل نا ابو الفتح الضبی قال نا عمر بن احمد الواعظ نا مکرم

خلیفہ نے امام صاحب کو مختلف اوقات میں تیس ہزار درہم کا انعام دیا امام صاحب نے کہا امیر المومنین! میں بغداد میں ایک غریب آدمی ہوں میرے پاس اسے رکھنے کی جگہ نہیں آپ انہیں بیت المال میں رکھ لیجئے خلیفہ نے ایسا ہی کیا جب امام صاحب کے انتقال کے بعد اُن کے ہاں سے لوگوں کی اسقدر امانتیں برآمد ہوئیں تو خلیفہ نے کہا ہمیں ابو حنیفہ نے دھوکہ دیا۔ ایک مرتبہ منصور نے دس ہزار کا انعام دینے کیلئے امام صاحب کو بلایا آپ نے خارجہ بن مصعب سے مشورہ لیا کہ میں اسے لوں یا نہ لوں اگر نہیں لیتا ہوں تو بادشاہ غضبناک ہوگا۔ اور اگر لیتا ہوں تو میرے دین میں وہ چیز داخل کریگا جسے میں ناپسند رکھوں خارجہ نے کہا یہ مال اسکے نزدیک بڑی چیز ہی جب وہ آپکو اسے لینے کے لیئے بلائے تو آپ جاکر کہدینا کہ میرے نزدیک یہ مال امیر المومنین سے

بن احمد نا احمد بن محمد الحمانی نا عاصم بن علی قال سمعت قیس بن الربیع یقول
کان ابوحنیفة رجلا ورعا فقیها محسودا وکان کثیر الصلة والبر لکل
من جاء الیه کثیر الافضال علی اخوانه قال وسمعت قیسا یقول کان النعمان بن
ثابت من عقلاء الرجال، قال مکرم نا احمد بن عطیة نا الحسن بن الربیع قال
کان قیس بن الربیع یحدثنی عن ابی حنیفة انه کان یبعث بالبضائع الی
بغداد فیشتری بها الامتعة ویحملها الی الکوفة ویجمع الارباح عنده من سنة
الی سنة فیشتری بها حوائج الاشیاخ المحدثین واقواتهم وکسوتهم وجمیع
حوائجهم ثم یدفع باقی الدنانیر من الارباح الیهم فیقول انفقوا فی حوائجکم
ولا تحمدوا الا الله فانی ما اعطیتکم من مالی شیئا ولکن من فضل الله علی فیکم
وهذه ارباح بضائعکم فانه هو والله مما یجریه الله لکم علی یدی فما رزق
الله حول لغیره آنا الحسین بن علی الحنفی نا علی بن الحسن الرازی نا محمد بن
الحسین الزعفرانی نا احمد بن زهیر نا سلیمان بن ابی شیخ حدثنی
حجر بن عبد الجبار قال ما رای الناس اکرم مجالسة من ابی حنیفة ولا اکراما
لاصحابه قال حجر کان یقول ان ذوی الشرف اتم عقولا من غیرهم آنا
الصیمری قال قرأنا علی الحسین بن هرون عن ابی العباس بن سعید

زیادہ میٹھا نہیں امام صاحب نے جاکر یہی کہدیا امیر کو بھی یہ خبر ہو گئی اسد بن عمرو
امام صاحب خارجہ کے سوا کسی سے مشورہ نہیں لیتے تھے۔

امام صاحب کی سخاوت اخلاق اور حسنِ عہد کا بیان

قیس بن ربیع کہتے ہیں کہ امام صاحب پرہیزگار فقیہ شخص تھے لوگ اُنکا حسد کرتے
تھے ملنے جلنے والوں کے ساتھ سلوک اور احسان کیا کرتے تھے بھائیوں پر فضل وکرم
کرتے تھے یہی قیس کہتے ہیں آپ بڑے عقلمند لوگوں میں سے تھے۔ لیبا اوقات
مال تجارت بغداد کی طرف بھیجتے اور وہاں سے کوفے کو مال لاتے اور سال
بھر میں جو نفع ہوتا اُس سے محدثین کے لیے کھانے پینے اوڑھنے اور برتنے کی چیزیں
خریدتے اور اُنہیں دیدیتے بلکہ باقی نفع کی رقم بھی محدثین کو دیدیتے اور فرماتے

قال نا احمد بن محمد بن يحيى الحازمي نا حسين بن سعيد النخعي قال سمعت جعفر
بن حمزة القرشي يقول كان ابوحنيفة ربما مر به الرجل فيجلس اليه بغير قصد
ولا مجالسة فاذا قام سأل عنه فان كانت به فاقة وصله وان مرض
عاده حتى يجره الى مواصلته وكان اكرم الناس مجالسة انا الخلال انا الحريري
ان النخعي حدثهم قال نا احمد بن عماد بن ابی مالك الجنبي عن ابيه عن الحسن
بن زياد قال رأى ابوحنيفة على بعض جلسائه ثيابا رثة فامر فجلس
حتى تفرق الناس وبقي وحده فقال له ارفع المصلى وخذ ما تحته فرفع الرجل
المصلى فكان تحته الف درهم فقال له خذ هذه الدراهم فغير بها من
حالك فقال الرجل اني موسر وانا في نعمة ولست احتاج اليها فقال له
اما بلغك الحديث ان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده فينبغي لك
ان تغير حالك حتى لا يغتم بك صديقك وقال النخعي نا محمد
بن علي بن عفان نا اسماعيل بن يوسف التستري قال سمعت ابا يوسف
يقول كان ابوحنيفة لا يكاد يسئل حاجة الا قضاها فجاءه رجل فقال
له ان لفلان علي خمسمائة درهم وانا مضيق فسله يصبر عني ويؤخرني
بها فكلم ابوحنيفة صاحب المال فقال صاحب المال هي له قد ابرأته

اسے اپنے کام میں لاؤ اور صرف خداوند جل و علا کا احسان مانو اسی کا شکریہ ادا کرو در اصل
میں نے تمہیں اپنے مال سے نہیں دیا بلکہ تمہیں دینے کے لیے خدا نے مجھے یہ دیا تھا یہ تمہارے
مال کا نفع ہے جسے خدا میرے ہاتھوں تمہیں پہنچا رہا ہے حجر بن عبد الجبار کہتے
ہیں لوگوں نے امام صاحب سے زیادہ اچھی مجلس والا اور امام صاحب سے زیادہ
آنے جانے والوں کی خاطر تواضع کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا اور یہ مشہور
ہے کہ شریف لوگ عقلمند بھی ہوتے ہیں۔ حفص بن حمزہ قریشی کہتے ہیں کبھی
ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک شخص امام صاحب کی مجلس میں بلا قصد آ گیا جب وہ
اُٹھنے لگا تو آپ نے اُس سے حال دریافت کیا۔ اب جو حاجت ہوئی پوری
کر دی بھوکا ہے تو کھانا دیا۔ بیمار ہے تو عیادت کی اس حسن اخلاق کی وجہ سے
وہ ہمیشہ کا گرویدہ ہو جایا کرتا تھا ایک مرتبہ دیکھتے ہیں کہ مجلس میں ایک شخص

منها فقال الذی علیه الخز لاحاجة لی فیها فقال ابوحنیفة لیس الحاجة لك وانما الحاجة لی تضیت وقال النخعی نا عبدالله بن احمد البهلول الکوفی نا القاسم بن محمد البجلی عن اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفة ان ابا حنیفة حین حذق حماد ابنه ذهب للمعلم خمسمائة درهم وقال النخعی نا محمد بن اسحاق البکائی قال سمعت جعفر بن عون العمری یقول اتت امرأة ابا حنیفة تطلب عنه ثوب خز فاخرج لها ثوبا فقالت له انی امرأة ضعیفة وانها امانة فبعنی هذا الثوب بما یقوم علیك فقال خذیه باربعة دراهم فقالت لا تسخر بی وانا عجوز کبیرة فقال انی اشتریت ثوبین فبعت احدهما برأس المال الا درهم فبقی هذا یقوم علی باربعة دراهم اجاز لی محمد بن اسد الکاتب ان جعفر الخلدی حدثهم ثم اخبرنی الازهری قرأة نا الحسن بن عثمان نا جعفر الخلدی نا احمد بن محمد الطوسی حدثنی ابوسعید الکندی عبدالله بن سعید نا شیخ سماه ابوسعید الکندی قال کان ابو حنیفة یبیع الخز فجاءه رجل فقال یا ابا حنیفة قد احتجت الی ثوب خز فقال ما لونه قال کذا وکذا فقال له اصبر حتی یقع واخذه لك ان شاء الله قال فما دارت الجمعة حتی وقع فمر به الرجل فقال له ابوحنیفة

میلے کچیلے کپڑے پہنے بیٹھا ہے جب مجلس اُٹھنے لگی آپ نے اُسے فرمایا تم ذرا ٹھیر جانا پھر جب لوگ چلے گئے اور وہ اکیلا رہ گیا تو کہا کہ جاؤ مصلیٰ اُٹھاؤ اور نیچے سے جو کچھ نکلے لیجاؤ اُس نے مصلیٰ اُٹھایا اور دہزار درہم لیکر آیا آپ نے فرمایا انہیں لے جاؤ اور اپنی حالت کی اصلاح کرو اُس نے کہا حضرت میں تو مالدار ہوں محتاج نہیں ہوں تو فرمانے لگے پھر کیا تجھے وہ حدیث نہیں پہنچی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کے نشان دیکھنا پسند فرماتا ہے تجھے چاہیئے کہ اپنی حالت سنوارے تاکہ تیرے دوست تیری وجہ سے غمگین نہوں۔ ابو یوسف فرماتے ہیں کہ امام صاحب ہر ایک کا سوال عموماً پورا کردیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کہنے لگا کہ فلاں شخص کے میرے ذمہ پانچسو درہم قرض ہیں مدت پوری ہوچکی ہے میں تنگدست ہوں ادا کرنے کی طاقت نہیں آپ سفارش کیجیے کہ وہ اور مہلت دے

قد دفعت فی حاجتك قال فاخرج الیه الثوب فاعجبه فقال یا ابا حنیفة کم اذن للغلام قال درهما قال یا ابا حنیفة ما کنت اظنك تهزأ قال ما هزأت انی اشتریت ثوبین بعشرین دینارا ودرهم وانی بعت احدهما بعشرین دینارا وبقی هذا بدرهم ما کنت لاربح علی صدیق ثنا الحسین بن علی الحنفی نا علی بن الحسن الرازی نا محمد بن الحسین الزعفرانی نا احمد بن زهیر اخبرنی سلیمان بن ابی شیخ قال مساور الوراق ؎ کنا من الدین قبل الیوم فی سعة ✤ حتی ابتلینا باصحاب المقاییس ✤ قاموا من السوق اذا قلت مکاسبهم ✤ فاستعملوا الرأی عند الفقر والبوس ✤ اما الغریب فامسوا لاعطاء لهم ✤ وفی الموالی علامات المفالیس ✤ فلقیه ابو حنیفة فقال هجوتنا نحن نرضیك فبعث الیه بدهم فقال ؎ اذا ما اهل مصر بادهونا ✤ بداهیة من الفتیا لطیفة ✤ اتیناهم بمقیاس صحیح ✤ صلیب من طراز ابی حنیفة ✤ اذا سمع الفقیه به حواه ✤ واثبته بحبر فی صحیفه ✤ اخبرنی علی بن احمد الرزاز نا ابو اللیث نصر بن محمد الزاهد البخاری قدم علینا نا محمد بن محمد بن سهل النیسابوری نا ابو احمد محمد بن احمد الشعیبی نا اسد بن نوح نا محمد بن عتاب قال نا القاسم بن غسان اخبرنی ابی قال اخبرنی عبد اللہ بن رجاء الصدانی قال کان لابی حنیفة

امام صاحب سفارش کرتے ہیں وہ کہتا ہے حضرت میں نے ساری رقم انہیں معاف کردی تو پہلا شخص کہنے لگا نہیں مجھے اس سے معاف نہیں کرانی میں دیدوں گا مجھے معافی کی حاجت نہیں آپ فرمانے لگے نہیں نہیں ہمیں تو حاجت ہے جب آپکے صاحبزادے حضرت حماد سمجھدار ہو جاتے ہیں تو استاد کے پاس انہیں لیکر امام صاحب جاتے ہیں پانچسو درہم استاد کو پیش کرتے ہیں، ایک عورت آتی ہے اور ایک ریشمی کپڑا ان سے مانگتی ہے آپ ایک عمدہ کپڑا نکالتے ہیں وہ کہتی ہے میں ایک بڑھیا عورت ہوں اور یہ امانت ہے جس بھاؤ آپ کو پڑا ہو اسی بھاؤ دیدیجئے آپنے فرمایا اچھا تو تم چار درہم دیدو وہ کہنے لگی حضرت بڑھیا عورتوں سے یہ ہنسی مذاق ٹھیک نہیں آپنے فرمایا سنو! میں نے دو کپڑے خریدے تھے ایک کو اسی قیمت میں بیچ ڈالا جتنے میں دونوں لئے تھے مگر چار درہم کم رہ گئے تو یہ مجھے چار درہم میں پڑا ہے چار ہی تم سے

جار بالكوفة اسكافي يعمل نهاره اجمع حتى اذا جن الليل رجع الى منزله وقد حمل لحما فطبخه او سمكة فيشويها ثم لا يزال يشرب حتى اذا داب الشراب فيه غزل بصوت وهو يقول ؎ اضاعوني واى فتى اضاعوا ؛ ليوم كريهة وسداد ثغر ؛ فلا يزال يشرب ويردد هذا البيت حتى يأخذه النوم فكان ابوحنيفة يسمع جلبته وابوحنيفة كان يصلى الليل كله ففقد ابوحنيفة صوته فسأل عنه فقيل اخذه العسعس منذ ليال وهو محبوس فصلى ابوحنيفة صلوٰة الفجر من غد وركب بغلة واستأذن على الامير قال الامير ائذنوا له واقبلوا به راكبا ولا تدعوه ينزل حتى يطأ البساط ففعل فلم يزل الامير يوسع له من مجلسه وقال ما حاجتك قال لى جار اسكاف اخذه العسعس منذ ليال يأمر الامير بتخليته فقال نعم وكل من اخذ فى تلك الليلة الى يومنا هذا فامر بتخليتهم اجمعين فركب ابوحنيفة والاسكاف يمشى ورائه فلما نزل ابوحنيفة مضى اليه فقال يا فتى اضعناك فقال لا بل حفظت ورعيت جزاك الله خيرا عن حرمة الجوار ورعاية الحق وتاب الرجل ولم يعد الى ما كان۔

ما ذكر من وفور عقل ابى حنيفة وفطنته وتلطفه

اخبرنى ابو بشر الوكيل و ابو الفتح الضبى قال نا عمر بن احمد الواعظ نا مكرم بن

ے لیتا ہوں۔ ایک مرتبہ ایک شخص آپ سے کہتا ہے کہ حضرت مجھے فلاں رنگ کا ریشمی کپڑا چاہیئے کہا اچھی بات ہے خیال رکھوں گا کوئی ہفتہ بھر کے بعد آپنے اسکی فرمائش پوری کردی اور اُسے کپڑا دیا وہ کپڑا دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور کہا کیا قیمت ہے فرمایا ایک درہم وہ کہنے لگا آج معلوم ہوا کہ آپ بھی مذاق کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں مذاق نہیں ہے بات یہ ہے کہ میں نے دو کپڑے بیس دینار اور ایک درہم میں لیئے تھے جنمیں سے ایک بیس دینار میں بک گیا تو اب یہ ایک صرف ایک درہم میں ہی رہا اور دوست سے میں نفع نہیں لیتا۔ مساور وراق نے کچھ اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

اس سے پہلے کہ یہ قیاس کرنے والا گروہ پیدا ہو ہم دین میں کشادگی پاتے تھے۔

جب اس قیاسی جماعت کا دھندا روزگار بازاروں میں مندا پڑ گیا تو اُنہوں نے رائے قیاس دین میں نکال کر پیٹ پالنا شروع کیا۔ اب لائق لوگوں کو کوئی نہیں

احمد نا احمد بن عطية قال نا يحيى الحمانى قال سمعت بن المبارك يقول قلت لسفيان
الثورى يا ابا عبد الله ما ابعد ابا حنيفة من الغيبة ما سمعت يغتاب عدو اله
قط قال هو والله اعقل من ان يسلط على حسناته ما يذهب بها اخبرنى ابو
الوليد الحسن بن محمد الدوينى انا محمد بن احمد بن محمد بن سليمان الحافظ ببخارى
انا حفص احمد بن احمد بن حمدان نا على بن موسى القمى قال سمعت محمد بن شجاع
يقول سمعت على بن عاصم يقول لو وزن عقل ابى حنيفة بعقل نصف اهل
الارض لرجح بهم اخبرنى محمد بن احمد بن يعقوب انا محمد بن نعيم الضبى
قال سمعت ابا العباس احمد بن هرون يقول حدثنى محمد بن ابراهيم السرخسى قال
نا سليمان بن الربيع الهذلى الكوفى قال سمعت همام بن مسلم يقول سمعت
خارجة بن مصعب وذكر ابو حنيفة عنده فقال لقيت الفا من العلماء
فوجدت العاقل فيهم ثلاثة او اربعة فذكر ابا حنيفة فى الثلاثة او
الاربعة قال خارجة بن مصعب من لا يرى المسح على الخفين او يقع
فى ابى حنيفة فهو ناقص العقل اخبرنا الخلال انا الحريرى ان النخعى حدثهم
قال نا محمد بن على بن عفان نا محمد بن عبد الملك الدقيقى قال سمعت يزيد
بن هرون يقول ادركت الناس فما رأيت احدا اعقل ولا اورع من ابى حنيفة

پوچھا بلکہ بھلے لوگ مفلسی کے ہاتھوں تنگ آ گئے۔ امام صاحب نے یہ سُنکر اُس سے ملاقات کی
اور کہا تو نے کیوں ہماری ہجو کی ہے ہم تجھے خوش کر دیتے ہیں یہ کہکر ایک درہم اُسے دیا۔
تو اُسے اُس نے تعریف میں اشعار کہے جنکا ترجمہ یہ ہے۔ جبکہ شہر والوں نے ہمیں عمدہ
فتوے دینے چھوڑ دیئے۔ ہم نے بھی اُنکے پاس امام صاحب کے صحیح قیاسات پیش کرنے شروع
کر دیئے۔ ایسے قیاسات کہ جو فقیہ اُنہیں سنتا ہے خوش ہو کر اپنی بیاض میں لکھ لیتا ہے
امام صاحب کا ایک پڑوسی تھا کوفے میں وہ دن بھر تو اپنے کام کاج میں لگا رہتا تھا رات کو
جب گھر آتا تو گوشت یا مچھلی لیتا آتا اور بھون کر کھاتا اور شراب پیتا اور نشہ میں
بدمست ہو کر یہ شعر پڑھتا۔ اُنہوں نے مجھے ضائع کر دیا اور کیسے جوان کو ضائع کیا جو
مصیبتوں کے دن کام آنیوالا اور برائے پھٹے میں پاؤں ڈالنے والا تھا رات کا اکثر حصہ
اُس کا اسی خبیث شغل میں ضائع ہوتا یہاں تک کہ نیند آ جائے۔ امام صاحب

وقال النخعی نا ابو قلابة قال سمعت محمد بن عبد الله الانصاری قال کان ابو حنیفة یتبین
عقله فی منطقه ومشیته ومدخله ومخرجه انا علی بن القاسم الشاهد بالبصرة نا علی بن اسحاق
المادرائی نا احمد بن محمد الباهلی نا محمد بن عبد الرحمن قال کان رجل بالکوفة یقول عثمان بن عفان کان یهودیا فاتاه
ابو حنیفة فقال انتیتک خاطبا قال لمن قال لابنتک رجل شریف غنی من المال حافظ لکتاب الله
سخی یقوم اللیل فی رکعة کثیر البکاء من خوف الله قال فی دون هذا مقنع یا ابا حنیفة قال الا ان فیه خصلة
قال وما هی قال یهودی قال سبحان الله تأمرنی ان ازوج ابنتی یهودیا قال لا تفعل
قال لا قال فالنبی صلی الله علیه وسلم زوج ابنته من یهودی قال استغفر الله
انی تائب الی الله عز وجل انا ابو نعیم الحافظ نا ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر بن
حیان نا ابو یحیی الرازی نا سهل بن عثمان قال نا اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفة
قال کان لنا جار طحان رافضی وکان له بغلان سمی احدهما ابا بکر والآخر عمر
فرمحه ذات لیلة احدهما فقتله فاخبر ابو حنیفة فقال انظروا البغل الذی
رمحه الذی سماه عمر فنظروا فکان کذالک انا الحسین بن علی المعدل انا
ابو القاسم عبد الله بن محمد الحلوانی نا مکرم بن احمد نا احمد بن عطیة نا الحمانی
ابن المبارک قال رأیت ابا حنیفة فی طریق مکة وشوی له فصیل سمین
فاشتهوا ان یأکلوه بخل فلم یجدوا شیئا یصبون فیه الخل فتحیروا

چونکہ راتوں کو عبادت میں جاگتے رہتے تھے یہ آواز برابر اُن کے کانوں تک پہنچا کرتی
تھی۔ ایک رات اُس پڑوسی کی آواز نہ آئی آپ نے پوچھا کہ آج اُسے کیا ہوا لوگوں نے کہا
اسے کوتوال پکڑ لے گیا اور کئی دن سے وہ قید خانہ میں ہے امام صاحب صبح کی نماز
پڑھتے ہی اپنے خچر پر سوار ہو کر پہنچے امیر صاحب سے اجازت چاہی امیر نے فرمایا
اجازت دو اور سواری پر سے نہ اُتریں دو یہاں تک فرش پر آجائیں اسی طرح
امام صاحب داخل ہو گئے امیر نے خود ہٹ کر امام صاحب کو جگہ دی اور کہا آج
کیسے تکلیف کی؟ آپ نے کہا میرے ایک پڑوسی کو کوتوال صاحب نے کئی روز سے
قید کر رکھا ہے آپ حکم دیں کہ اُسے چھوڑ دیں امیر نے کہا بہت خوشی سے نہ صرف
اسی کو بلکہ اُس رات سے لیکر آج تک جتنے بھی قید ہوئے ہیں سب آزاد ہیں
امام صاحب نے خود جا کر اُسے قید خانہ سے چھڑا یا۔ اب امام صاحب

فرأيت اباحنيفة وقد حفر في الرمل حفرة وبسط عليها السفرة وسكب
الخل على ذالك الموضع فاكلوا الشواء بالخل فقالوا لم يحسن كل شئ قال
عليكم بالشك فان هذا شئ الحمته لكم فضلا من الله عليكم انا الحسين
بن محمد الخلال انا على بن عمر الحريري انا على بن محمد بن كاس النخعي حدثهم
قال نا محمد بن على بن عفان نا نمير بن حداد عن ابي يوسف قال دعا المنصور
اباحنيفة فقال الربيع حاجب المنصور وكان يعادي اباحنيفة فقال
يا امير المؤمنين هذا ابوحنيفة يخالف جدك كان عبدالله بن عباس
يقول اذا حلف على اليمين ثم استثنى بعد ذلك بيوم او بيومين جاز
الاستثناء وقال ابوحنيفة لا يجوز الاستثناء الا متصلا باليمين فقال ابوحنيفة
يا امير المؤمنين ان الربيع يزعم انه ليس لك في رقاب جندك بيعة
قال وكيف قال يحلفون لك ثم يرجعون الى منازلهم فيستثنون
فتبطل ايمانهم قال فضحك المنصور وقال يا ربيع لا تعرض لابي حنيفة فلما خرج ابوحنيفة
قال له الربيع اردت ان تشيط بدمي قال لا ولكنك اردت ان تشيط
بدمي فخلصتك وخلصت نفسي انا ابونعيم الحافظ نا ابوبكر احمد بن
محمد بن موسى نا خالد بن النضر قال سمعت عبدالواحد بن غياث يقول

سواری پر آگے ہیں اور وہ پیچھے پیچھے جب امام صاحب اُترنے لگے تو
فرمایا کہ ای شخص افسوس ہم نے تیری کوئی خبر نہ لی اُس نے کہا نہیں نہیں
بلکہ آپنے خوب حفاظت اور رعایت کی اللہ تعالیٰ آپکو بہتر بدلہ دے آپ نے
پڑوس کا حق خوب ادا کیا چنانچہ اُسوقت سے وہ تائب ہوگیا اور پھر کبھی
شراب نہیں پی۔

امام صاحب کی عقلمندی زیرکی اور دانائی کا بیان

حضرت ابن المبارک نے حضرت سفیان ثوری سے کہا کہ اے ابوعبداللہ دیکھو
تو امام صاحب غیبت سے کسقدر بچتے ہیں کبھی اپنے دشمن کی بھی غیبت
نہیں کی حضرت سفیان نے جواب دیا کہ وہ عاقل آدمی ہیں کیوں ایسا کام کریں
جس سے اُنکی نیکیاں اُسے ملجائیں جسکی وہ غیبت کرتے ہیں علی بن عاصم

كان ابو العباس الطوسي سيء الرأي في ابي حنيفة وكان ابو حنيفة يعرف
ذالك فدخل ابو حنيفة على ابي جعفر امير المؤمنين وكثر الناس فقال الطوسي
اليوم اقتل ابا حنيفة فاقبل عليه فقال يا ابا حنيفة ان امير المؤمنين يدعو
الرجل منا فيأمره بضرب عنق الرجل لا يدري ما هو ايسعه ان يضرب عنقه فقال
يا ابا العباس امير المؤمنين يأمر بالحق او بالباطل قال بالحق قال نفذ الحق حيث
كان ولا تسأل عنه ثم قال ابو حنيفة لمن قرب منه ان هذا اراد ان يوبقني فربطته
انا محمد بن عبد الواحد انا محمد بن العباس انا احمد بن سعيد
السوسي قال نا عباس بن محمد قال سمعت يحيى بن صقر
يقول دخل الخوارج مسجد الكوفة وابو حنيفة واصحابه جلوس فقال
ابو حنيفة لا تبرحوا فجاؤا حتى وقفوا عليهم فقالوا
لهم ما انتم فقال ابو حنيفة نحن مستجيرون فقال
امير الخوارج دعوهم وابلغوهم مأمنهم واقرؤا عليهم القرآن فقرأوا عليهم
القرآن وابلغوهم مأمنهم انا الخلال انا الحريري ان النخعي حدثهم قال نا
ابو صالح التميمي يحيى بن محمد نا يعقوب بن شيبة قال حدثني سليمان بن
منصور قال حدثني يحيى بن عبد الجبار الحضرمي قال كان في مسجدنا قاص

کہتے ہیں اگر امام صاحب کی عقل کا وزن آدھی دنیا کے لوگوں کی عقل کے ساتھ
کیا جائے تو بھی امام صاحب کی عقل وزن دار رہیگی۔ خارجہ بن مصعب کے
پاس امام صاحب کا ذکر آیا تو کہنے لگے میں نے ایکہزار علما کے ساتھ ملاقات کی میں نے
انمیں تین یا چار عقلمند پائے جنمیں امام صاحب بھی ہیں اور فرمایا جو شخص جرابوں پر
مسح کرنا جائز نہ جانے یا امام صاحب میں واقع ہو وہ ناقص العقل ہے۔ یزید بن
ہارون کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو امام صاحب سے زیادہ عقلمند اور پرہیزگار
نہیں پایا۔ محمد بن عبد اللہ انصاری کا بیان ہے کہ امام صاحب کے بولنے میں
انکے چلنے میں اور آنے جانے میں بھی انکی عقلمندی ظاہر ہوتی تھی۔ کوفہ میں
ایک شخص تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہودی کہتا تھا ایک مرتبہ
امام صاحب اس کے پاس گئے اور فرمانے لگے میں ایک شخص کا مانگا تیری لڑکی کا

يقال له ذرعه فنسب مسجدنا اليه وهو مسجد الحضرميين فارادت ام ابي
حنيفة ان تستفتي في شئ فافتاها ابوحنيفة فلم تقبل فقالت لا اقبل الا بما يقول
ذرعة القاص فجاء بها ابوحنيفة الى ذرعه فقال هذه امي تستفتيك في كذا وكذا فقال انت
اعلم مني وافقه فافتها انت قال ابوحنيفة قد افتيتها بكذا وكذا فقال ذرعة القول كما قال
ابوحنيفة فرضيت وانصرفت وقال النخعي نا محمد بن محمد الصيدلاني قال حدثني محمد بن شجاع
قال سمعت الحسن بن زياد يقول حلفت ام ابي حنيفة بيمين فحنثت فاستفتت ابا حنيفة فافتاها
فلم ترض وقالت لا ارضى الا بما يقول زرعة القاضي فجاء بها ابوحنيفة الى زرعة فسألته فقال افتيك
ومعك فقيه الكوفة فقال ابوحنيفة افتها بكذا وكذا فافتاها فرضيت اخبرني
ابو بشير محمد بن عمر الوكيل نا ابو الفتح عبد الكريم بن محمد الضبي قال انا عمر بن
احمد الواعظ نا مكرم بن احمد نا احمد بن عطية نا الحماني قال سمعت ابن المبارك
يقول رأيت الحسن بن عمارة اخذ بركاب ابي حنيفة وهو يقول والله
ما ادركنا احدا تكلم في الفقه ابلغ ولا اصبر ولا احضر جوابا منك وانك لسيد
من تكلم فيه في وقتك غير مدافع وما يتكلمون الا حسدا انا علي بن القاسم
البصري الشاهد نا علي بن اسحاق المادرائي قال ذكر ابو داود يعني السجستاني
ولم اسمعه عن نصر بن علي قال سمعت ابن داود يقول الناس في ابي حنيفة

نسبت لایا ہوں وہ شریف ہی بالدار ہے قرآن حافظ ہی ساری رات ایک
رکعت نماز میں گذار دیتا ہی اللہ کے خوف سے بہت روتا ہی اُس نے کہا حضرت
ایسا آدمی کہاں نصیب اس سے کم اچھائی والا ہو تو وہ بھی منظور ہی آپ نے فرمایا
مگر اسمیں ایک برائی ہے وہ یہ کہ یہودی ہی اُس نے کہا سبحان اللہ! آپ
مجھے ایک یہودی کو اپنی لڑکی دینے کو کہتے ہیں؟ امام صاحب نے فرمایا تو کیا تم اپنی
لڑکی نہیں دوگے اُس نے کہا ہرگز نہیں تو فرمایا کیوں صاحب؟ پھر کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لڑکی کا نکاح یہودی سے کر دیا سو سمجھ گیا اور فوراً توبہ کرلی
امام صاحب کے پوتے اسمٰعیل فرماتے ہیں ہمارا ایک پڑوسی رافضی تھا اُس کے دو خچر
تھے ایک کا نام اُس نے ابوبکر رکھ چھوڑا تھا اور دوسرے کو عمر کہا کرتا تھا ایک رات
اُنہیں سے ایک نے اُسے مار ڈالا امام صاحب نے سنکر فرمایا جاؤ دیکھو یہ وہی

حاسد جاهل واحسنهم عندی حالا الجاهل انا محمد بن الحسن بن احمد
الاهوازی نا ابو بکر محمد بن اسحاق بن ابراهیم القاضی بالاهواز قال حدثنی محمد بن
محمد بن غزوة ابو الربیع الحارثی قال سمعت عبد الله بن داود یقول الناس
فی ابی حنیفة رجلان جاهل به وحاسد له وانا الاهوازی نا محمد بن اسحاق
القاضی نا محمود بن محمد الواسطی قال نا سفیان بن وکیع قال سمعت ابی یقول
دخلت علی ابی حنیفة فرأیته مطرقا مفکرا فقال من این اقبلت من عند شریک
ورفع رأسه وانشد یقول ؎ ان یحسدونی فانی غیر لائمهم ۔ قبلی من الناس
اهل الفضل قد حسدوا ۔ فدام لی ولهم ما بی وما بهم ۔ ومات اکثرنا
غیظا بما یجد ۔ قال وکیع واظنه کان بلغه عنه شئ انا احمد بن علی بن
حسین التوزی قال نا الحسن بن الحسین بن جهمان الفقیه الشافعی
قال سمعت ابا نصر احمد بن نصر البخاری یقول سمعت ابا عبد الله الزعفرانی
یقول ذکر محمد بن الحسن ما یجری للناس من الحسد لابی حنیفة فقال
؎ محسدون وشر الناس منزلة ۔ من عاش فی الناس یوما غیر محسود
انا احمد بن علی الیادا انا احمد بن ابراهیم بن شاذان نا محمد بن الحسین
بن حمید بن الربیع نا سلیمان بن الربیع بن هشام الهندی قال سمعت

کا جسکا نام اس نے عمر رکھا تھا لوگوں نے دیکھا تو واقعی وہ وہی تھا۔ ابن المبارک کہتے ہیں کہ کے
سفر میں ایک چکنا اونٹ کا بچہ بھونا اور ارادہ کیا کہ اسکے گوشت کو سرکے سے کھائیں لیکن کوئی ایسا برتن
نہیں ملا جس میں سرکہ نکالیں تو امام حنیفہ نے ریت میں ایک گڑھا بنایا اور اسپر دسترخوان بچھا دیا اور سرکہ ڈال کر وہاں
سے ہم نے گوشت کو سرکہ سے کھایا لوگ تعریفیں کرنے لگے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالی کے فضل کرم سے میری
سمجھ میں آگیا ابو یوسف فرماتے ہیں منصور نے امام صاحب کو بلایا تو ربیع نے جو اسکا داروغہ تھا اور امام
صاحب سے جلتا تھا کہا کہ اے امیر المؤمنین یہ شخص آپ کے دادا حضرت عبداللہ بن عباس
رض کے خلاف کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب شخص نے قسم کھالی اس کے بعد ایک
دو دن پیچھے انشاء اللہ کہ لیا تو بھی استثنا جائز ہے اور یہ کہتے ہیں جبتک
قسم کے ساتھ ہی متصل نہ ہو جائز نہیں امام صاحب نے جھٹ سے فرمایا اے
امیر المومنین ربیع کا یہ خیال ہے کہ آپ کے لشکر آپکی بیعت کے پابند

الحرث بن ادريس يقول قال ابو وهب العابد قل لمن لا يرى المسح على الخفين
او يقع فى ابى حنيفة انه ناقص العقل انا محمد بن احمد بن رزق انا احمد بن شعيب
البخارى نا على بن موسى القمى حدثنى احمد بن عبدة قاضى الرى نا ابى قال كنا عند
ابن عائشة فذكر حديثا لابى حنيفة فقال بعض من حضر لا تروه فقال له اما
انكم لو رأيتموه لاردتموه وما اعرف لكم مثلا الا ما قال الشاعر اقلوا عليهم ويحكم
لا ابا لكم من اللوم او سدوا المكان الذى سدوا انا ابو سعيد محمد بن
موسى بن الفضل الصيرفى نا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم نا محمد بن
اسحاق الصغانى نا يحيى بن معين قال سمعت عبيد بن ابى قرة يقول سمعت يحيى
بن ضريس يقول شهدت سفيان واتاه رجل فقال له ما تنقم على ابى حنيفة
قال وما له قال سمعته يقول آخذ بكتاب الله فما لم اجد فبسنة رسول الله
صلى الله عليه وسلم فان لم اجد فى كتاب الله ولا سنة رسوله صلى
الله عليه وسلم اخذت بقول اصحابه آخذ بقول من شئت منهم وادع من
شئت منهم ولا اخرج من قولهم الى قول غيرهم فاما اذا انتهى الامر او جاء الى
ابراهيم والشعبى وابن سيرين والحسن وعطاء وسعيد بن المسيب وعدد
رجالا فقوم اجتهدوا فاجتهد كما اجتهدوا قال فسكت سفيان طويلا ثم

نہیں خلیفہ نے پوچھا یہ کیسے؟ کہا وہ آپ کے سامنے قسم کھالیں اور اپنے گھر جاکر
انشاء اللہ کہہ لیں تو اپنی قسم کی پابندی نہیں منصور ہنس دیا اور کہنے لگا ربیع تو ابوحنیفہ
کے منہ نہ لگ جب باہر نکلے تو ربیع کہنے لگا حضرت آج تو آپ نے میرا خون بہانے
کی تجویز کی تھی آپ نے کہا یوں نہیں بلکہ یہ ارادہ تو آپ کا تھا میں نے تو اپنے آپکو
اور تمہیں دونوں کو بچا لیا۔ ابو عباس طوسی امام صاحب کے بارے میں کچھ بدظن
تھے اور امام صاحب کو بھی اس کا علم تھا ایک مرتبہ آپ امیر المؤمنین ابوجعفر
کے پاس گئے جب دربار بھر گیا تو طوسی نے کہا آج میں اس شخص کو قتل کرا کر رہوں گا
پھر کہنے لگا اے ابوحنیفہ امیر المؤمنین اگر ہم میں سے کسی شخص کو حکم دیں کہ فلاں
کی گردن مارو اور اسے یہ نہ معلوم ہو کہ کس جرم پر وہ گردن زدنی قرار دیا گیا ہے
تو اس حکم کی تعمیل کریں یا نہ کریں آپ نے فرمایا اے ابو العباس یہ بتاؤ خلیفہ حق کہتا ہے یا

قال كلمات برأيه ما بقى فى المجلس احد الا كتبه نسمع الشد يد من الحديث فنخافه ونسمع اللين فنرجوه ولا نحاسب الاحياء ولا نقضى على الاموات نسلم ما سمعنا ونكل مالم نعلم ونتهم رأينا لرأيهم قد سقنا عن ايوب السختيانى وسفيان الثورى وسفيان بن عيينة وابى بكر بن عياش وغيرهم من الائمة اخبارا كثيرة تتضمن تقريظ ابى حنيفة والمدح له والثناء عليه والمحفوظ عند نقلة الحديث عن الائمة المتقدمين وهؤلاء المذكورين منهم فى ابى حنيفة خلاف ذالك وكلامهم فيه كثير لامور شنيعة حفظت عليه يتعلق بعضها باصول الديانات وبعضها بالفروع نحن ذاكروها بمشيئة الله ومعتذرون على من وقف عليها وكره سماعها بان ابا حنيفة عندنا مع جلالة قدره اسوة غيره من العلماء الذين دوّنا ذكرهم فى هذا الكتاب واوردنا اخبارهم وحكينا اقوال الناس فيهم على تباينها والله الموفق للصواب۔

اخبرنى عبد الباقى بن عبد الكريم بن عمر المؤدب انا عبد الرحمن بن عمر الخلال نا محمد بن احمد بن يعقوب نا جدى قال حدثنى احمد بن سهل قال سمعت يحيى بن ايوب قال سمعت يزيد بن هرون ذكر ابا حنيفة فقال ابو

ظلم کیا کرتے ہیں یا باطل کا کہا حق کا کہا پھر کیا ہے؟ حق کو جاری کرو جہاں ہو اور کچھ نہ پوچھو پھر اپنے پاس والوں سے کہا دیکھو اس نے مجھے ہلاک کرنے کا قصد کیا تھا مگر اب میں نے اسے باندھ لیا۔ ایک مرتبہ خارجی کوفے کی مسجد میں آگئے اور امام صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں بیٹھے ہوئے تھے فرمانے لگے ٹھیر جاؤ وہ لوگ جب آگئے تو کہنے لگے تم کون ہو؟ آپ نے کہا ہم پناہ طلب کرنے والے ہیں پھر خوارج نے کہا انہیں چھوڑ دو اور انہیں انکی امن کی جگہ پہنچا دو انہوں نے قرآن سنایا اور جائے امن تک پہنچا دیا۔ عبد الجبار حضرمی کہتے ہیں کہ ہماری مسجد میں ایک واعظ تھے جن کا نام ذرعہ تھا اور وہ مسجد حالانکہ حضرمیوں کی تھی ذرعہ کی طرف ہی منسوب کی جاتی تھی امام صاحب کی والدہ نے ایک مسئلہ میں فتویٰ لینا چاہا آپ نے فتویٰ دیا لیکن انہوں نے قبول نہ کیا اور کہا جس طرح

حنيفة رجل من الناس خطأه كخطأ الناس وصوابه كصواب الناس أنا محمد بن
احمد بن رزق انا ابو بكر احمد بن جعفر بن محمد بن سلم الختلي قال املى علينا
ابو العباس احمد بن علي بن مسلم الابار في شهر جمادى الآخرة سنة ثمان
وثمانين ومائتين قال ذكر القوم الذين ردوا على ابي حنيفة ايوب السختياني
وجرير بن حازم وهمام بن يحيى وحماد بن سلمة وحماد بن زيد وابو عوانة وعبد
الوارث وسوار العنبري القاضي ويزيد بن زريع وعلي بن عاصم ومالك
بن انس وجعفر بن محمد وعمر بن قيس وابو عبد الرحمن المقرئ وسعيد بن
عبد العزيز والاوزاعي وعبد الله بن المبارك وابو اسحاق الفزاري ويوسف
بن اسباط ومحمد بن جابر وسفيان الثوري وسفيان بن عيينة وحماد بن
ابي سليمان وابن ابي ليلى وحفص بن غياث وابو بكر بن عياش وشريك
بن عبد الله ووكيع بن الجراح ورقبة بن مسقلة والفضل بن موسى وعيسى
بن يونس والحجاج بن ارطاة ومالك بن مغول والقاسم بن حبيب وابن
شبرمة۔

ما حكي عن ابي حنيفة في الايمان

انا الحسين بن محمد بن الحسين اخو الخلال انا جبريل بن محمد المعدل

ذرعہ واعظ کہیں گے ہیں تو اسی کو قبول کروں گی چنانچہ آپ اپنی والدہ کو لیکر ذرعہ
کے پاس آئے اور کہا یہ میری ماں ہیں تم سے فلاں فلاں مسئلہ پوچھتی ہیں انہوں نے
کہا آپ مجھسے زیادہ عالم ہیں آپ ہی جواب دیجئے آپنے کہا میں نے تو انہیں یہ جواب
دیا ہے ذرعہ نے کہا ٹھیک ہی جواب صحیح ہے اب انکی والدہ خوش ہوگئیں اور لوٹ
چلی آئیں۔ آپکی والدہ نے ایک مرتبہ قسم کھائی پھر اسے توڑ دی آپ سے
مسئلہ پوچھا آپ نے بتلایا لیکن وہ رضامند نہ ہوئیں اور کہنے لگیں ہیں تو ذرعہ قاص
کی بات مانوں گی آپ انہیں لیکر ذرعہ کے پاس آئے انہوں نے اُن سے مسئلہ
پوچھا ذرعہ نے کہا تمہارے ساتھ تو کوفہ کے فقیہ ہیں آپ نے کہا میں نے تو انہیں
اس طرح جواب دیا ہے انہوں نے بھی یہی جواب دیا اب وہ راضی ہوگئیں۔ ابن المبارک
کہتے ہیں میں نے حسن بن عمارہ کو دیکھا کہ وہ آپکی رکاب تھامے ہوئے چلے جارہے

بهمدان نا محمد بن حيويه النخاس نا محمود بن غيلان نا وكيع قال سمعت
الثوري يقول نحن المؤمنون واهل القبلة عندنا مؤمنون في المناكحة
والمواريث والصلوٰة والاقرار ولنا ذنوب ولا ندري ما حالنا عند الله قال
وكيع وقال ابو حنيفة من قال بقول سفيان هذا فهو عندنا شاك نحن
المؤمنون هنا وعند الله حقا قال وكيع ونحن نقول بقول سفيان و
قول ابي حنيفة عندنا جرأة انا علي بن محمد بن عبد الله المعدل انا
محمد بن عمرو بن البختري الرزاز نا حنبل بن اسحاق نا الحميدي نا حمزة بن
الحرث بن عمير عن ابيه قال سمعت رجلا يسأل ابا حنيفة في المسجد
الحرام عن رجل قال اشهد ان الكعبة حق ولكن لا ادري هي هذه التي
بمكة ام لا فقال مؤمن حقا وسأله عن رجل قال اشهد ان محمد بن عبد الله
نبي ولكن لا ادري هو الذي قبره بالمدينة ام لا فقال مؤمن حقا قال
الحميدي ومن قال هذا فقد كفر قال وكان سفيان يحدث به عن حمزة
بن الحارث اخبرني حسن بن محمد الخلال نا محمد بن العباس الخزاز نا محمد
بن احمد بن محمد بن حسنويه القرشي انا موسى بن عيسى بن عبد الله الربيع
قال نا محمد بن محمد الناعندي نا ابي قال كنت عند عبد الله بن الزبير

اور کہتے تھے واللہ ہمنے فقہ کے کسی متکلم کو آپ سے زیادہ پہنچا ہوا اور زیادہ واقف
اور زیادہ حاضر جواب نہیں پایا آپ فقہ میں اپنے وقت کے بے روک سردار ہیں
لوگ جو کچھ کہتے ہیں وہ صرف حسد کی وجہ سے کہتے ہیں۔ ابن داؤد کہتے ہیں لوگ
ابوحنیفہ کے بارے میں یا تو حاسد ہیں یا جاہل ہیں اور جاہل اچھے ہیں۔ کہتے ہیں
ابوحنیفہ کے بارے میں لوگ دو طرح کے ہیں جاہل اور حاسد وکیع کہتے ہیں میں
امام صاحب کے پاس گیا دیکھا وہ سر جھکائے متفکر بیٹھے ہیں پوچھنے لگے کہاں سے
آئے ہیں میں نے کہا شریک کے پاس سے تو سر اٹھایا اور اشعار پڑھے۔ جنکا
ترجمہ یہ ہے۔ اگر وہ میرا حسد کریں تو میں انہیں ملامت نہیں کروں گا۔ مجھ سے پہلے
بھی اہل فضل کا حسد کیا گیا۔ بس میرا اور انکا جو کچھ تھا وہ باقی ہی رہا۔ اور اکثر
حسد اور غصہ میں ہلاک ہوگئے۔ وکیع کہتے ہیں شاید آپ کو کوئی خبر انکی طرف سے

فاتاه كتاب احمد بن حنبل الكتب الى ما اشنع مسئلة عن ابی حنیفة فكتب
اليه حدثنی الحرث بن عمير قال سمعت ابا حنيفة يقول لو ان رجلا قال اعرف
لله بيتا ولا ادرى اهو الذی بمكة او غيره امؤمن هو قال نعم ولو ان
رجلا قال اعلم ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قد مات ولا ادری
ادفن بالمدينة او غيرها امؤمن هو قال نعم قال الحرث وسمعته
يقول لو ان شاهدين شهدا عند قاض ان فلان بن فلان طلق امرأته
وعلم الناس جميعا انهما شهدا بالزور ففرق القاضی بينهما ثم لقيها احد
الشاهدين فله ان يتزوج بها قال نعم ثم علم القاضی بعد له ان يفرق
بينهما قال لا هكذا قال فی هذه الرواية عن عبد الله بن الزبير الحميدی
عن الحرث بن عمير من غير ان يذكرا بنه بينهما اذ كمحمد بن احمد بن رزق
وابو بكر البرقانی قالا انا محمد بن جعفر بن الهيثم الانباری قال نا جعفر
بن محمد شاکرزاد بن رزق الزاهد ثم اتفقا قال نا جابر السكری الخراسانی
قال سمعت حمزة بن الحرث بن عمير ذكره عن ابيه قال قلت لابی حنيفة
اد قيل له وهو يسمع رجل قال اشهد ان الكعبة حق غير انی لا ادری
اهو هذا البيت الذی يحج الناس اليه ويطوفون حوله او بيت بخراسان

ایسی ہی ملی ہوگی۔ محمد بن حسن سے ایک مرتبہ امام صاحب کے حاسدوں کا ذکر آیا تو وہ
کہنے لگے حسد کرنے والے حسد کرتے رہیں جس شخص سے حسد ورشک نہ کیا جائے
وہ تو بدترین آدمی ہے۔ ابو وہب عابد کہتے ہیں جو شخص جرابوں پر مسح کو جائز
نہ جانے یا امام صاحب کی شان میں واقع ہو وہ ناقص العقل ہے۔ ایک مرتبہ ابن عائشہ
نے امام صاحب کی ایک بات بیان کی تو حاضرین میں سے بعض نے کہا ان کی روایت نہ کیجئے کہنے
لگے اگر تم بھی انہیں دیکھتے تو ان کے مرید بن جاتے۔ تمہاری اور انکی مثال ہی ہے
جو کسی شاعر نے کہی ہے کہ اے بدنصیبو تم یا تو ان پر ملامت کم کرو یا ان جیسے ہوکر
دکھا دو۔ سفیان کے پاس ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے تم امام صاحبؒ کیا گناہ جانتے ہو
وہ تو کہا کرتے تھے میں کتاب اللہ قرآن شریف کو لیتا ہوں اگر نہ پاؤں تو سنت
رسول اللہ حدیث شریف کو لیتا ہوں اگر نہ پاؤں تو جس صحابی کا قول مطابق دلیل

أمؤمن هذا فقال البرقاني أمؤمن هو قال نعم أنا ابن رزق انا جعفر بن
محمد بن نصير الخلدي نا ابو جعفر محمد بن عبد الله بن سليمان الحضرمي في
صفر سنة سبع وتسعين ومائتين نا هامر بن اسماعيل نا مؤمل عن سفيان
الثوري قال نا عباد بن كثير قال قلت لابي حنيفة رجل قال انا اعلم ان
الكعبة حق وانها بيت الله ولكن لا ادري هي التي بمكة او هي بخراسان أمؤمن
هو قال نعم مؤمن هو قلت فما تقول في رجل قال اعلم ان رسول الله ولكن لا
ادري هو الذي كان بالمدينة من قريش او محمد آخر أمؤمن هو قال نعم قال
مؤمل قال سفيان وانا اقول من شك في هذا فهو كافر آنا محمد بن الحسين
بن الفضل القطان انا عبد الله بن جعفر بن درستويه نا يعقوب بن
سفيان حدثني علي بن عثمان بن فضيل نا ابو مسهر نا يحيى بن حمزة
وسعيد يسمع ان ابا حنيفة قال لو ان رجلا عبد هذه النعل يتقرب
به الى الله لم ار بذلك بأسا فقال سعيد هذا الكفر صراحا انا ابو سعيد
الحسن بن محمد بن حسنويه الكاتب باصبهان انا عبد الله بن محمد بن
عيسى بن مزيد الخشاب نا احمد بن مهدي بن محمد بن رستم نا احمد بن
ابراهيم حدثني عبد السلام يعني ابن عبد الرحمن قال حدثني اسماعيل

معلوم ہو لیتا ہوں اگر نہ پاؤں اور مجتہدوں کے اقوال دیکھوں جیسے ابراہیم اور
شعبی اور ابن سیرین اور حسن اور عطا اور سعید بن مسیبؒ اور ان جیسے آدمی
تو میں بھی اجتہاد کرتا ہوں جیسے انہوں نے اجتہاد کیا حضرت سفیان یہ سنکر خاموش
ہو رہے پھر چند کلمات فرمائے جنہیں سب حاضرین نے لکھ لیا فرمایا ہم سخت
سخت حدیثیں سنتے ہیں اور ڈرتے ہیں نرم سنتے ہیں اور امید بند ھتی ہے ہم زندوں کے
محاسب نہیں مردوں کے قاضی نہیں جو سنتے ہیں تسلیم کرتے ہیں جو نہیں جانتے
اسے خدا کو سونپتے ہیں اپنے علم پر غرہ اور نازاں نہیں۔
ہم نے ایوب سجستانی سفیان ثوری سفیان بن عیینہ ابو بکر بن عیاش وغیرہ آئمہ
سے بہت سے اقوال بیان کئے جو امام صاحب کی تعریف مدح وثنا کو شامل
ہیں لیکن منتقدین ائمہ حدیث سے اور خود ان بزرگوں سے بھی جو محفوظ

بن عیسیٰ بن علی قال قال لی شریک کفر ابوحنیفة بآیتین من کتاب الله
قال الله تعالیٰ ویقیموا الصلوٰة ویؤتوا الزکوٰة وذالک دین القیمه وقال الله
تعالی لیزدادوا ایمانا مع ایمانهم وزعم ابوحنیفة ان الایمان لا یزید
ولا ینقص وزعم ان الصلوٰة لیست من دین الله آنا ابوالقاسم عبدالرحمٰن
بن محمد بن عبدالله السراج بنیسابور انا ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس
الطائفی نا عثمان بن سعید الدارمی نا محبوب بن موسیٰ الانطاکی قال
سمعت ابا اسحاق الفزاری یقول سمعت اباحنیفة یقول ایمان ابی بکر
الصدیق وایمان ابلیس واحد قال ابلیس یارب وقال ابوبکر الصدیق
یارب قال ابواسحاق ومن کان من المرجئة ثم لم یقل هذا انکسر علیه قوله
آنا ابوالفضل انا عبدالله بن جعفر نا یعقوب بن سفیان نا ابوبکر الحمیدی
عن ابی صالح الفرا عن الفزاری قال قال ابوحنیفة ایمان آدم وایمان
ابلیس واحد قال ابلیس رب بما اغویتنی وقال رب فانظرنی الی یوم یبعثون
وقال آدم ربنا ظلمنا انفسنا انا ابوطالب یحیی بن علی بن الطیب الدسکری
بحلوان انا ابو یعقوب یوسف بن ابراهیم بن موسیٰ بن ابراهیم السهمی بجرجان
نا ابو نافع عبید بن محمد نا محمد بن هشام بن ملاس قال سمعنا القاسم

اقوال امام صاحب کے بارے میں مروی ہیں وہ اسکے سراسر خلاف ہیں اور وہ
اقوال بھی بکثرت ہیں۔ اور آپنے کئی ایک برائیاں امام صاحب کی ثابت شدہ حقیقی
ہیں جو حفاظت کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں بعض برائیاں تو اصول دیانت میں
ہیں اور بعض فروع دیانت میں ہیں۔ اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ انہیں بھی ذکر کرتے
ہیں اور جو لوگ ان کا سننا اور ان سے واقف ہونا ناپسند کرتے ہوں انکی خدمت
میں معذرت کرتے ہیں کہ امام صاحب بھی ہمارے نزدیک باوجود اپنی جلالت قدر
کے اور علماء کرام کی طرح ہی ہیں جہاں ہم نے اپنی اس کتاب میں انکے
تمام حالات اور جو کچھ انکے بارے میں علماء نے خیالات ظاہر کئے تھے نقل کر دیئے
اسیطرح اب امام صاحب کی زندگی کا بھی دوسرا پہلو ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
ہمیں نیکی اور حق کی توفیق عطا فرمائے۔"

بن عثمان يقول مر ابو حنيفة بسكران يبول قائما فقال ابو حنيفة لو بلت جالسا قال فنظر في وجهه وقال لا تمر يا مرجيء قال له ابو حنيفة هذا جزائي منك صيرت ايمانك كايمان جبرئيل آنا ابن رزق انا احمد بن جعفر بن سالم نا احمد بن علي الابار نا عبد الاعلى بن واصل نا ابي نا ابن فضيل عن القاسم بن حبيب قال وضعت نعلي في الحصى ثم قلت لابي حنيفة ارايت رجلا صلى لهذه النعل حتى مات الا انه يعرف الله بقلبه فقال مؤمن فقلت لا اكلمك ابدا آخبرني الخلال نا علي بن عمر بن محمد المشترے نا محمد بن جعفر الادمي نا احمد بن عبيد نا طاهر بن محمد نا وكيع قال اجتمع سفيان الثوري وشريك والحسن بن صالح وابن ابي ليلى فبعثوا الى ابي حنيفة قال فاتاهم فقالوا له ما تقول في رجل قتل اباه ونكح امه وشرب الخمر في رأس ابيه فقال مؤمن فقال له ابن ابي ليلى لا قبلت لك شهادة ابدا وقال له سفيان الثوري لا كلمتك ابدا وقال له شريك لو كان لي من الامر شيء لضربت عنقك وقال له الحسن بن صالح وجهي من وجهك حرام ان انظر الى وجهك ابدا آنا ابن الفضل انا عبد الله بن جعفر نا يعقوب بن سفيان نا سليمان بن حرب وانا ابن الفضل ايضا انا احمد بن كامل

یزید بن ہارون امام صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمانے لگے ابو حنیفہ بھی ایک آدمی ہیں جسطرح اوروں کے اقوال صحیح بھی ہوتے ہیں اور غلط بھی اسیطرح ان کے بھی ہیں جن بزرگوں نے امام صاحب کی تردید کی تو اُنکے نام یہ ہیں۔ ایوب سختیانی جریر بن حازم ہمام بن یحیی حماد بن سلمہ حماد بن زید ابو عوانہ عبد الوارث سوار عنبری قاضی یزید بن زریع علی بن عاصم امام مالک بن انس جعفر بن محمد عمرو بن قیس ابو عبد الرحمن مقری سعید بن عبد العزیز امام اوزاعی عبد اللہ بن المبارک ابو اسحاق فزاری یوسف بن اسباط محمد بن جابر سفیان ثوری سفیان بن عیینہ حماد بن ابو سلیمان ابن ابی لیلی حفص بن غیاث ابو بکر بن عیاش شریک بن عبد اللہ وکیع بن جراح رقبہ بن مسلقہ فضل بن موسی عیسے بن یونس حجاج بن ارطاۃ مالک بن مغول قاسم بن حبیب اور ابن شبرمہ رحمہم اللہ اجمعین۔

القاضی نا محمد بن موسیٰ البختری نا الغلابی عن سلیمان بن حرب قال نا حماد بن زید قال جلست الی ابی حنیفة فذکر سعید بن جبیر فانتحله فی الارجاء فقلت یا ابا حنیفة من حدثك قال سالم الافطس قال قلت له سالم الافطس کان مرجیا ولکن حدثنی ایوب قال رآنی سعید بن جبیر جلست الی طلق فقال الم ارك جلست الی طلق لا تجالسه قال حماد وکان طلق یری الارجاء قال فقال رجل لابی حنیفة یا ابا حنیفة ما کان رأی طلق فاعرض عنه ثم سأله فاعرض عنه ثم قال ویحك کان یری العدل واللفظ لحدیث الغلابی انا ابو القاسم ابراهیم بن محمد بن سلیمان المؤدب باصبهان انا ابو بکر بن المقری قال نا سلامة بن محمود القیسی بعسقلان نا عبد الله بن محمد بن عمرو قال سمعت ابا مسهر یقول کان ابو حنیفة رأس المرجئة انا الحسن بن الحسین بن العباس النعالی انا احمد بن جعفر بن سلم نا احمد بن علی الابار نا ابو یحیی محمد بن عبد الله بن یزید المقری عن ابیه قال دعانی ابو حنیفة الی الارجاء انا ابن رزق انا جعفر الخلدی نا محمد بن عبد الله بن سلیمان الحضرمی قال نا محمد بن عبد الله بن یزید المقری قال سمعت ابی یقول دعانی ابو حنیفة الی الارجاء فابیت انا ابن الفضل

ایمان کے بارے میں امام صاحب کا فرمان

امام ثوری فرماتے ہیں ہم مؤمن ہیں اور اہل قبلہ کو بھی ہم نکاح کے میراث کے نماز کے اقرار کے بارے میں مؤمن جانتے ہیں ہم گنہگار ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارا کیا حال ہے۔ اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں جو شخص سفیان کا یہ قول کہے ہمارے نزدیک وہ شک والا ہے ہم یہاں اور اللہ کے نزدیک بھی یقیناً مؤمن ہیں امام وکیع کہتے ہیں ہم بھی وہی کہتے ہیں جو امام سفیان نے کہا اور ابو حنیفہ کا قول ہمارے نزدیک جرأت ہے۔ عمیر کہتے ہیں میرے سامنے ایک شخص نے مسجد حرام میں امام ابو حنیفہ سے پوچھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ کعبہ حق ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کعبہ یہی ہے جو مکہ میں ہے یا یہ نہیں تو امام صاحب

انا عبد الله بن جعفر نا يعقوب بن سفيان نا احمد بن الخليل نا عبدة قال
سمعت ابن المبارك وذكر ابا حنيفة فقال رجل هل كان فيه من الهوى شيء
قال نعم الارجاء وقال يعقوب نا ابو جزي بن عمرو بن سعيد بن سالم قال
سمعت جدي قال قلت لابي يوسف اكان ابو حنيفة مرجياً قال نعم قلت
اكان جهمياً قال نعم قلت فاين انت منه قال انما كان ابو حنيفة مدرساً
فما كان من قوله حسن قبلناه وما كان قبيحاً تركناه عليه انا ابو بكر محمد
بن عمر بن بكر المقرئ انا عثمان بن احمد بن سمعان الرزاز نا هشيم بن
خلف الدوري نا محمود بن غيلان نا محمد بن سعيد عن ابيه قال كنت مع
موسى امير المؤمنين بجرجان ومعنا ابو يوسف فسألته عن ابي حنيفة
فقال وما يصنع به وقد مات جهمياً انا محمد بن اسماعيل بن عمر البجلي نا
محمد بن محمد بن عبد الله المطوعي النيسابوري نا ابو حامد بن بلال نا ابن سمنويه
بن ماردنا انا علي بن عثمان قال سمعت زنبورا يقول سمعت ابا حنيفة يقول
قدمت علينا امرأة جهم بن صفوان فادبت نساءنا اخبرنا الحسن
بن الحسين بن العباس بن دوما النعالي انا احمد بن جعفر بن سالم الختلي
نا احمد بن علي الابار نا منصور بن ابي مزاحم حدثني ابو الاخنس الكناني

جواب دیا کہ وہ سچا پکا مؤمن ہے۔ اُس نے کہا اچھا اُس شخص کے بارے میں آپ کیا
کہتے ہیں جو کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن عبد اللہ نبی ہیں لیکن میں نہیں
جانتا کہ آیا یہ وہی ہیں جنکی قبر مدینہ میں ہے یا نہیں۔ آپ نے کہا وہ بھی سچا پکا مؤمن ہے امام
حمیدی کہتے ہیں جو یہ بات کہے وہ کافر ہے سفیان اس بات کو حمزہ بن حارث سے
بیان کرتے تھے۔ محمد نا غندی کہتے ہیں میں عبد اللہ بن زبیر کے پاس تھا اُن کے
پاس امام احمد بن حنبل کا خط آیا کہ ابو حنیفہ کے بیان کردہ مسائل مجھے لکھ بھیجو
انہوں نے اُس کے جواب میں لکھا مجھے حارث بن عمر نے بیان کیا کہ میں نے ابو حنیفہ
سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں جانتا ہوں کہ بیت اللہ ہے
مگر یہ نہیں جانتا کہ یہ وہی ہے جو مکہ میں ہے یا کوئی اور ہے کیا وہ مؤمن ہے
کہا ہاں اور کوئی شخص کہے کہ میں جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال رأيت ابا حنيفة اوحدثنا الثقة انه رأى ابا حنيفة اخذ بزمام بعير
مولاة للجهم قد مت من خراسان يقود جملها فظهر الكوفة يمشى قد حكى
عن بشر بن الوليد عن ابى يوسف ان ابا حنيفة كان يدم جهما ويعيب
قوله - انا الخلال انا الحريرى ان على بن محمد النخعى حدثهم قال نا محمد بن
الحسن بن مكرم نا بشر بن الوليد قال سمعت ابا يوسف يقول قال ابو حنيفة
صنفان من شر الناس بخراسان الجهمية والمشبهة وربما قال
والمقابلية وقال النخعى اخبرنا محمد بن على بن عفان اخبرنا يحيى بن
عبد الحميد نا الحمانى عن ابيه قال سمعت ابا حنيفة يقول جهم بن صفوان
كافر - وليس عندنا شك فى ان ابا حنيفة يخالف المعتزلة فى الوعيد
لانه مرجئ وفى خلق الافعال لانه كان يثبت القدر نا ابن رزق نا ابن
سالم نا احمد بن على الابار نا ابو يحيى بن المقرى سمعت ابى يقول رأيت
رجلا سأل ابا حنيفة احمر كانه من رجال الشام فقال رجل لزم غريما
له فحلف بالطلاق انه يعطيه حقه غدا الا ان يحول بينه وبينه قضاء
الله عزوجل فلما كان من الغد جلس على الزنا وشرب الخمر قال لم يحنث
ولم تطلق امرأته منه نا القاضى ابو جعفر محمد بن احمد بن محمد بن محمود

فوت ہو گئے اور نہیں جانتا کہ وہ مدینہ میں دفن کئے گئے یا اور کہیں کہا وہ بھی
مؤمن ہے کہا ہاں حارث کہتے ہیں اور میں نے سنا وہ یہی کہتے تھے کہ
اگر دو گواہوں نے قاضی کے سامنے گواہی دی کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی
اور سب لوگوں کو علم ہے کہ یہ گواہ محض جھوٹے ہیں قاضی نے میاں بیوی میں جدائی
کرادی پھر اُن گواہوں میں سے ایک اُس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا وہ
نکاح کرسکتا ہے آپ نے فتوی دیا کہ ہاں کرسکتا ہے کہا اچھا اس کے بعد قاضی
کو بھی علم ہوا تو کیا وہ ان دونوں میں جدائی کرا سکتا ہے جواب دیا ہرگز نہیں
امام صاحب سے سوال ہوتا ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ کعبہ برحق ہے لیکن میں
نہیں جانتا کہ یہ وہی کعبہ ہے جس کا لوگ حج کرتے ہیں اور اُس کے ارد گرد طواف
کرتے ہیں یا وہ خراسان میں ہے کیا ایسا شخص مؤمن ہے آپ نے فتوی دیا

السمنانی من حفظه نا ابو محمد الحسن بن ابی عبد الله السمنانی نا الحسین بن
رحمة الرحمی نا محمد بن شجاع الثلجی نا محمد بن جماعة عن ابی یوسف قال سمعت
ابا حنیفة یقول اذا کلمت القدری فانما هو حرفان اما ان یسکت واما
ان یکفر یقال له هل علم الله فی سابق علمه ان تکون هذه الاشیاء کما هی فان
قال لا فقد کفر وان قال نعم یقال له افاراد ان تکون کما علم او اراد ان تکون بخلاف
ما علم فان قال اراد ان تکون کما علم فقد اقر انه اراد من المؤمن الایمان ومن
الکافر الکفر وان قال اراد ان تکون بخلاف ما علم فقد جعل ربه متمنیا متحسرا
لان من اراد ان یکون ما علم انه لا یکون او لا یکون ما علم انه یکون فانه متمن متحسر
ومن جعل ربه متمنیا متحسرا فهو کافر انا علی بن علی البصری نا احمد بن محمد بن یعقوب
الکاغذی نا ابو محمد عبید الله بن الحارثی نا داود بن ابی العوام نا ابی عن یحیی
بن نصر قال کان ابو حنیفة یفضل ابا بکر وعمر ویحب علیا وعثمان وکان
یؤمن بالاقدار ولا یتکلم فی القدر وکان یمسح علی الخفین وکان اعلم الناس فی
زمانه واتقاهم

واما القول بخلق القرآن

فقد قیل ان ابا حنیفة لم یکن یذهب الیه والمشهور عنه انه کان یقوله

وہ مومن ہے عباد بن کثیر امام صاحب سے پوچھتے ہیں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں
کعبہ برحق ہے اور وہ بیت اللہ ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ کعبہ وہی ہے جو مکہ میں ہے یا
وہ ہے جو خراسان میں ہے کیا ایسا شخص مومن ہے کہنے لگے ہاں وہ مومن ہے
انہوں نے کہا اچھا اس شخص کو آپ کیا کہتے ہیں جو کہے میں جانتا ہوں رسول برحق ہیں لیکن نہیں جانتا
کہ وہی رسول اللہ ہیں جو مدینہ میں قریش قبیلے سے تھے یا محمد نام کا کوئی اور شخص رسول اللہ ہے کیا
ایسا عقیدہ رکھنے والا مومن ہے کہا ہاں وہ مومن ہے۔ سفیان کہتے ہیں میں
کہتا ہوں جو اس میں شک کرے وہ یقیناً کافر ہے۔ آپ کا قول ہے اگر
کوئی شخص اس جوتی کی عبادت کرے اور اس سے اللہ کی نزدیکی چاہے میرے نزدیک
اس میں کوئی حرج نہیں سعید کہتے ہیں یہ صریح کفر ہے۔ شریک کہتے ہیں ابو حنیفہ نے
قرآن پاک کی دو آیتوں کے ساتھ کفر کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ

واستتيب منه فانا مزدوى عنه فهى خلقه ثنا نا محمد بن احمد بن رزق نا على
بن احمد بن محمد القزوينى نا ابو عبد الله بن محمد بن شيبان الرازى العطار بالرى سمعت
احمد بن الحسن البرمقى قال سمعت الحكم بن بشير يقول سمعت سفيان بن سعيد
الثورى والنعمان بن ثابت يقولان القرآن كلام الله غير مخلوق نا القاضى
ابو جعفر السمنانى نا الحسن بن ابى عبد الله السمنانى نا الحسين بن رحمة ابو يحيى
نا محمد بن شجاع الثلجى نا محمد بن سماعة عن ابى يوسف قال ناظرت ابا حنيفة
ستة اشهر حتى قال من قال القرآن مخلوق فهو كافر انا الخلال
انا الحسن يا ى ان النخعى حدثهم نا احمد بن الصلت نا بشر بن الوليد
عن ابى يوسف عن ابى حنيفة قال من قال القرآن مخلوق فهو مبتدع فلا
يقولن احد بقوله ولا يصلين احد خلفه وقال النخعى نا نجيح بن ابراهيم
حدثنى ابن كرامة وراق بن ابى بكر بن ابى شيبة قال قدم ابن مبارك على
ابى حنيفة فقال له ابو حنيفة ما هذا الذى دب فيكم قال له رجل يقال له
جهم قال وما يقول قال يقول القرآن مخلوق فقال ابو حنيفة كبرت كلمة
تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا وقال النخعى نا ابو بكر المروزى
قال سمعت ابا عبد الله احمد بن حنبل يقول لم يصح عندنا ان ابا حنيفة يقول

وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۔ یعنے دین مضبوط یہ ہو کہ نمازوں کو قائم کریں
اور زکوٰة ادا کریں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو لِيَزْدَادُوْا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ یعنے تا کہ
لوگ ایمان میں بڑھ جائیں اپنے ایمان کے ساتھ اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ایمان
گھٹتا بڑھتا نہیں ۔ اور کہتے ہیں نماز اللہ کے دین میں نہیں ۔ امام صاحب فرمایا
کرتے تھے ابو بکر صدیق رضی کا ایمان اور ابلیس کا ایمان ایک ہو ۔ ابلیس بھی کہتا تھا یا رب
اور ابو بکر صدیق بھی کہتے تھے یا رب ابو اسحاق کہتے ہیں ہر مرجیہ شخص کا یہی
خیال ہو ورنہ انکا مذہب نہیں بنتا ۔ آپ فرماتے ہیں آدم کا ابلیس کا ایمان ایک
ہے ابلیس کہتا ہے رَبِّ بِمَا اَغْوَيْتَنِيْ اور کہتا ہے رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْ اِلٰى
يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اور آدم کہتے ہیں رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا ایک مرتبہ امام
صاحب نے دیکھا کہ ایک شرابی کھڑے کھڑے پیشاب کر رہا ہو فرمانے لگے

القرآن مخلوق وقال النخعي نا محمد بن شاذان الجوهري قال سمعت ابا سليمان الجوزجاني ومعلى بن منصور الرازي يقولان ما تكلم ابو حنيفة ولا ابو يوسف ولا زفر ولا محمد ولا احد من اصحابهم في القرآن وانما تكلم في القرآن بشر المريسي وابن ابي داود فهؤلاء شانوا اصحاب ابي حنيفة۔

ذكر الروايات عمن حكى عن ابي حنيفة القول بخلق القرآن

نا البرقاني حدثني محمد بن العباس الخزاز نا جعفر بن محمد الصندلي نا اسحاق بن ابراهيم بن عمر بن منيع نا اسحاق بن عبد الرحمن نا حسن بن ابي مالك عن ابي يوسف قال اول من قال القرآن مخلوق ابو حنيفة كتب الي عبد الرحمن بن عثمان الدمشقي وناه عبد العزيز بن ابي طاهر عنه قال نا ابو الميمون البجلي نا ابو زرعة عبد الرحمن بن عمرو واخبرني محمد بن الوليد سمعت ابا مسهر يقول قال سلمة بن عمرو القاضي على المنبر لا رحم الله ابا حنيفة فانه اول من زعم ان القرآن مخلوق نا الضبيقي انا جعفر بن محمد بن علي الطاهري نا ابو القاسم البغوي نا زياد بن ايوب حدثني حسن بن ابي مالك وكان من خيار عباد الله قال قلت لابي يوسف القاضي ما كان ابو حنيفة يقول في القرآن قال فقال كان يقول القرآن مخلوق

کا شکے تو بیٹھ کے پیشاب کرتا اس نے آپکی طرف دیکھا اور کہا ای مرجیہ تو ہی میرے پاس سے گذرتا آپ فرمانے لگے چونکہ میں نے تیرا ایمان جبرئیلؑ کے ایمان کے برابر کر دیا ہی اسلئے میرا بدلہ یہی تھا قاسم بن حبیب کہتے ہیں میں نے اپنی جوتیاں کنکریوں میں رکھیں اور امام صاحب سے کہا کہ ایک شخص مرتے دم تک ان جوتیوں کی نماز پڑھتا رہا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو دل سے پہچانتا رہا کیا وہ بھی ایمان دار ہے؟ آپنے جواب دیا ہاں وہ بھی مومن ہے۔ میں نے کہا اب میں آپ سے ہرگز ہرگز کبھی بھی بات چیت نہیں کروں گا۔ حضرت سفیان ثوری حضرت شریک حضرت حسن بن صالح حضرت ابن ابی لیلیٰ مجتمع ہوتے ہیں اور امام صاحب کو بھی بلاتے ہیں وہ تشریف لائے تو اُنسے پوچھا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جس نے اپنے باپ کو قتل کر دیا اپنی ماں سے نکاح کر لیا اپنے باپ کے سر کے کاسہ میں شراب پی آپ نے فرمایا وہ مومن ہے یہ سنتے ہی امام ابن ابی لیلیٰ فرمانے لگے میں تیری

قال فقلت فانت یا ابا یوسف فقال لا قال ابو القاسم فحدثت بهذا الحدیث القاضی الرقی فقال لی وابی حسن کان وابی حسن کان یعنی الحسن بن ابی مالک قال ابو القاسم فقلت للبرقی هذا قول ابی حنیفة قال نعم المشئوم قال وجعل یقول اجدب بحلقی اخبرنی حسن بن محمد الخلال قال ابنا نا احمد بن ابراهیم بن الحسن نا عمر بن الحسن القاضی قال نا اسماعیل بن اسحاق نا نصر بن علی نا الاصمعی نا سعید بن سالم الباهلی قال قلنا لابی یوسف لم لا تحدثنا عن ابی حنیفة قال ما تصنعون به مات یوم مات یقول القرآن مخلوق۔ اخبرنی الخلال نا احمد بن ابراهیم نا عمر بن الحسن نا القاضی نا اسماعیل بن اسحاق القاضی نا عباس بن عبد العظیم نا احمد بن مؤنس قال کان ابو حنیفة فی مجلس عیسی بن موسی فقال القرآن مخلوق قال فقال اخرجوه فان تاب والا فاضربوا عنقه نا ابن رزق نا احمد بن اسحاق بن وهب البندار نا محمد بن العباس یعنی المؤدب نا ابو محمد شیخ له اخبرنی احمد بن مؤنس قال اجتمع ابن ابی لیلی وابو حنیفة عند عیسی بن موسی العباسی والی الکوفة قال فتکلما عنده قال فقال ابو حنیفة القرآن مخلوق قال فقال عیسی لابن ابی لیلی اخرج فاستتبه فان تاب والا فاضرب

شہادت کبھی بھی قبول نکروں گا امام سفیان فرمانے لگے میں تجھ سے کبھی نہ بولوں گا حضرت امام شریک نے کہا اگر میرا بس چلتا تو تیری گردن مارتا امام حسن بن صالح نے فرمایا میں تیری شکل بھی کبھی نہ دیکھوں گا۔ حماد بن زید کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس گیا اپنے سعید بن جبیر کا ذکر کیا اور انہیں مرجیہ کہا میں نے کہا حضرت آپ سے یہ کس نے کہا کہا سالم افطس نے میں نے کہا سالم افطس تو خود مرجیہ تھا سنئے مجھ سے ایوب نے کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے طلق کے پاس بیٹھا دیکھا تو مجھے منع فرما دیا۔ اس لیئے کہ طلق مرجیہ کا خیال رکھتے تھے تو ایک شخص نے کہا امام صاحب طلق کی بابت آپکی کیا رائے ہے آپ نے جواب نہ دیا اس نے پھر پوچھا آپ نے پھر منہ پھیر لیا پھر کہا وہ عدل دیکھتا تھا۔ ابو مسہر کہتے ہیں ابو حنیفہ مرجیہ کے سردار تھے۔ یزید مقری کہتے ہیں مجھے بھی انہوں نے مرجیہ بننے کو کہا تھا۔ اور انکی اس دعوت کو میں نے رد کر دیا۔ ابن المبارک سے کسی نے

عنقه نا ابن الفضل نا دعلج بن احمد نا احمد بن علی الابار نا سفیان بن وکیع
قال جاء عمر بن حماد بن ابی حنیفة فجلس الینا فقال سمعت ابی حمادا یقول
بعث ابن ابی لیلی الی ابی حنیفة فسأله عن القرآن فقال مخلوق فقال
تتوب والا اقدمت علیک قال فتابعه فقال القرآن کلام الله قال
فدار بی فی الخلق یخبرهم انه قد تاب من قوله القرآن مخلوق فقال ابی فقلت
لابی حنیفة کیف صرت الی هذا فقال یا بنی خفت ان یقدم علی فاعطیته
التقیة نا ابراهیم بن عمر الرمکی نا محمد بن عبد الله بن خلف الدقاق نا
عمر بن محمد بن عیسی الجوهری نا ابو بکر الاثرم قال حدثنی هرون بن
اسحاق قال سمعت اسماعیل بن ابی الحکم یذکر عن عمر بن عبید الطنافسی
عن ابیه ان حماد بن سلیمان بعث الی ابی حنیفة انی بریٔ مما تقول الا ان
تتوب وکان عنده ابن ابی عیینة فقال اخبرنی جار لی ان ابا حنیفة
دعاه الی ما استتیب من بعد ما استتیب انا الخلال انا الحریری
ان النخعی حدثهم قال عبد الله بن عقال نا محمد بن الشقر بن مالک
بن مغول سمعت اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفة یقول قال ابو حنیفة
ان ابن ابی لیلی یستحل منی ما لا استحل من بهیمة نا محمد بن عبید الله

کسی نے پوچھا کہ ابوحنیفہ میں بھی کچھ بدعت تھی کہا ہاں مرجیہ ہیں۔ امام ابویوسف رح سے
پوچھا جاتا ہے کہ کیا امام ابوحنیفہ مرجیہ تھے کہا ہاں سوال ہوا کیا وہ جہمیہ تھے کہا
ہاں کہا پھر تم اپنی بابت کہو کہا امام صاحب ایک مدرس تھے انکی اچھی باتیں ہم لیتے تھے
اور خلافِ شرع باتیں چھوڑ دیا کرتے تھے۔ سعید کہتے ہیں جب امیر المؤمنین موسی کے
ساتھ جرجان میں تھا ہمارے ساتھ امام صاحب کے شاگرد رشید قاضی ابو یوسف بھی
تھے میں نے اُن سے امام ابوحنیفہ کے بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگے تم انہیں کیا
کروگے وہ تو جہمیہ ہو کر مرے۔ امام صاحب کا قول ہے کہ جب جہم بن صفوان کی
عورت ہمارے ہاں آئی تو ہم نے اُسے اپنی عورتوں سے ملاقات کرائی۔ جہم کی لونڈی
جب خراسان سے آئی تو کوفے میں اُسکے اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے امام ابو حنیفہ
چلتے تھے ابو یوسف سے یہ بھی مروی ہے کہ امام صاحب جہم کی مذمت کیا کرتے تھے

الحمانی نا محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم الشافعی حدثنی عمر بن الہیضم البزاز
نا عبد اللہ بن سعید بقصر ابن ہبیرۃ حدثنی ابی ان اباہ اخبرہ ان ابن
ابی لیلیٰ کان یتمثل بہذہ الابیات ؎ انی شنأت المرجیین و رأیہم
عمرو بن ذر و ابن قیس ناصر ؛ و عتیبۃ اللہ باب لا نرضیٰ بہ ؛ و ابا حنیفۃ
شیخ سوء کافر ؛ فی ابیات ذکرہا و انا محمد بن عبد اللہ الحنائی و الحسین
بن ابی بکر و محمد بن عمر القرشی قالوا انا محمد بن عبد اللہ الشافعی نا محمد بن
موسیٰ نا ضرار بن موسیٰ نا ضرار بن صرد قال حدثنی سلیم المقری نا سفین
الثوری قال لی حماد بن ابی سلیمان ابلغ عنی اباحنیفۃ المشرک
انی بریٔ منہ حتی یرجع عن قولہ فی القرآن آنا الحسن بن شجاع نا عبد
بن جعفر نا احمد بن علی الابار نا عبد الاعلیٰ بن واصل نا ابو نعیم ضرار
بن صرد قال سمعت سلیم بن عیسی المقری قال سمعت سفیان بن سعید
الثوری یقول سمعت حماد بن ابی سلیمان یقول ابلغوا اباحنیفۃ المشرک
انی بریٔ من دینہ بریٔ الی ان یتوب قال سلیم کان یزعم القرآن
مخلوق آخبرنی عبد الباقی بن عبد الکریم قال انا عبد الرحمن بن عمر
الخلال نا محمد بن احمد بن یعقوب حدثنی جدی قال حدثنی علی بن

اور اُس کے اقوال پر عیب گیری کرتے تھے فرماتے تھے خراسان میں دو قسم کے لوگ بدترین لوگ ہیں جہمیہ اور مشبہ اور کبھی کہتے تھے مقابلیہ۔ حمانی اپنے باپ کی روایت سے نقل کرتے ہیں کہ امام صاحب جہم بن صفوان کو کافر کہتے تھے" ہم بھی بلاشک یہ کہتے ہیں کہ امام صاحب معتزلہ کا وعید کے بارے میں خلاف کرتے تھے اسلئے کہ وہ مرجیہ تھے۔ اور خلق افعال کا بھی انکار کرتے تھے اس لیے کہ وہ تقدیر کے مثبت تھے"۔ ایک شخص سرخ رنگ جیسے کہ شامی ہوتے ہیں امام صاحب سے سوال کرتا ہے کہ ایک شخص اپنے مقروض کو پکڑ لیتا ہے وہ قسم کھاتا ہے کہ اگر کل میں تجھے تیری رقم نہ دیدوں تو میری بیوی پر طلاق ہے۔ یہ اور بات ہے کہ دونوں میں سے کسی کو موت آجائے دوسرے دن وہ زناکاری اور شراب خوری میں مشغول ہو جاتا ہے فرمایا نہ اس کی قسم ٹوٹتی ہے نہ اُسکی عورت اس سے جدا ہوتی ہے امام صاحب فرماتے ہیں جب قدریہ فرقہ سے تم

ياسر حدثني عبد الرحمن بن الحكم بن بشر بن سليمان عن ابيه او غيره
واكبر ظني انه عن غير ابيه قال كنت عند حماد بن ابي سليمان اذا قبل ابو حنيفة فلما راه حماد
قال لا مرحبا ولا اهلا ان سلم فلا تردوا عليه ان جلس فلا توسعوا له قال فجاء ابو حنيفة فجلس فتكلم
حماد بشئ فرده عليه ابو حنيفة فاخذ حماد كفا من حصى فرمى به آنا ابن رزق انا احمد بن جعفر
بن سالم نا احمد بن علي الابار نا احمد بن ابراهيم قال قيل لشريك استتيب ابو حنيفة قال
قد علم ذالك العواتق في خدورهن آنا ابن الفضل انا ابن درستويه نا يعقوب بن
سفيان حدثني الوليد قال حدثني ابو مسهر حدثني محمد بن فليح المدني عن اخيه
سليمان وكان علامة بالناس ان الذي استتاب ابا حنيفة خالد القسري
قال فلما رأى ذالك اخذ في الرأى ليعمي به وروى ان عمر بن
يوسف استتابه وقيل انه لما تاب رجع واظهر القول بخلق القرآن فاستتيب
دفعة ثانية فيحتمل ان يكون يوسف استتابه مرة وخالد استتابه مرة والله
اعلم آنا علي بن طلحة المقرى والحسن بن علي الجوهري قال انا عبد العزيز
بن جعفر الخرقي نا علي بن اسحاق بن زاطيا نا ابو معمر القطيعي نا حجاج الاعور
عن قيس بن الربيع قال رأيت يوسف بن عمر امير الكوفة اقام ابا حنيفة
على المصطبة يستتيبه من الكفر آنا الحسين بن محمد اخو الخلال انا جبريل

گفتگو کرو تو ایک بات ایسی میں بتاتا ہوں کہ یا تو وہ خاموش ہو جائے اور ہار جائے یا کافر ہو جائے اس سے پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ چیزوں کو پیدا کرنے سے پہلے یہ جانتا تھا کہ یہ چیز ایسی ہوگی یا نہ جانتا تھا؟ اگر وہ انکار کرے تو صریح کفر ہے اور اگر اقرار کرے تو پوچھا جائے کہ کیا وہ اپنے علم کے مطابق ہونا چاہتا تھا یا خلافِ علم۔ اگر علم کے مطابق وہ کہے تو ثابت ہو گیا کہ مومن سے اُس کا ارادہ ایمان کا تھا اور کافر سے کفر کا اور اگر کہے کہ اس کا ارادہ اپنے علم کے خلاف ہونے کا تھا تو اُس نے اپنے رب کو تمنا کرنے والا اور حسرت و افسوس کرنے والا ٹھیرایا اس لیے کہ جو شخص جانتا ہو کہ یہ نہ ہوگا اور پھر اس کا ہونا چاہے یا جانتا ہو کہ یہ ہوگا اور اس کا نہ ہونا چاہے تو وہ تمنا کرنے والا اور حسرت و افسوس کرنے والا ہوا اور جو شخص اپنے رب کو تمنائیں اور حسرت و افسوس کرنے والا جانے وہ کافر ہے۔ امام ابو حنیفہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو فضیلت دیتے تھے اور حضرت علیؓ

بن محمد العدل بهمدان انا محمد بن حيويه النخاس نا محمد بن غيلان نا يحيى بن آدم
قال سمعت شريكا يقول استتيب ابو حنيفة مرتين آنا ابن الفضل انا ابن درستويه
نا يعقوب حدثني الوليد بن عتبة الدمشقي وكان ممن تهمه نفسه نا ابو
مسهر نا يحيى بن حمزة وسعيد بن عبد العزيز جالس قال حدثني شريك
بن عبد الله قاضي الكوفة ان ابا حنيفة استتيب من الزندقة مرتين
نا علي بن محمد بن عبد الله المعدل انا محمد بن احمد بن الحسن الصواف انا
عبد الله بن احمد بن حنبل اجازة حدثني ابو معمر قال قيل لشريك مم
استتبتم ابا حنيفة قال من الكفر آنا ابو رزق انا احمد بن عبد الله
الوراق نا ابو الحسن علي بن اسحاق بن عيسى بن زاطيا المخرمي قال سمعت
ابراهيم بن سعيد الجوهري يقول سمعت معاذ بن معاذ وانا ابن الفضل
انا عثمان بن احمد الدقاق نا سهل بن ابي سهل الواسطي نا ابو حفص عمر بن
علي قال سمعت معاذ بن معاذ يقول سمعت سفيان الثوري يقول استتيب
ابو حنيفة من الكفر مرتين آنا ابن رزق انا ابن سالم نا احمد بن علي الابار
نا محمد بن يحيى نا نعيم بن حماد نا يحيى بن سعيد ومعاذ بن معاذ قالا وانا ابو الفضل
انا ابن درستويه نا يعقوب نا نعيم قال سمعت معاذ بن معاذ ويحيى بن سعيد

اور حضرت عثمانؓ سے محبت رکھتے تھے تقدیر پر ایمان رکھتے تھے تقدیر کے مسائل میں
کلام نہ کرتے تھے جرابوں پر مسح جائز جانتے تھے اور اپنے زمانے کے بڑے عالم اور بہت
بڑے پرہیزگار تھے۔

خلق قرآن کے مسئلہ میں امام صاحب کا قول

یہ بھی کہا گیا ہے کہ امام صاحب خلقِ قرآن کے قائل نہ تھے اور مشہور یہ قول ہے کہ
وہ اسکے بھی قائل تھے لیکن توبہ کرائے گئے تھے وہ روایتیں ملاحظہ ہوں جسمیں
امام صاحب سے خلقِ قرآن کی نفی وارد ہے حکم بن بشیر کہتے ہیں حضرت سفیان ثوریؒ
اور حضرت عثمان بن ثابت کا قول ہے کہ قرآن کلام اللہ ہے غیر مخلوق ہے۔ ابو یوسفؒ
فرماتے ہیں میں نے امام صاحبؒ سے چھ مہینے تک مناظرہ کیا یہانتک کہ وہ اس بات
کے قائل ہو گئے کہ جو قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ فرماتے ہیں کہ قرآن کو مخلوق

يقولان سمعنا سفيان يقول استتيب ابوحنيفة من الكفر مرتين وقال
يعقوب مرارا آنا ابونعيم الحافظ نا محمد بن احمد بن الحسن نا بشر بن موسى نا عبدالله
بن الزبير الحميدي قال سمعت مؤملا يقول استتيب ابوحنيفة من الدهر مرتين
آنا ابوسعيد الحسن بن محمد بن عبدالله بن حسنويه الكاتب باصبهان انا
ابومحمد عبدالله بن محمد بن عيسى بن يزيد الخشاب نا احمد بن مهدي نا عبدالله
بن معمر نا مؤمل بن اسماعيل قال سمعت سفيان الثوري يقول ان اباحنيفة
استتيب من الزندقة مرتين قال احمد بن مهدي نا احمد بن ابراهيم
حدثني سليمان بن عبدالله نا جرير عن ثعلبة قال سمعت سفيان الثوري
وذكر اباحنيفة فقال لقد استتاب اصحابه من الكفر مرارا آنا ابن رزق
انا عثمان بن احمد الدقاق نا حنبل بن اسحاق نا الحميدي قال سمعت سفيان
وهو ابن عيينة يقول استتيب ابوحنيفة من الدهر ثلاث مرات آنا ابن
رزق انا ابن سلمة قال نا الابار نا محمد بن يحيي النيسبوري نا نعيم بن حماد
قال قال يحيي بن حمزة وسعيد بن عبدالعزيز استتيب ابوحنيفة من
الزندقة مرتين آنا الحسن بن ابي بكر انا عبدالله بن اسحاق البغوي نا الحسن
بن عليل نا احمد بن الحسين صاحب القوهي قال سمعت يزيد بن زريع قال

کہنے والا بدعتی ہے اس کا قول کوئی نہ کہے اور اُس کے پیچھے کوئی نماز نہ پڑھے ۔ فرماتے ہیں
قرآن کو مخلوق کہنے والا بدعتی ہے اُسکی بات نہ مانی جائے اور اُسکی اقتدا میں نماز نہ پڑھی
جائے ۔ ابنِ مبارک جب امام صاحب کے پاس آتے ہیں تو آپ پوچھتے ہیں تم میں یہ بیماری
کیا پھیل پڑی ہے ؟ جہم کیا کیا کہتا ہے ؟ کہا وہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے آپ نے
فرمایا بڑی بُری بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے یقیناً وہ جھوٹ کہتے ہیں ۔ ابو سلیمان
جوزجانی معلی بن منصور رازی کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ امام ابویوسف امام زفر امام محمد
اور ان کے ساتھیوں میں سے کسی نے قرآن کو مخلوق نہیں کہا یہ تو بشر مریسی اور ابنِ
ابی داؤد کا قول ہے اور ان لوگوں نے اصحاب ابوحنیفہ کو بدنام کیا ہے ۔

اُن لوگوں کا بیان جو کہتے ہیں کہ امام صاحب قرآن کو مخلوق کہتے ہیں

امام ابویوسف شاگرد رشید امام ابوحنیفہ کے فرماتے ہیں سب سے پہلے جس نے قرآن کو

استتیب ابوحنیفة مرتین أنا ابن رزق والبرقانی قالا انا محمد بن جعفر بن الهیثم الانباری نا جعفر بن محمد بن شاکر وانا الحسین بن شجاع الصوفی نا محمد بن عبد الله الشافعی نا جعفر بن شاکر نا ابو (?) هو ابن السکن قال سمعت عبد الله بن ادریس یقول استتیب ابوحنیفة مرتین قال وسمعت ابن ادریس یقول کذب من زعم ان الایمان لا یزید ولا ینقص انا القاضی ابوبکر الحیری نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم قال سمعت الربیع بن سلیمان یقول سمعت اسد بن موسی قال استتیب ابوحنیفة مرتین انا محمد بن عبد الله بن ابان الهیتی نا احمد بن سلیمان النجاد نا عبد الله بن احمد بن حنبل قلت لابی کان ابوحنیفة استتیب قال نعم نا محمد بن علی بن مخلد الوراق لفظا قال فی کتابی عن ابی بکر محمد بن عبد الله بن صالح الابهری الفقیه المالکی قال سمعت ابا بکر بن ابی داود السجستانی یوما وهو یقول لاصحابه ما تقولون فی مسئلة اتفق علیها مالک واصحابه والشافعی واصحابه والاوزاعی واصحابه والحسن بن صالح واصحابه وسفیان الثوری واصحابه واحمد بن حنبل واصحابه فقالوا یا ابا بکر ما تکون مسئلة اصح من هذه فقال هؤلاء کلهم اتفقوا علی تضلیل ابی حنیفة۔

ذکر ما حکی عن ابی حنیفة من رأیه فی الخروج علی السلطان

مخلوق کہا وہ ابو حنیفہ تھا سلمہ بن عمرو قاضی نے ممبر پہ اپنے بیان میں کہا اللہ تعالیٰ ابو حنیفہ پر رحم نہ کرے اسی شخص نے سب سے پہلے قرآن کو مخلوق کہا۔ ابو یوسف قاضی سے حسن بن ابی مالک پوچھتے ہیں کہ قرآن کو امام ابو حنیفہ مخلوق کہتے تھے یا نہیں؟ کہا ہاں مخلوق کہتے تھے پوچھا جاتا ہے پھر آپ کیا کہتے ہیں کہا میں نہیں کہتا ابو القاسم کہتے ہیں جب میں نے اس اس واقعہ کا ذکر قاضی برقی سے کیا تو وہ کہنے لگے ابو الحسن بھی اسی کے قائل تھے ابو الحسن بھی یہی کہتے تھے یعنی حسن بن ابی مالک میں نے پھر کہا کیا ابو حنیفہ کا قول یہی ہے کہا ہاں وہ بھی اس نامبارک قول کے قائل ہیں۔ ایک مرتبہ لوگ امام ابو یوسف سے کہتے ہیں کہ آپ امام ابو حنیفہ کی روایتیں ہمیں کیوں نہیں سناتے کہا تم ان کی روایتوں کو کیا کرو گے وہ تو انتقال کے وقت قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہو گئے تھے ایک مرتبہ امام صاحب عیسیٰ بن موسیٰ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہنے لگے قرآن مخلوق ہے

انا ابن الفضل انا عبد الله بن جعفر بن درستویہ نا یعقوب بن سفیان
حدثنی صفوان بن صالح نا عمر بن عبد الواحد قال سمعت الاوزاعی
یقول اتانی شعیب بن اسحاق وابن ابی مالک وابن علاق وابن ناصح فقالوا
قد اخذنا عن ابی حنیفة اشیاء فانظر فیہ فلم یبرح بی وبهم حتی اریتهم
فیما جاؤنی عنه انه قد احل لهم الخروج علی الائمة آنا طلحه بن علی الصقر
الکتانی انا محمد بن عبد الله الشافعی قال حدثنی ابو شیخ الاصبهانی نا الاثرم
وانا ابراهیم بن عمر البرمکی انا محمد بن عبد الله بن خلف الدقاق نا عمر بن
محمد الجوهری نا ابو بکر الاثرم قال سمعت ابا عبد الله یقول قال ابن المبارک
ذکرت ابا حنیفة یوما عند الاوزاعی فاعرض عنی فعاتبته فقال تجیئ الی
رجل یری السیف فی امة محمد صلی الله علیه وسلم فتذکره عندنا آخبرنی
محمد بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی انا ابو علی الحافظ نا عبد الله
بن محمود المروزی قال سمعت محمد بن عبد الله بن قهزاد یقول سمعت ابا الوزیر
انه حضر عبد الله بن المبارک فروی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
حدیثا فقال له رجل ما قول ابی حنیفة فی هذا فقال عبد الله احدثک
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وتجیئ برجل کان یری السیف فی امة محمد

عیسیٰ نے فرمایا اسے نکال دو اور اگر توبہ نہ کرے تو اسکی گردن مارو۔ والیٔ کوفہ عیسیٰ بن موسیٰ عباسی کے دربار میں ابنِ ابی لیلیٰ کی اور امام صاحب کی ملاقات ہوتی ہے وہاں کچھ بات چیت ہوتی ہے امام صاحب فرماتے ہیں قرآن مخلوق ہے امیرِ کوفہ حضرت عیسیٰ بہت غصہ ہو کر فرماتے ہیں اسے باہر نکالو اس سے توبہ کراؤ اگر توبہ نہ کرے تو اُسکی گردن مارو۔ ابنِ ابی لیلیٰ نے ایک مرتبہ امام صاحب کے پاس آدمی بھیجا کہ آپ قرآن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہا وہ مخلوق ہے کہا توبہ کرو ورنہ میں تمہاری گردن ماروں گا۔ دوبارہ پھر بھیجا تو کہنے لگے قرآن کلام اللہ ہے اس پر مشہور ہو گیا کہ آپ نے توبہ کر لی حماد کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ کہا آپ نے یہ کیوں کیا؟ کہا مجھے اپنی جان کا خوف تھا تو میں نے تقیہ کر لیا۔ حماد بن سلیمان نے ابو حنیفہ سے کہا میں آپ کے قول سے بری الذمہ ہوں ہاں اگر آپ توبہ کر لیں تو اور بات ہے اُنکے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنا ابن دوما البخالی انا احمد بن جعفر بن
سالم نا محمد بن علی الابار نا الحسن بن علی الحلوانی نا احمد بن محمد نا عبد العزیز
بن ابی رزمۃ عن ابن المبارک قال کنت عند الاوزاعی فذکرت ابا حنیفۃ
فلما کان عند الوداع قلت اوصنی قال قد اردت ولو لم تسألنی سمعتک
تطری رجلا یری السیف فی الامۃ قال فقلت الا اخبرتنی فقال الابار نا منصور
بن ابی مزاحم حدثنی یزید بن یوسف قال قال لی ابو اسحاق الفزاری
جاء نی نعی اخی من العراق وخرج مع ابراہیم بن عبد اللہ الطالبی فقدمت
الکوفۃ فاخبرونی انہ قتل وانہ قد استشار سفیان الثوری و ابا حنیفۃ
فاتیت سفیان انبأت بمصیبتی باخی واخبرتہ انہ استفتاک قال
نعم قد جاءنی فاستفتانی فقلت ماذا افتیتہ قال لا آمرک بالخروج و
لا انہاک قال فاتیت ابا حنیفۃ فقلت لہ بلغنی ان اخی اتاک فاستفتاک
قال قد اتانی واستفتانی قال فقلت فما افتیتہ قال افتیتہ بالخروج
قال فاقبلت علیہ فقلت لا جزاک اللہ خیرا قال ہذا رأی قال فحدثتہ
بحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرد لہذا فقال ہذا خرافۃ
یعنی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنا ابن الفضل بن درستویہ نا یعقوب

پاس ابنِ عیینہ بھی تھے وہ کہتے ہیں کہ میرے پڑوسی نے مجھے خبر دی کہ ابو حنیفہ نے
توبہ کرنیکے بعد بھی خلقِ قرآن کی طرف مجھے بلایا۔ امام صاحب فرماتے ہیں میں ایک
چوپائے کے ساتھ بھی جو سلوک جائز نہیں جانتا وہ سلوک میرے ساتھ ابنِ ابی لیلیٰ
جائز جانتے ہیں۔ ابن ابی لیلیٰ چند اشعار پڑھا کرتے تھے جنکا مطلب تھا کہ میں مرجیہ گروہ
اور ان کے مذہب کو برا جانتا ہوں جیسے عمرو بن ذر اور ابنِ قیس فاجر اور عتیبہ دباب
سے بھی میں خوش نہیں ہوں اور ابو حنیفہ بھی برے اور . . . . تھے۔ حماد بن ابو سلیمان نے سفیان
ثوری سے کہا ابو حنیفہ . . . . سے کہدو کہ میں اُس سے بیزار ہوں جب تک کہ وہ قرآن کو
مخلوق کہنے سے رجوع نہ کرے یہی روایت دوسرے طریق سے بھی مروی ہے حماد بن ابو سلیمان
کے پاس امام صاحب آتے ہیں انہیں دیکھتے ہی حضرت حماد کہتے ہیں نہ انہیں مرحبا کہا جائے
نہ اہلاً کہا جائے ان کے سلام کا جواب نہ دیا جائے ان کے لیے مجلس میں جگہ نہ دی جائے

قال حدثني صفوان بن صالح الدمشقي حدثني عمر بن عبد الواحد السلمي قال
سمعت ابراهيم بن محمد الفزاري يحدث الاوزاعي قال قتل اخي مع ابراهيم
الفاطمي بالبصرة فركبت لانظر في تركته فلقيت اباحنيفة فقال لي من اين
اقبلت واين اردت فاخبرته اني اقبلت من المصيصة واردت اخا لي قتل
مع ابراهيم فقال لو انك قتلت مع اخيك كان خيرا لك من المكان الذي
جئت منه قلت فما منعك انت من ذلك قال لولا ودائع كانت عندي
واشياء للناس ما استنيت في ذلك آنا الحسن بن ابي بكر انا ابراهيم بن
محمد بن يحيى المزكي النيسابوري نا محمد بن المسيب سمعت عبد الله بن
خبيق سمعت الهيثم بن جميل يقول سمعت ابا عوانة يقول كان ابوحنيفة
مرجيا يرى السيف فقيل له فحماد بن ابي سليمان قال كان استاذه في
ذلك آخبرني علي بن احمد البزاز انا علي بن محمد بن سعيد الموصلي نا الحسن
بن وضاح المؤدب نا مسلم بن ابي مسلم الحرقي نا ابو اسحاق الفزاري سمعت سفيان
والاوزاعي يقولان ما ولد في الاسلام مولود اشأم على هذه الامة
من ابي حنيفة وكان ابوحنيفة مرجيا يرى السيف قال لي يوما يا ابا اسحاق اين
تسكن قلت المصيصة قال لو ذهبت حيث ذهب اخوك كان خيرا لك قال

جب آپ آئے اور بیٹھے اور حماد نے کچھ بیان کیا تو امام صاحب نے اسکی تردید کی حضرت
نے اُنپر کنکریاں پھینکیں حضرت شریک سے کہا گیا کہ کیا ابوحنیفہ سے توبہ کرائی گئی ہے؟
واہ یہ واقعہ تو پردہ نشین عورتیں بھی جانتی ہیں۔ جب خالد قسری امام صاحب سے
توبہ کراتے ہیں تو امام صاحب اسے بیٹھنے کے لیے رائے قیاس میں مشغول ہو جاتے
۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ یوسف بن عمر نے اُنسے توبہ کرائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ توبہ
کے بعد پھر وہ لوٹ گئے اور خلقِ قرآن کے قول کو ظاہر کیا پھر دوبارہ توبہ کرائے گئے
ان دونوں واقعات میں یہ تطبیق ہوسکتی ہے کہ ممکن ہے ایک مرتبہ یوسف نے توبہ کرائی
اور دوبارہ خالد سے کرائی ہو واللہ اعلم۔ قیس بن ربیع کہتے ہیں امیر کوفہ یوسف بن عمر نے
صاحب کو کفر کے عقیدے سے توبہ کرائی تھی شریک کہتے ہیں امام صاحب سے دو مرتبہ
توبہ کرائی گئی۔ یہ روایت دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے شریک سے پوچھا جاتا ہے؟

وثنا اخوابی اسحاق خرج مع المبیضۃ علی المسودۃ فقتل آبنا نا ابن الفضل انا محمد بن الحسن بن زیاد النقاش انا محمد بن علی اخبرہ عن سعید بن سالم قال قلت لقاضی القضاۃ ابی یوسف سمعت اہل خراسان یقولون ان ابا حنیفۃ جہمی مرجئ قال لی صدقوا ویری السیف ایضاً قلت لہ فاین انت منہ فقال انما کنا ناتیہ یدرسنا الفقہ ولم نکن نقلدہ دیننا۔

ذکر ما حکی عنہ من مستشنعات الالفاظ والافعال

انبأنا الحسن بن علی الجوہری نا محمد بن العباس الخزاز نا محمد بن القاسم البزاز نا عبد اللہ بن ابی سعد ثنی ابو عبد الرحمٰن عبد الخالق بن منصور النیسابوری سمعت ابا داؤد المصاحف سمعت ابا مطیع یقول قال ابو حنیفۃ ان کانت الجنۃ والنار مخلوقتین فانہما تفنیان انبأنا محمد بن الحسین بن الفضل ثنا علی بن ابراہیم النجاد نا محمد بن اسحاق السراج سمعت ابراہیم بن ابی طالب سمعت عبد اللہ بن عمر بن الرماح سمعت ابا مطیع البلخی سمعت ابا حنیفۃ یقول ان کانت الجنۃ والنار مخلوقتین فانہما تفنیان قال ابو مطیع وکذب واللہ قال النجاد وکذب واللہ قال اللہ تعالیٰ اکلہا دائم ثم قال ابن الفضل وکذب واللہ ابا مطیع کان یذہب الیہ لا ابا حنیفۃ وکذب واللہ کل من قالہ ابنا ک

م قلت ہذا القول یحکی ان

امام صاحب سے کس چیز کی توبہ کرائی گئی کہا کفر سے سفیان ثوری بھی فرماتے ہیں ابو حنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کرائی گئی۔ اس روایت کی اور سند بھی ہے۔ یعقوب کہتے ہیں کئی مرتبہ توبہ ہوئی مؤمل بھی کہتے ہیں دو مرتبہ اُنسے توبہ کرائی گئی سفیانؒ سے بھی امام صاحب کا بے دینی سے دو مرتبہ توبہ کر نامروی ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ انسے ان کے ساتھیوں نے کئی مرتبہ کفر سے توبہ کرائی۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں تین مرتبہ ان سے توبہ کرائی گئی۔ سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں دو دفعہ امام صاحب سے توبہ کرنے کو کہا گیا۔ یزید بن زریع بھی یہی کہتے ہیں۔ عبد اللہ بن ادریس بھی یہی کہتے ہیں۔ انہی کا قول ہے کہ جو ایمان کو کم زیادہ ہونے والا نہ مانے وہ کذاب ہے۔ اسد بن موسیٰ کہتے ہیں امام صاحب سے دو دفعہ توبہ کرائی گئی۔ حضرت عبد اللہ امام احمدؒ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا امام ابو حنیفہ سے توبہ کرائی گئی فرمایا ہاں۔ ابو بکر بن ابو داؤد سجستانی ایک دن اپنے ساتھیوں سے

ابن رزق انا احمد بن جعفر بن سالم نا احمد بن علی الابار نا ابراهیم بن سعید نا
محبوب بن موسیٰ سمعت یوسف بن اسباط یقول قال ابو حنیفة لو ادرکنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وادرکتہ لاخذ بکثیر من قولی اخبرنی علی بن احمد الرزاز
انا علی بن محمد بن سعید الموصلی نا الحسن بن ابو صالح المؤدب نا المسیب بن واضح
نا یوسف بن اسباط قال قال ابو حنیفة لو ادرکنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
او ادرکتہ لاخذ بکثیر من قولی قال وسمعت اسحاق یقول کان ابو حنیفة
یجیئہ الشیٔ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیخالفہ الی غیرہ آبنا نا
ابن سعید الحسن بن محمد بن عبد اللہ بن حسنویہ الاصبہانی انا عبد اللہ بن
محمد بن عیسٰی الخشاب ثنا احمد بن مہدی نا احمد بن ابراهیم نا عبد السلام بن
عبد الرحمٰن ثنی ابو اسحاق الفزاری کنت آتی ابا حنیفة اسألہ عن الشیٔ
من امر الغزو فسألتہ عن مسئلة فاجاب فیہا فقلت لہ انہ یروی فیہا
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا وکذا قال دعنا من ھٰذا قال و
سألتہ یوما اخر عن مسئلة فاجاب فیہا قال فقلت لہ ان ھٰذا یروی فیہ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا وکذا فقال حک ھٰذا بذنب خنزیر
ابنا نا ابن دوما انا ابن سلمة نا الابار نا الحسن بن علی الحلوانی نا ابو صالح یعنی

فرمانے لگے تم اس مسئلہ میں کیا کہتے ہو؟ جبکہ امام مالکؒ اور ان کے اصحاب امام شافعیؒ اور اُن کے
اصحاب امام اوزاعیؒ اور اُن کے اصحاب امام حسن بن صالحؒ اور اُن کے اصحاب امام سفیان
ثوریؒ اور اُن کے اصحاب امام احمد بن حنبلؒ اور اُن کے اصحاب کا اجماع ہو گیا ہو۔
سب نے کہا اس سے زیادہ صحیح مسئلہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ کہنے لگے یہ سب کے سب (امام)
ابو حنیفہ کے گمراہ ہونے پر متفق ہیں۔

اس بات کا بیان کہ امام صاحب سلطانِ اسلام پر چڑھائی کرنا جائز جانتے تھے

اوزاعیؒ فرماتے ہیں میرے پاس شعیب بن اسحاق ابن ابی مالک ابن علاق ابن ناصح آئے
اور کہنے لگے ہم نے امام ابو حنیفہ سے روایتیں کی ہیں آپ اُن پر ایک نظر ڈال جائیے آپ
ہی اور وہ لگے رہے یہاں تک کہ میں نے انہیں دکھا دیا کہ اُنکی روایتوں میں ایک روایت
سلطان پر چڑھائی کرنے کے جائز ہونے کی بھی ہے۔ ابن المبارک کہتے ہیں میں نے ایکدن

الفزاری نا ابو اسحاق الفزاری حدثت ابا حنیفة حدیثا فی رد السیف فقال
هذا حدیث خرافة وقال الابار نا محمد بن حسان الازرق سمعت علی بن عاصم
یقول حدثنا ابا حنیفة بحدیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال
لا آخذ به فقلت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لا آخذ به ابنا نا
محمد بن نصر الزسی انا محمد بن عمر بن محمد بن بهبة البزاز نا احمد بن محمد بن
سعید الکوفی نا موسی بن هرون بن اسحاق نا العباس بن عبد العظیم بالکوفة
ثنی ابو بکر بن ابی الاسود عن بشر بن مفضل قال قلت لابی حنیفة نافع عن
ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یتفرقا
قال هذا رجز قلت قتادة عن انس ان یهودیا رضخ رأس جاریة بین حجرین فرضخ
رسول الله صلی الله علیه وسلم رأسه بین حجرین قال هذیان انبانا ابو بکر
البرقانی قرأت علی محمد بن محمود المحمودی بمرو حدثکم محمد بن علی الحافظ
نا اسحاق بن منصور نا عبد الصمد عن ابیه قال ذکر لابی حنیفة قول رسول الله
صلی الله علیه وسلم افطر الحاجم والمحجوم فقال هذا سجع وذکر له قضاء من
قضایا عمر او قول من قول عمر فی الولاء فقال هذا قول شیطان
انبأنا ابن رزق انا احمد بن جعفر بن سلمة نا احمد بن علی الابار

اوزاعی کے پاس امام صاحب کا ذکر کیا تو مجھ سے انہوں نے منہ پھیر لیا ہیں۔ دوسری جانب
سے ان کے سامنے آیا تو فرمانے لگے تو ایسے شخص کے پاس جاتا آتا ہے جو امت محمدؐ میں تلوار چلانی جائز
جانتا ہو اور پھر ہمارے پاس آکر اس کا ذکر کرتا ہے؟ ابوالوزیر نے ایک مرتبہ ایک حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو ایک شخص کہنے لگا کہ ابو حنیفہ اس مسئلہ میں کیا کہتے ہیں؟
آپ نے فرمایا میں تیرے سامنے اللہ کے پیغمبرؐ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو میرے سامنے
ایک ایسے شخص کا نام لیتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تلوار چلانی جائز
جانتا تھا۔ عبد اللہ بن مبارک نے ایک مرتبہ اوزاعی کے سامنے امام صاحب کا ذکر کیا رخصت کے
وقت کہنے لگے مجھے کچھ وصیت کیجئے اوزاعیؒ نے کہا میرا تو خود ارادہ تھا تم نہ کہتے جب
بھی میں تمہیں سناتا۔ تو ایسے شخص کی تعریفیں کرتا ہے جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں
تلوار چلانی جائز جانتا تھا میں نے کہا پھر آپ نے مجھے خبر کیوں نہ دی؟ - ابو اسحاق

نا محمد بن يحيى النيسابوري بنيسابور نا ابو معمر عبد الله بن عمرو
بن ابی الحجاج نا عبد الوارث قال كنت بمكة وبها ابو حنيفة فاتيته وعنده
نفر فسأله رجل عن مسئلة فاجاب فيها فقال له الرجل فما رواية عن عمر
بن الخطاب رضي الله عنه قال ذاك قول شيطان قال فسبحت فقال لي رجل
اتعجب فقد جاء قبل هذا رجل فسأله عن مسئلة فاجابه فقال فما رواية
رويت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم افطر الحاجم والمحجوم فقال هذا سجع فقلت
في نفسي هذا المجلس لا اعود فيه ابدا انبأنا محمد بن عبد الملك القرشي انا
ابو العباس احمد بن محمد بن الحسين الرازي نا ابو عمرو محمد بن يعقوب بن ابراهيم
النيسابوري سمعت ابا عبد الله محمد بن نصر المروزي سمعت اسحاق قال يحيى
بن آدم ذكر لابي حنيفة هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الوضوء نصف الايمان قال لتتوضأ مرتين حتى تستكمل الايمان قال
اسحاق فقال يحيى بن آدم الوضوء نصف الايمان يعني نصف الصلوة لان
الله تعالى سمى الصلوة ايمانا فقال وما كان الله ليضيع ايمانكم يعني صلوتكم
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة الا بطهور فالطهور
نصف الايمان على هذا المعنى اذ كانت الصلوة لا تتم الا به قال ابو عبد الله

فزاری کہتے ہیں میرے پاس عراق سے میرے بھائی کی موت کی خبر آئی میں ابراہیم بن عبد اللہ
طالبی کے ساتھ کوفے پہنچا مجھے معلوم ہوا کہ وہ قتل کیا گیا ہے اور اُسنے سفیان ثوری
اور ابو حنیفہ سے مشورہ لیا تھا میں حضرت سفیان کے پاس آیا اور اپنے بھائی کی
موت کی مصیبت کی خبر پہنچائی اور کہا کیا اُسنے آپسے بھی کچھ پوچھا تھا کہا ہاں میرے پاس
آیا مجھسے دریافت کیا میں نے اسے کہا نہیں تمہیں سلطان پر چڑھائی کرنیکا حکم دیتا
ہوں نہ منع کرتا ہوں پھر میں نے حضرت ابو حنیفہ سے جاکر پوچھا کہ میرے بھائی کو آپ نے
کیا کہا تھا کہا میں نے اُسے فتوی دیا تھا کہ ضرور چڑھائی کرد میں نے کہا اللہ تعالی
تمہیں نیک بدلہ نہ دے کہنے لگے میری رائے یہی تھی میں نے اس رائے کے خلاف
انہیں ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنائی تو جواب دیا کہ یہ خرافات ہے
یعنی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خرافات کہا ابراہیم بن محمد فزاری کہتے ہیں کہ

قال اسحاق قال يحيى بن آدم ذكر لابي حنيفة قول من قال لا ادری نصف العلم
قال فليقل مرتين لا ادری حتی يستكمل العلم قال يحيى وتفسير قوله لا ادری
نصف العلم لان العلم انما هو ادری و لا ادری فاحدهما نصف الآخر ابنا نا
ابو القاسم ابراهيم بن محمد بن سليمان المؤدب باصبهان انا ابو بكر بن المقرئ
نا سلامة بن محمود القيسي بعسقلان نا عمران بن موسى الطائی نا ابراهيم
بن بشار الرمادی نا سفيان بن عيينة قال ما رأيت اجرأ على الله من ابی حنيفة
كان يضرب الامثال لحديث رسول الله صلی الله عليه وسلم فيرده بلغه
انی اروی ان البيعين بالخيار ما لم يتفرقا فجعل يقول ارأيت ان كانا
فی سفينة ارأيتان كانا فی سجن ارأيت ان كانا فی سفر كيف يفترقان اخبرنا ابن رزقويه انا ابن سلم
نا الابار نا ابو عمار المروزی سمعت الفضل بن موسى الشيبانی سمعت ابا
حنيفة يقول من اصحابی من يبول قلتين يرد علی قول رسول الله صلی الله
عليه وسلم اذا كان الماء قلتين لم ينجس اخبرنی الخلال نا عبد الله بن
عثمان الصفار نا محمد بن مخلد نا العباس بن محمد بن ابراهيم بن شماس قال
سمعت وكيعا يقول سأل ابن المبارك ابا حنيفة عن رفع اليدين فی
الركوع فقال ابو حنيفة يريد ان يطير فيرفع يديه قال وكيع وكان ابن

میرے بھائی ابراہیم فاطمی کے ہمراہ بصرہ میں قتل کئے گئے ہیں اُن کے ترکہ کو بیچنے
کی غرض سے چلا امام صاحب سے ملاقات کی تو کہنے لگے کہاں سے آرہے ہو اور کہاں کا
ارادہ ہے؟ میں نے اُنسے واقعہ بیان کیا کہ میں مصیصہ سے آرہا ہوں اور
بھائی کی موت کی خبر سنکر آیا ہوں جو ابراہیم کے ساتھ قتل کئے گئے ہیں تو کہنے لگے
کیا اچھا ہوتا کہ تو بھی اُسکے ساتھ قتل کیا جاتا تیرے لیے بھی وہی بہتر تھا اُس مکان
جس سے تو آرہا ہے میں نے کہا حضرت پھر آپ کو کس چیز نے روکا ہے کہ خود اس
عامل نہیں ہوتے کہنے لگے اگر میرے پاس لوگوں کی امانتیں نہ ہوتیں تو مجھے اسمیں کوئی
تامل نہ تھا۔ ابو عوانہ کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ مرجیہ تھے اور امت میں مسلمانوں
تلوار چلانی جائز جانتے تھے۔ کسی نے کہا پھر حماد بن سلیمان کا کیا خیال تھا؟ جا
کہ اس مسئلہ میں وہ ان کے بھی استاد تھے۔ ابو اسحاق فزاری کہتے ہیں سفیان

المبارك رجلا عاقلا فقال له ابن المبارك ان كان طار فى الاولى فانه يطير
فى الثانية فسكت ابوحنيفة ولم يقل شيئاً نا ابن رزق انا عثمان بن احمد الدقاق
نا حنبل بن اسحاق نا الحميدي سمعت سفيان كنت فى جنازة ام حصين بالكوفة
فسأل رجل ابا حنيفة عن مسئلة من الصرف فافتاه فقلت يا ابا حنيفة
ان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم قد اختلفوا فى هذه فغضب وقال للذي
استفتاه اذهب فاعمل بها فان كان فيها من اثم فهو على اخبرنا القاضى ابو
القاسم عبد الواحد بن محمد بن عثمان البجلي نا عمر بن محمد بن عمر بن الفياض
نا ابو طلحة احمد بن محمد بن عبد الكريم الوساوسي نا عبد الله بن خبيق نا
ابو صالح الفراء سمعت يوسف بن اسباط يقول رد ابو حنيفة على رسول الله
صلى الله عليه وسلم اربعمائة حديث او اكثر قلت له يا ابا محمد تعرفها قال
نعم قلت اخبرني بشيء منها فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للفرس
سهمان وللرجل سهم قال ابوحنيفة انا لا اجعل سهم بهيمة اكثر من
سهم المؤمن واشعر رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه رضى الله تعالى
عنهم البدن وقال ابوحنيفة الاشعار مثلة وقال صلى الله عليه وسلم
البيعان بالخيار ما لم يتفرقا قال ابوحنيفة اذا وجب البيع فهو خيار لا كان

اور اوزاعی رح نے کہا اسلام میں کوئی شخص ابوحنیفہ سے بڑھ کر بدشگون پیدا نہیں ہوا وہ
مرجیہ تھے اور مسلمانوں پر تلوار چلانی جائز جانتے تھے ایک مرتبہ مجھ سے کہنے لگے ابواسحاق
تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے کہا مصیصہ میں کہا اگر تم بھی وہیں جاتے جہاں تمہارے بھائی
گئے تو بہتر ہوتا ابواسحاق کے بھائی نے بغاوت کی تھی اور اسپر مارے گئے۔ قاضی القضاۃ
ابو یوسف رح سے سوال ہوتا ہے کہ آپ نے سنا ہوگا؟ اہلِ خراسان ابوحنیفہ کو جہمی اور
مرجی کہتے ہیں کہا ہاں وہ سچے ہیں اور ابوحنیفہ سلطانِ اسلام کی بغاوت کو بھی
جائز کہتے تھے انسے کہا گیا آخر آپ بھی تو اُن کے شاگرد ہیں آپ کا کیا خیال ہے
کہنے لگے ہم انسے صرف فقہ سیکھتے تھے نہ کہ دین کے کاموں میں ہم اُنکی تقلید کرتے ہیں

امام صاحب کے بدترین الفاظ اور اقوال کا بیان

مطیع کہتے ہیں امام صاحب نے فرمایا اگر جنت و دوزخ مخلوق ہیں تو وہ فنا بھی ضرور ہونگی۔ یہی روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرع بین نسائہ اذا اراد ان یخرج فی سفر واقرع اصحابہ فقال ابو حنیفة
القرعة قمار وقال ابو حنیفة لو ادرکنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادرکتہ لأخذ بکثیر من قولی و
هل الدین الا الرأی الحسن أنبأنا ابن رزق حدثنی عثمان بن عمر بن خفیف الدراج نا محمد بن اسمعیل البصلانی
ح وأنبأنا البرقانی قرأت علی ابی حفص بن الزیات حدثکم
عمر بن محمد الکاغذی قالا حدثنا ابو السائب سمعت وکیعا یقول وجدنا ابا حنیفة
خالف مائتی حدیث أخبرنی علی بن احمد الرزاز نا علی بن محمد بن سعید الموصلی نا
عیسی بن فیروز الانباری نا عبد الاعلی بن حماد نا حماد بن سلمة وسمعته یقول ابو حنیفة
استقبل الآثار واستدبرها برأیہ أنبأنا ابو سعید محمد بن موسی الصیرفی نا ابو العباس محمد بن یعقوب
الاصم نا عبد اللہ بن احمد بن حنبل نا ابی نا مؤمل سمعت حماد بن سلمة یقول وذکر ابا حنیفة فقال ان
ابا حنیفة استقبل الآثار والسنة فردها برأیہ أنبأنا ابن دوما انا ابن سلم نا الأبار نا محمود بن غیلان عن
مؤمل سمعت حماد بن سلمة یقول ابو حنیفة هذا یستقبل السنة یردها برأیہ أنبأنا محمد بن الحسین بن محمد المتوثی
نا عثمان بن احمد الدقاق نا احمد بن المرثدی نا رجاء بن السندی سمعت بشر بن السری
اتیت ابا عوانة فقلت له بلغنی ان عندك کتابا لابی حنیفة اخرجه فقال یا بنی
ذکرتنی فقام الی صندوق له فاستخرج کتابا فقطعه قطعة قطعة فرمی به فقلت له

دوسری سند سے بھی مروی ہے ابو مطیع نے کہا خدا کی قسم یہ جھوٹ ہے نجاد کہتے ہیں خدا کی قسم
یہ جھوٹ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُکُلُهَا دَائِمٌ اُسکی نعمتیں دوامی ہیں ابن الفضل
کہتے ہیں خدا کی قسم یہ جھوٹ ہے میں کہتا ہوں ابو مطیع کا یہ مذہب ہے نہ کہ ابو حنیفہ کا اور
ہر وہ شخص جو اس قول کا قائل ہو جھوٹا ہے۔ یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کہا کرتے
تھے اگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پا لیتے اور میں آپکے زمانے میں ہوتا تو خود
حضور بھی میری بہت سی باتیں لیتے یہ قول اِن لفظوں میں بھی مروی ہے کہ اگر میرے زمانہ کو حضور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پاتے اور میں آپکو پاتا تو آپ میری بہت سی باتوں پر عمل کر لیتے اسحاق یہ بھی کہتے تھے کہ ابو حنیفہ کے پاس حدیث
پہنچتی تھی اور باوجود اسکے بھی وہ اس کا خلاف کرنے سے چوکتے نہ تھے ابو اسحاق فزاری کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے
پاس گیا تھا اُن سے مسائل پوچھتا تھا ایک مرتبہ ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے فتویٰ دیا میں نے کہا اس مسئلہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں یوں یوں آیا ہے تو کہنے لگے دَعْ عَنَّا مِنْ

ما حملت على ما صنعت قال كنت عند ابي حنيفة جالسا فاتاه رجل بنحلة
من قبل السلطان كانما قد حموا الحديد وارادوا ان يقلدوه الامر فقال يقول
الامير رجل سرق وديا فما ترى فقال غير متعتع ان كانت قيمته عشرة دراهم
فاقطعوه فذهب الرجل قلت يا ابا حنيفة الا تتقي الله حدثني يحيى بن سعيد
عن محمد بن يحيى بن حبان عن رافع بن خديج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
لا قطع في ثمر ولا كثر ادرك الرجل فانه يقطع فقال غير متعتع ذاك حكم قد مضى
فانتهى وقد قطع الرجل فهذا ما يكون له عندي كتاب آبنا انا ابن دوما انا ابن سالم
نا الابار نا الحسن بن علي الحلواني نا ابو عاصم عن ابي عوانة قال كنت عند ابي
حنيفة فسأله رجل عن رجل سرق وديا فقال عليه القطع قال فقلت له حدثني
يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا قطع
في ثمر ولا كثر قال قال ايش تقول قال قلت نعم قال ما بلغني هذا قلت الرجل
الذي افتيته فرده قال فقد جرت به البغال الشهب قال ابو عاصم اخاف
ان تكون جرت بلحمه ودمه قال الحلواني نا يزيد بن هارون عن حماد شهدت
ابا حنيفة وسئل عن محرم لم يجد ازارا فلبس سراويل قال عليه الفدية قلت
سبحان الله آبنا نا ابن دوما انا ابن سالم نا الابار نا ابو موسى عيسى بن عامر نا

هذا ہمیں اس سے چھوڑا اسے ہٹا۔ ایک مرتبہ اور ایک مسئلہ پوچھا جواب دیا میں نے
اس جواب کے خلاف ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی تو کہا اسے سُور کی
دم سے کھرچ دو۔ فرماتے ہیں ایک دن میں نے مسلمان بادشاہ اور مسلمانوں پر ہتھیار
اٹھانے کے خلاف ابوحنیفہ سے ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی تو کہنے
لگے یہ واہیات ہے خرافات ہے۔ علی بن عاصم کہتے ہیں ہم نے ابوحنیفہ کو اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنائی کہنے لگے میں اسے نہیں مانتا میں نے کہا اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے پھر بھی کہا میں نہیں مانتا۔ بشر بن مفضل کہتے ہیں میں نے ابوحنیفہ
کے سامنے یہ حدیث بیان کی کہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک کہ ایک دوسرے
سے جدا نہوں منکر کہنے لگے یہ بیہودگی ہے۔ میں نے ایک اور حدیث بیان کی کہ قتادہ حضرت

عارم عن حماد كنت جالسا فی المسجد الحرام عند ابی حنيفة فجاءه رجل
فقال يا ابا حنيفة محرم لم يجد نعليه فليس خفا قال عليه دم قال قلت
سبحان الله نا ايوب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فی المحرم اذا لم يجد
نعلين فليلبس الخفين وليقطعهما اسفل من الكعبين آبنانا البرقانی سمعت
ابا القاسم عبد الله بن ابراهيم الابندونی قرأت علی ابی يعلی احمد بن علی
بن المثنی وقرئ علی الحسين بن يوسف حدثكم ابراهيم بن الحجاج نا حماد بن
زيد جلست الی ابی حنيفة بمكة فجاءه رجل فقال لبست سراويلا وانا
محرم او قال لبست خفين وانا محرم شك ابراهيم فقال ابو حنيفة عليك دم
قال حماد وجدت نعلين او وجدت ازارا قال لا فقلت يا ابا حنيفة هذا
يزعم انه لم يجد فقال سواء وجد او لم يجد فقال حماد فقلت نا عمرو بن دينار
عن جابر بن زيد عن ابن عباس رضی الله عنهما سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول السراويل لمن لم يجد الازار والخفين لمن لم يجد النعلين
فقال بيده وحرك ابراهيم بيده ای لا شیٔ فقلت له انت عمن تقول قال حدثني
حماد عن ابراهيم قال عليه دم وجد او لم يجد لم يذكر الحسن بن سفيان في
حديثه حديث حماد عن ابراهيم قال فقمت من عنده فتلقانی الحجاج

انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہودی نے ایک
ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا ہو اس کا سر بھی ایک پتھر پر رکھ کر دوسرے
پتھر سے کچل دیا جائے تو کہنے لگے یہ بکواس اور ہذیان ہے۔ ابو حنیفہ کے پاس ایک مرتبہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی گئی کہ پچھنے لگانے والے اور جسنے پچھنے
لگوائے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے کہا یہ پرندے کی بولی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک فیصلہ اور ان کا ایک قول ابو حنیفہ کے سامنے دلا کے
ہاں پیش کیا گیا تو کہنے لگے یہ شیطان کا قول ہے عبدالوارث کہتے ہیں میں مکہ شریف
میں تھا وہاں ابو حنیفہ بھی آئے میں انکے پاس آیا اور چند اور آدمی بھی ان کے پاس تھے
ایک شخص نے انسے ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے جواب دیا اس نے کہا اسکے خلاف
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے کیا وہ شیطان کا قول ہے میرے منہ سے بے ساختہ

بن ارطاة داخل المسجد فقلت له یا ابا ارطاة ما تقول فی محرم لبس السراویل
ولم یجد الازار ولبس الخفین ولم یجد النعلین قال نا عمرو بن دینار عن جابر
بن زید عن ابن عباس رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
السراویل لمن لم یجد الازار والخفین لمن لم یجد النعلین قلت یا ابا ارطاة
ما تحفظ انه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا وحدثنی
نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال السراویل لمن لم یجد
الازار والخفین لمن لم یجد النعلین قال وثنی ابو اسحاق عن الحرث عن علی انه قال
السراویل لمن لم یجد الازار والخفین لمن لم یجد النعلین فقلت فما بال
صاحبکم قال کذا وکذا قال ومن ذاك وصاحب من ذاك قبحه الله ذاك لفظ ابی
یعلی انبانا ابن عوف انا ابن سالم نا الابار نا الحسن بن علی نا نعیم بن حماد نا سفیان
بن عیینة قدمت الکوفة فحدثتهم عن عمرو بن دینار عن جابر بن زید
یعنی حدیث ابن عباس فقالوا ان ابا حنیفة یذکر هذا عن جابر بن عبد الله
قال قلت لا انما هو عن جابر بن زید قال فذکروا ذلك لابی حنیفة فقال
لا تبالون ان شئتم صیروه عن جابر بن عبد الله وان شئتم صیروه عن
جابر بن زید انبانا القاضی ابو عبد الله الصیمری انا عمر بن ابراهیم المقری

بڑے تعجب سے سبحان اللہ نکل گیا تو ایک اور شخص نے کہا تعجب نہ کیجئے ابھی ابھی ایک اور شخص آیا تھا
اُس نے ایک مسئلہ پوچھا تھا آنحضرت نے جواب دیا اُس نے کہا آپکے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حدیث ہے کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ جاتا رہتا ہے تو کہنے لگے یہ پرندے
کی بولی ہے اب تو میں نے کہا توبہ توبہ۔ کبھی اس مجلس میں نہ آؤں گا ابو حنیفہ کے سامنے
ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان ہوتی ہے کہ وضو آدھا ایمان ہے
تو کہنے لگے پھر تو دو دفعہ وضو کر لو پورے ایماندار بن گئے یحیی بن آدم کہتے ہیں وضو کا
نصف ایمان ہونا یہ ہے کہ وہ نصف نماز ہے اور نماز کو اللہ تعالی نے ایمان کہا ہے قرآن پاک میں ہے
مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ اللہ تعالی تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کریگا یعنے تمہاری نماز کو
اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی تو
وضو کا آدھا ایمان ہونا ثابت ہو گیا کیونکہ نماز ایمان اور نماز بے وضو کے پوری نہیں ہوتی

نا مكرم بن احمد نا علي بن صالح البغوي قال انشدني ابو عبد الله محمد بن زيد
الواسطي لاحمد بن المعذل ؎ ان كنت كاذبة الذي حدثتني ؛ فعليك اثم
ابي حنيفة او زفر ؛ المائلين الى القياس تعمدا ؛ والراغبين عن التمسك
بالاثر ؛ اخبرنا عبد الله بن يحيى السكري والحسن بن ابي بكر ومحمد بن عمر
النرسي قالوا انا محمد بن عبد الله بن ابراهيم الشافعي نا محمد بن علي ابي
جعفر نا ابن سلمة نا ابو عوانة سمعت ابا حنيفة يقول وسئل عن الاشربة
قال فما سئل عن شيء الا قال حلال حتى سئل عن السكر او السكر شك ابو جعفر
فقال حلال قال قلت يا هؤلاء انها زلة عالم فلا تأخذوا عنه اخبرنا محمد بن محمد بن
حسنويه النرسي انا موسى بن عيسى السراج نا محمد بن محمد بن سليمان الباغندي
ثنا اسحاق بن يعقوب المروزي نا اسحاق بن راهويه ثني احمد بن النضر
سمعت ابا حمزة السكري سمعت ابا حنيفة يقول لو ان ميتا مات فدفن ثم
احتاج اهله الى الكفن فلهم ان ينبشوه فيبيعوه اخبرنا محمد بن عيسى بن
عبد العزيز البزاز بهمدان نا صالح بن احمد التميمي الحافظ نا القاسم بن ابي
صالح نا محمد بن ايوب انا ابراهيم بن بشار سمعت سفيان بن عيينة
يقول ما رأيت احدا اجرأ على الله من ابي حنيفة ولقد اتاه يوما رجل

ایک مرتبہ ابوحنیفہ سے یہ قول بیان کیا جاتا ہے کہ لا ادری میں نہیں جانتا کہنا آدھا علم ہے تو کہا پھر دو مرتبہ
لا ادری کہدو پورے عالم ہوجاؤ گے یحییٰ کہتے ہیں کہ لا ادری کو نصف علم اس لیے کہا گیا ہے کہ
علم میں یا تو ادری یعنی میں جانتا ہوں ہے یا لا ادری میں نہیں جانتا ہوں ہے تو ایک ایک کلمہ آدھا
آدھا علم ہوگیا۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں اللہ پر جرأت کرنیوالا میں نے ابوحنیفہ سے زیادہ
کسی کو نہیں دیکھا وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کے سامنے مثالیں بیان کیا
کرتے تھے اور بڑی بے پرواہی سے انہیں رد کردیا کرتے تھے ایک مرتبہ میں نے یہ حدیث بیان
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خرید فروخت کرنے والے دونوں کو اختیار رہے جبتک
ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے تو کہنے لگے اچھا اگر دونوں کشتی میں ہوں اگر دونوں قید خانہ
میں ہوں اگر دونوں سفر میں ہوں تو کیسے جدا ہوں گے ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا پانی جب دو قلے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا اس حدیث کو رد کرنے کے لیے

من اهل خراسان فقال یا ابا حنیفة قد اتیتك بمأته الف مسئلة ارید
ان اسئلك عنها قال هاتها فهل سمعتم احدا اجرأ من هذا واخبرنا عطاء
بن السائب عن ابن ابی لیلی قال لقد ادرکت عشرین ومأته من اصحاب
رسول الله صلی الله علیه وسلم من الانصارات کان احدهم یسئل عن
المسئلة فیردها الی غیره فیرد هذا الی هذا وهذا الی هذا حتی یرجع
الی الاول وان کان احدهم لیقول فی شیء وانه لیرتعد وهذا یقعل
هات مأة الف مسئلة فهل سمعتم باحد اجرأ من هذا

ذکر ما قال العلماء فی ذم رأیه والتحذیر عنه الی ما یتصل بذلك من اخباره

انبانا ابو الحسن علی بن احمد بن ابراهیم البزاز بالبصرة ثنا ابو علی الحسن
بن محمد بن عثمان الفوی ثنا یعقوب بن سفیان ثنا محمد بن عوف ثنا
اسماعیل بن عیاش الحمصی نا هشام بن عروة عن ابیه قال کان الامر
فی بنی اسرائیل مستقیما حتی نشأ فیهم ابناء سبایا الامم فقالوا بالرأی
فهلکوا واهلکوا انبانا ابو نعیم الحافظ ثنا محمد بن احمد بن الحسن الصواف

ابو حنیفہ کہنے لگے میرا ایک ایک ساتھی دو دو مٹھے پیشاب کرتا ہے - ابن المبارک نے ابو حنیفہ
سے رکوع کے رفع الیدین کو پوچھا تو ابو حنیفہ نے کہا کیا اُڑنا چاہتا ہے ؟ کہ ہاتھ اُٹھاتا ہے
ابن المبارک بھی بڑے دانا آدمی تھے جھٹ سے جواب دیا کہ تکبیر اولی کے وقت رفع الیدین
کر کے اگر پہلی دفعہ اڑنے کا قصد کیا ہوگا تو دوسری تکبیر پر بھی اُڑنا چاہتا
ہوگا ابو حنیفہ سے کچھ جواب نہ بن پڑا اور خاموش ہو رہے سفیان کہتے ہیں میں کوفے
میں امام خصیب کے جنازے میں تھا وہاں ایک شخص نے حضرت ابو حنیفہ سے ایک مسئلہ
دریافت کیا انہوں نے فتوی دیدیا میں نے کہا اے ابو حنیفہ اسمیں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا اختلاف ہے سنکر بڑے غضبناک ہو گئے اور سائل سے کہنے لگے جا تو میرے
فتوے پر عمل کر اگر اسمیں کوئی گناہ ہو تو مجھ پر ہے - یوسف بن اسباط کہتے ہیں ابو حنیفہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار سو حدیثیں رد کر دی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ

ثنا بشر بن موسى ثنا الحميدي ثنا سفيان عن هشام بن عروة عن ابيه
قال لم يزل امر بني اسرائيل معتدلا حتى ظهر فيهم المولدون سبايا الامم
فقالوا فيهم بالرأي فضلوا واضلوا قال سفيان ولم يزل امر الناس
معتدلا حتى غير ذلك ابو حنيفة بالكوفة والبتي بالبصرة وربيعة بالمدينة
فنظرنا فوجدناهم من ابناء سبايا الامم اخبرنا ابن رزق انا عثمان بن
احمد الدقاق ثنا حنبل بن اسحاق ثنا الحميدي سمعت سفيان يقول كان
هذا الامر مستقيما حتى نشأ ابو حنيفة بالكوفة وربيعة بالمدينة
والبتي بالبصرة قال ثم نظر الى سفيان فقال نا ما بلدكم فكان على
قول عطاء ثم قال سفيان نظرنا في ذلك فظننا انه كما قال هشام بن
عروة عن ابيه ان امر بني اسرائيل لم يزل مستقيما معتدلا حتى ظهر
فيهم المولدون ابناء سبايا الامم فقالوا فيه بالرأي فضلوا واضلوا
قال سفيان فنظرنا فوجدنا ربيعة بن سبي والبتي بن سبي وابو حنيفة
بن سبي فنرى ان هذا من ذلك اخبرنا القاضي ابو محمد الحسن بن الحسين
بن رامين الاستراباذي انا ابو الحسن احمد بن جعفر بن ابي توبة الصوفي
بشيراز ثنا علي بن الحسين بن معدان ثنا ابو عمار الحسين بن حريث ثنا

ابو صالح نے یہ سنکر کہا کہ اے ابو محمد کیا آپکو کچھ مسائل یاد بھی ہیں کہا ہاں ابو صالح نے کہا
مجھے بھی بتائیے کہا دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجاہد کے گھوڑے
کے دو حصے ہیں اور پیدل شخص کا ایک حصہ ہے مال غنیمت اس طرح تقسیم ہوگا اور ابو حنیفہ
کہتے ہیں میں جانور کا حصہ مومن کے حصہ سے زیادہ کیسے کردوں؟ دیکھو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے اونٹ کی کوہان پر بطور نشان زخم لگایا حضور کے اصحاب نے بھی
یہی کیا اور ابو حنیفہ کہتے ہیں یہ فعل مُثلہ ہے حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ارشاد ہے کہ خرید فروخت کرنے والے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں با اختیار ہیں اور
ابو حنیفہ کہتے ہیں جب بات چیت ہو گئی تو اختیار جاتا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب سفر کا ارادہ کرتے قرعہ اندازی فرماتے اور جس بیوی صاحبہ کا نام نکلتا انہیں ساتھ لیجاتے
اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ قرعہ اندازی جُوا ہے اور یہاں تک ابو حنیفہ نے کہا ہے اگر مجھے

الحمیکی قال قال سفیان بن عیینة فنظرنا فاذا اول من بدل هذا الشأن
ابوحنیفة بالکوفة والبتی بالبصرة وربیعة بالمدینة فنظرنا فوجدناهم
مولدی سبایا الامم آبنأنا البرقانی انا محمد بن عبد الله بن حمیرویه الہروی
انا الحسین بن ادریس قال قال ابن عمار قال سفیان بن عیینة نظرنا
فی سبایا الامم فی هذا الحدیث فوجدنا منهم ابا حنیفة بالکوفة
واذا عثمان البتی بالبصرة واذا ربیعة الرائ بالمدینة آبنأنا ابن الفضل
انا علی بن ابراهیم بن شعیب الانصاری ثنا محمد بن اسماعیل البخاری ثنا
صاحب لنا عن حمدویه قال قلت لمحمد بن سلمة مالرأی نعمان دخل البلدان
کلها الا المدینة قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یدخلها
الدجال ولا الطاعون وهو دجال من الدجاجلة آخبرنی محمد بن الحسین
الازرق انا محمد بن الحسن بن زیاد المقری انا ابا رجا المروزی اخبرهم قال
قال حمدویه بن مخلد قال محمد بن سلمة المدینی وقیل له ما رأی ابی
حنیفة دخل هذه الامصار کلها ولم یدخل المدینة قال لان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال علی کل نقب من انقابها ملك یمنع الدجال
من دخولها وهذا من کلام الدجالین فمن ثم لم یدخلها والله اعلم۔

رسول اللہ صلی علیہ وسلم پا لیتے اور میں آپکو پا لیتا تو خود حضورؐ بھی میری اکثر باتیں مان لیتے
دین تو نام ہی ہے سوچ سمجھ کر اچھی رائے پیدا کرنیکا۔ وکیع فرماتے ہیں ابو حنیفہ نے
دو سو حدیثوں کا خلاف کیا حماد بن سلمہ کہتے ہیں ابو حنیفہ کے سامنے حدیثیں آتی تھیں
اور وہ اپنی رائے قیاس سے انہیں رد کر دیتے تھے اور انہیں پیٹھ پیچھے ڈال دیتے تھے
اُن کے پاس حدیثیں اور سنتیں بیان ہوتیں اور وہ محض اپنی رائے سے انہیں رد کر دیتے
تھے انہیں سنتِ رسولؐ پہنچتی اور یہ اُسے اپنی رائے سے دھکیل دیتے تھے بشر
بن سری کہتے ہیں میں ابو عوانہ کے پاس آیا اور کہا میں نے سنا ہے کہ آپکے پاس ابو حنیفہ
کی ایک کتاب ہے ذرا اُسے نکالیے تو فرمایا بیٹے تو نے مجھے یاد دلایا اب کھڑے ہو کر ایک
صندوق نکالا اور اس میں سے ایک کتاب نکالی اور اُسے پھاڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے
کر کے پھینک دی میں نے کہا حضرت آپ نے اسے کیوں پھاڑ دی کہا سنو! ایک

آبنانا ابن المفضل انا عبد الله بن جعفر بن درستویہ ثنا یعقوب بن سفیان ثنی الحسن بن الصباح ثنا اسحاق بن ابراهیم الحسینی قال قال مالک ما ولد فی الاسلام مولود اضر علی اهل الاسلام من ابی حنیفة وکان یعیب الرأی و یقول قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد تم هذا الامر استکمل فانما ینبغی ان یتبع آثار رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه ولا نتبع الرأی وانه اذا تبع الرأی جاء رجل آخر اقوی منک انتبعه اری هذا الامر لا یتم آبنانا ابن رزق انا ابن سلم انا الابار ثنا ابو الازهر النیسابوری ثنا حبیب کاتب مالک بن انس عن مالک بن انس قال کانت فتنة ابی حنیفة اضر علی هذه الامة من فتنة ابلیس فی الوجهین جمیعا فی الارجاء وما وضع من نقض السنن آخبرنی الازهری ثنا ابو المفضل الشیبانی ثنا عبد الله بن احمد بن الجصاص ثنا اسماعیل بن بشر سمعت عبد الرحمن بن مهدی یقول ما اعلم فی الاسلام فتنة بعد فتنة الدجال اعظم من رأی ابی حنیفة آبنانا ابن المفضل انا ابن درستویہ ثنا یعقوب ثنا احمد بن یونس سمعت نعیما یقول قال سفیان ما وضع فی الاسلام من الشر ما وضع ابو حنیفة الا فلان لرجل صلب آخبرنی ابو الفرج الطاهری ثنا علی بن عبد الرحمن البکائی

مرتبہ میں ابو حنیفہ کے پاس بیٹھا تھا جو سلطان کی طرف سے ایک شخص دوڑا بھاگا گھبرایا ہوا ڈرتا کانپتا آیا اور کہنے لگا امیر صاحب یہ پوچھتے ہیں کہ ایک شخص نے کھجور کا گابھا چرایا ہے اسکی شرعی سزا کیا ہے آپ نے بلا غور فی الفور جواب دیا کہ اگر وہ دس درہم کی قیمت کا ہو تو اس چور کا ہاتھ کاٹ دو وہ یہ سنکر چلتا بنا میں نے کہا ابو حنیفہ آپ اللہ سے نہیں ڈرتے مجھے یحییٰ بن سعید نے کہا اُنسے محمد بن یحییٰ بن حبان نے حدیث بیان کی اُنسے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھل اور کھجور گابھے کے چور کے اوپر ہاتھ کٹنے کی حد نہیں اور تم نے اس حدیث کے خلاف اُسے فتویٰ دیا ہے جاؤ تدارک کرو دیکھو کہیں اُسکے ہاتھ نہ کٹ جائیں تو جھٹ سے کہنے لگے کہ میں حکم دے چکا اور اسے جاری کر دیا وہ پہنچ چکا چنانچہ بالآخر اُس کا ہاتھ کٹ گیا اب بتاؤ میں ایسے شخص کی کتاب رکھ کر کیا کروں گا؟ اور ایک روایت میں ہے کہ حدیث

بالكوفة ثنا عبد الله بن زيدان ثنا كثير بن محمد الخياط ثنى اسحاق بن
ابراهيم ابو صالح الاسدى سمعت شريكا يقول لان يكون فى كل حى من
الاحياء خمار خير من ان يكون فيه رجل من اصحاب ابى حنيفة آبنا نا على
بن محمد بن عبد الله المعدل انا محمد بن احمد بن الحسن ثنى عبد الله بن احمد بن حنبل ح و
انبانا ابن دوما واللفظ له انا ابن سالم ثنا احمد بن على الابار ثنا منصور بن ابى
مزاحم سمعت شريك بن عبد الله يقول لو ان فى كل ربع من ارباع الكوفة
خمارا يبيع الخمر كان خيرا من ان يكون فيه من يقول بقول ابى حنيفة انبانا ابن
الفضل انا ابن درستويه نا يعقوب ثنا ابو بكر بن خلاد سمعت عبد الرحمن بن
مهدى سمعت حماد بن زيد سمعت ايوب وذكر ابو حنيفة فقال يريدون ان
يطفئوا نور الله بافواههم ويابى الله الا ان يتم نوره - انبانا نا القاضى
ابو بكر احمد بن الحسن الحرى وابو القاسم عبد الرحمن بن محمد السراج وابو سعيد
محمد بن موسى الصيرفى قالوا ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم ثنا محمد بن
اسحاق الصغانى ثنا سعيد بن عامر ثنا سلام بن ابى مطيع كان ايوب قاعدا
فى مسجد الحرام فراه ابو حنيفة فاقبل نحوه فلما راه ايوب قد اقبل نحوه قال
لاصحابه قوموا لا يعدينا بجربه قوموا فقاموا فتفرقوا آبنا نا ابن الفضل بن درستويه

سنکر فرمانے لگے تو کیا کہہ رہا ہے میں نے کہا میں ٹھیک کہتا ہوں کہنے لگے مجھے یہ نہیں
پہنچی میں نے کہا اچھا اتنی پہنچ گئی اب جسے فتوی دیا ہے اُسے واپس بلاؤ اور یہ مسئلہ
بتا دو تو کہا اُسے تو سفید خچر لے گئے ابو عاصم کہتے ہیں مجھے تو خوف ہے کہ وہ ان کا گوشت
اور خون لے گئے حماد کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے پاس تھا اُن سے مسئلہ پوچھا گیا کہ حالتِ
احرام میں اگر تہمد کسی کو نہ ملے اور وہ پاجامہ پہنے تو اس کا کیا حکم ہے کہا اسپر فدیہ ہے
میں نے کہا سبحان اللہ - ایک دن مسجد حرام میں بھی اُنہوں نے یہ فتوی دیا کہ حالت
احرام میں اگر کوئی جوتی نہ پائے اور جراب پہنے تو اسپر قربانی واجب ہے میں نے کہا سبحان اللہ
ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے بارے
میں فرمایا ہے کہ جب وہ جوتی نہ پائے تو جراب پہنے اور ٹخنوں سے نیچے تک اُنہیں رکھے
باقی کاٹ دے - حماد بن زید کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے پاس مکہ میں تھا ایک شخص نے

ثنا يعقوب بن الفضل نعي فضل بن سهل ثنا الاسود بن عامر عن شريك قال انما كان
ابو حنيفة جريا أنبأ نا ابن رزق والبرقاني قالا انا محمد بن جعفر بن الهيثم
الانباري ثنا جعفر بن محمد بن شاكر ثنا رجاء بن السندي سمعت سليمان بن
حسان الحلبي سمعت الاوزاعي ما لا احصيه يقول عمد ابو حنيفة الى عرى الاسلام
فنقضها عروة عروة وأنبأ نا ابن رزق انا ابن سالم الابار ثنا الحسن بن علي ثنا ابو
ابو توبة ثنا سلمة بن كلثوم وكان من العابدين ولم يكن في اصحاب الاوزاعي
احيا منه قال قال الاوزاعي لما مات ابو حنيفة الحمد لله ان كان لينقض الاسلام
عروة عروة. أنبأ نا ابن الفضل انا ابن درستويه ثنا يعقوب ح وأنبأ نا
ابو سعيد بن حسنويه انا عبد الله بن محمد بن عيسى الخشاب ثنا احمد بن مهدي
قال ثنا نعيم بن حماد ثنا ابراهيم بن محمد الفزاري قال كنا في حديث بن
كنت عند سفيان الثوري اذ جاءه نعي ابي حنيفة فقال الحمد لله الذي
اراح المسلمين عنه لقد كان ينقض الاسلام عروة عروة ما ولد في الاسلام
مولود اشأم على الاسلام منه. أنبأ نا ابو نصر احمد بن ابراهيم المقدسي
بلبسادة ثنا عبيد الله بن محمد بن جعفر المعروف بصاحب الخان بأرمينان
ثنا محمد بن ابراهيم الديبلي ثنا علي بن زيد ثنا علي بن صدقة سمعت محمد

ہو کر اُس سے کہا کہ میں نے احرام کی حالت میں پاجامہ پہن لیا یا یوں کہا کہ احرام کی حالت میں
جرابیں پہن لیں امام ابوحنیفہ نے کہا اسے قربانی دینی پڑے گی حماد کہتے ہیں مجھ سے
سائل سے کہا تمہارے پاس تہمد یا جوتی تھی اُس نے کہا نہیں میں نے کہا امام صاحب یہ تو
وہ کہہ رہا ہے کہ بحالت مجبوری میں نے ایسا کیا تو کہنے لگے پائے جب بھی نہ پائے تب بھی
قربانی دینی پڑے گی میں نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے بروایت جابر بن زید انہوں نے
بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو تہبند نہ پائے وہ پاجامہ پہن لے اور جو نعلین نہ پائے وہ جرابیں پہن لے تو امام صاحب
نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں میں نے کہا اگر یہ حدیث دلیل نہیں تو آپ کی
دلیل کیا ہے؟ کہا حماد ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اسپر قربانی ہے پائے یا نہ پائے
میں ناراض ہو کر انکے پاس سے چلا آیا حجاج بن ارطاۃ سے ملاقات ہوئی وہ مسجد میں

بن كثير سمعت الاوزاعی يقول ما ولد فی الاسلام مولود اضر علی الاسلام من ابی
حنيفة ۔ اخبرنا ابو العلاء محمد بن الحسن بن محمد الوراق انا احمد بن كامل
القاضی ح وانبأنا محمد بن عبيد القرشی انا محمد بن عبيد الله الشافعی ح وانبانا
عبد الملك بن محمد بن عبد الله الواعظ انا احمد بن الفضل بن خزيمة قالا
ثنا ابو اسماعيل الترمذی ثنا ابو توبة ثنا الفزاری سمعت الاوزاعی و
سفيان يقولان ما ولد فی الاسلام مولود اشأم عليهم وقال الشافعی شر
عليهم من ابی حنيفة ۔ انبانا ابن رزق انا عثمان بن احمد ثنا حنبل
بن اسحاق ح وانبانا ابو نعيم الحافظ ثنا محمد بن احمد بن الحسن الصواف ثنا بشر
بن موسیٰ قال ثنا الحميدی سمعت سفيان يقول ما ولد فی الاسلام مولود اضر علی الاسلام
من ابی حنيفة انبأنا الحسن بن ابی بكر انا حامد بن محمد الهروی ثنا محمد
بن عبد الرحمٰن الشامی ثنا سعيد بن يعقوب ثنا مؤمل بن اسماعيل ثنا عمر
بن اسحاق سمعت ابن عون يقول ما ولد فی الاسلام مولود اشأم من ابی حنيفة
ان كان لينقض الاسلام عروة عروة حدثنا محمد بن محمد بن بكر المقرئ انا
عثمان بن احمد بن سمعان الرزاز ثنا هيثم بن خلف ثنا محمود بن غيلان
ثنا المؤمل ثنا عمر بن قيس شريك الربيع سمعت ابن عون يقول ما ولد فی

تو میں نے اُنسے کہا ابو ارطاۃ آپ کا اس محرم کے بارے میں کیا فتویٰ ہے جو تہمد نہ پائے
ور پاجامہ پہنے اور نعلین نہ پائے اور جرابیں پہنے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا
ور اُن سے جابر بن زید نے اُنسے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاجامہ ہے اسکے لئے جو تہمد نہ پائے اور جرابیں ہیں اس کے
جو نعلین نہ پائے میں نے کہا ابو ارطاۃ کیا آپکو یاد ہے کہ حضرت عبد اللہ رضؓ نے کہا ہو میں نے
سنا کہا نہیں اور مجھ سے نافع نے کہا انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تہمد نہ پائے وہ پاجامہ پہنے اور جوتی نہ پائے
جرابیں پہنے میں نے کہا پھر یہ تمہارے صاحب یعنی ابو حنیفہ کیوں اسکے خلاف فتویٰ دیتے ہیں
وہ کون ہے؟ اور کس کا صاحب ہے؟ اللہ تعالیٰ اسے غارت کرے ۔ سفیان بن عیینہ کہتے
ہیں کہ سفیان آیا کوفہ والوں سے میں نے حضرت ابن عباس رضؓ کی حدیث بیان کی اور اس کی

الاسلام مولود اشام من ابی حنیفة آبنا نا ابن فضل ثنا ابن درستویہ ثنا یعقوب
ثنا سلیمان بن حرب ثنا حماد بن زید قال ابن عون فنبئت ان فیکم صدادین یصدون
عن سبیل اللہ قال سلیمان بن حرب وابو حنیفة واصحابه ممن یصدون
عن سبیل اللہ اخبرنی الخلال ثنی یوسف بن عمر الغواس ثنا محمد بن عبداللہ
العلاف المستغنی ثنا علی بن حرب ثنا ابان بن سفیان ثنا حماد بن زید
قال ذکر ابو حنیفة عند البتی فقال ذلک رجل اخطأ عظیم دینه کیف
یکون حاله آبنا نا ابراهیم بن محمد بن سلیمان الاصبهانی انا ابو بکر بن
المقرئ ثنا سلامة بن محمود القیسی العسقلانی ثنا ابراهیم بن ابی سفیان
ثنا الفریابی سمعت سفیان یقول قیل لسوار لو نظرت فی شئ من کلام ابی
حنیفة وقضایاه فقال کیف انظر فی کلام رجل لم یوت الرفق فی دینه
آبنا نا ابراهیم بن مخلد المعدل ثنا محمد بن احمد بن ابراهیم الحکمی ثنا القاسم بن
المغیرة الجوهری ثنا مطرف ابو مصعب الاصم قال سئل مالک بن انس
عن قول عمر فی العراق بها الداء العضال قال الهلکة فی الدین ومنهم
ابو حنیفة آبنا نا ابن رزق انا محمد بن عبداللہ بن ابراهیم ثنا جعفر بن محمد بن
الحسن القاضی ثنا ابراهیم بن عبد الرحیم ثنا ابو معمر ثنا الولید بن

سند اس طرح بیان کی کہ عمرو بن دینار جابر بن زید سے روایت کرتے ہیں تو کوفہ والوں نے
مجھے کہا کہ ابو حنیفہ تو جابر بن زید کے بدلے جابر بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے کہا غلط ہو صحیح
جابر بن زید ہے لوگوں نے جاکر ابو حنیفہ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے کہا کیا پرواہ ہے اگر چاہو جابر بن
عبداللہ کہو اگر چاہو جابر بن زید کہو۔ احمد بن معدل کے اشعار ہیں کہ جو تو مجھے حدیث بیان کرتا
ہے اگر تو اسمیں جھوٹا ہو تو تجھپر ابو حنیفہ اور زفر کے گناہ پڑیں جو کہ جان بوجھ کر حدیث اور اثر کو
چھوڑ کر قیاس کیطرف جھکتے ہیں ابو حنیفہ سے ایک مرتبہ پینے کی چیزوں کے بارے میں
سوال ہوتا ہے اور وہ ہر سوال کے جواب میں حلال ہے حلال ہے کہتے جاتے ہیں یہانتک کہ نشہ
والی شراب کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو کہتے ہیں وہ بھی حلال ہے ابو عوانہ کہتے ہیں میں نے
یہ سنکر کہا لوگو! یہ انکی لغزش ہے تم اسے ہرگز قبول نہ کرنا ابو جعفر کو اس روایت کے
الفاظ سکر اور سُکر میں شک ہے آپ کا ایک فتویٰ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور

مسلم قال قال لی مالک بن انس ایتکلم برای ابی حنیفة عندکم قلت نعم قال
ما ینبغی لبلدکم ان تسکن آنبأنا علی بن محمد المعدل انا محمد بن احمد بن
الحسن الصواف ثنی عبد الله بن احمد بن حنبل ثنا ابو معمر عبد الولید بن مسلم
قال قال لی مالک بن انس ایذکر ابو حنیفة ببلدکم قلت نعم قال ما ینبغی
لبلدکم ان تسکن آنبأنا احمد بن محمد العتیقی والحسین بن جعفر السلماسی
والحسن بن علی الجوهری قالوا انا علی بن عبد العزیز البروعی انا ابو محمد عبد الرحمن
بن ابی حاتم الرازی ثنا ابی ثنا ابن ابی سریج سمعت الشافعی یقول سمعت مالک بن انس وقیل
له تعرف ابا حنیفة فقال نعم ما ظنکم برجل لو قال هذه الساریة من ذهب
لقام دونها حتی یجعلها من ذهب وهی من خشب او حجارة قال ابو محمد
یعنی کان یثبت علی الخطا ویحتج دونه ولا یرجع الی الصواب اذا بان له آنبأنا
علی بن محمد المعدل انا ابو علی بن الصواف انا عبد الله بن احمد بن حنبل ثنا منصور
بن ابی مزاحم سمعت مالک بن انس وذکر ابا حنیفة فقال کاد الدین کاد الدین
وآنبأنا ابن رزق انا ابو بکر الشافعی ثنا جعفر بن محمد بن الحسن القاضی سمعت
منصور بن مزاحم سمعت مالکا یقول ان ابا حنیفة کاد الدین ومن کاد
الدین فلیس له دین وقال جعفر ثنا الحسن بن علی الحلوانی سمعت

او سے دفن کیا جائے پھر کسی کو کفن کی ضرورت ہو تو وہ اسکی قبر کھود کر کفن نکال کر بیچ سکتا
ہے سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو ابو حنیفہ سے بڑھ کر خدا کے اوپر جرأت
کرنے والا نہیں پایا ایک مرتبہ ایک خراسانی شخص نے کہا مجھے ایک لاکھ مسائل آپ سے پوچھنے
ہیں تو کہنے لگے شروع کرو پوچھتے جاؤ میں جواب دیتا جاؤں گا اب تم ہی بتلاؤ کہ اس سے بڑھکر دلیر
تم نے کسی کو سنا بھی ہے؟ - ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں نے ایکسو بیس انصاریوں کو پایا جو
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت سے فیض یاب ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ جب
ان میں سے کسی سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو یہ کہتا اس سے پوچھو اور وہ کہتا اس سے
پوچھو یہاں تک کہ سائل پھر پہلے شخص کے پاس آجاتا میں نے دیکھا کہ فتویٰ دیتے وقت
وہ کانپنے لگتے تھے یہ حال تو تھا ان کا اور اب اس شخص کو دیکھو کہ کہہ رہا ہے لاؤ ایک لاکھ
مسائل مجھ سے پوچھو میں جواب دوں گا بتلاؤ اس سے زیادہ جرأت والا کسی کو تم نے سنا ہے؟

مصرفا سمعت مالکا یقول الداء العضال الهلاك فی الدین وابو حنیفة من الداء العضال أخبرنی ابو الفرج الطناجیری ثنا عمر بن احمد الواعظ ثنا محمد بن زکریا العسکری ثنا علی بن زید الفرائضی ثنا الحنینی سمعت مالکا یقول ما ولد فی الاسلام اشأم عن ابی حنیفة أخبرنی حمزة بن محمد بن طاهر الدقاق ثنا علی بن عمر الحافظ ثنا محمد بن مخلد بن حفص ثنا ابو زکریا بن یحیی بن عاصم الکوفی ثنا ابو بلال الاشعری سمعت ابا یوسف یقول کنا عند هرون انا و شریك و ابراهیم بن ابی یحیی ثنا صالح مولی التوأمة عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وقال شریك ثنا ابو اسحاق عن عمرو بن میمون قال قال عمر بن الخطاب رضی الله عنه وقال حفص ثنا الاعمش عن ابراهیم عن علقمة قال قال عبد الله وقال لی ما تقول انت قال قلت قال ابو حنیفة قال فقال جاءك بسر قلت تفسیره تراب علی رأسك أبنا نا القاضی ابو بکر احمد بن الحرشی انا ابو محمد حاجب ابی احمد الطوسی ثنا عبد الرحیم بن منیب قال قال عفان سمعت ابا عوانة قال اختلفت الی ابی حنیفة حتی مهرت فی کلامه ثم خرجت حاجا فلما قدمت اتیت مجلسه فجعل اصحابه یسألونی عن مسائل کنت عرفتها و خالفونی فیها فقلت سمعت ابا حنیفة علی ما قلت فلما خرج سألته

رائے کی مذمت اور اسکی برائی میں علمائے کرام کے اقوال اور ضمناً امام صاحب پر جرح

حضرت ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا کام ٹھیک ٹھاک رہا یہاں تک کہ انہیں لونڈی بچے پیدا ہوئے اور اُنہوں نے رائے قیاس شروع کیا تو خود بھی ہلاک ہوئے اور لوگوں کو بھی ہلاک کیا۔ یہ روایت اور سند سے بھی مروی ہے اسمیں یہ لفظ ہیں کہ خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیا۔ سفیان فرماتے ہیں لوگوں کا کام درست رہا یہاں تک کہ ابو حنیفہ کوفے میں ہوئے اور بتی بصرے میں اور ربیعہ مدینہ میں ہم نے جب غور کیا تو ان سب کو بھی قیدی لوگوں کی اولاد پایا۔ ایک روایت میں اسکے بعد یہ بھی مروی ہے کہ پھر سفیان کو دیکھکر کہنے لگے تمہارے شہر کے لوگ تو عطاء کے اقوال پر تھے ہم نے جو غور کیا تو ہشام بن عروہ کے باپ کی روایت کہ بنی اسرائیل کا کام استقامت اعتدال پر رہا

عنها فاذا هی قد رجع عنها فقال رأیت هذا احسن منه قلت کل دین یتحول
عنه فاحاجة لی فیه فنفضت ثیابی ثم لم اعد الیه وآنبانا نا احمد بن الحسن انا خا
بن احمد ثنا عبد الرحیم بن منیب ثنا النضر بن محمد قال کنا نختلف الی ابی حنیفة
و شامی معنا فلما اراد الخروج جاء لیودعه فقال یا شامی تحمل هذا الکلام
الی الشام فقال نعم قال تحمل شرا کثیرا آبنا نا ابن الفضل انا ابن درستویه ثنا
یعقوب ثنا عبد الرحمن بن ابراهیم ثنا ابو مسهر و قرأت علی الحسن بن ابی بکر
ن احمد بن کامل القاضی ثنا الحسن بن علی قرأة علیه ان دحیما حدثهم قال
ثنا ابو مسهر عن مزاحم بن زفر قال لابی حنیفة یا ابا حنیفة هذا
الذی تفتی به الذی وضعته فی کتبک هو الحق الذی لا شک فیه قال
لا ادری لعله الباطل الذی لا شک فیه ابنا نا علی بن قاسم بن الحسن
البصری ثنا علی بن اسحاق المادرانی سمعت العباس بن محمد سمعت
ابا نعیم سمعت زفر یقول کنا نختلف الی ابی حنیفة ومعنا ابو یوسف
ومحمد بن الحسن فکنا نکتب عنه قال زفر فقال یوما ابو حنیفة لابی یوسف
ویحک یا یعقوب لا تکتب کلما سمعته منی فانی قد اری الرأی الیوم
واترکه غدا و اری الرأی غدا واترکه بعد غد اخبرنی الخلال ثنا

یہاں تک کہ اُنہیں لونڈی بچے ظاہر ہوئے اور اُنھوں نے رائے قیاس شروع کر دیا جس سے خود
گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا سفیان کہتے ہیں ہم نے دیکھا تو ربیعہ کو بھی قیدی کا
بیٹا پایا اور بتی اور ابو حنیفہ کو بھی تو ہم نے سمجھ لیا کہ یہ اور وہ برابر ہیں سفیان بن عیینہ
کہتے ہیں ہم نے دیکھا تو سب سے پہلے اس کام کو بدلنے والا ابو حنیفہ کو کوفے میں پایا اور
بتی کو بصرے میں اور ربیعہ کو مدینہ میں جب ہم نے غور سے دیکھا تو ان سب کو ہم نے قیدی
لوگوں کی اولاد میں پایا۔ سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں ہم نے قید شدہ لوگوں کی اولاد پر
اس روایت کو مدنظر رکھ کر جب نظر ڈالی تو کوفے میں ابو حنیفہ کو بصرے میں عثمان بتی کو اور
مدینہ میں ربیعہ رائی کو اسیطرح پایا حماد یہ کہتے ہیں میں نے محمد بن سلمہ سے پوچھا کیا بات ہے کہ
ان کی رائے تمام شہروں میں پہنچ گئی لیکن مدینہ میں نہیں پہنچی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا فرمان ہے کہ مدینہ میں دجال اور طاعون داخل نہ ہو سکیگا اور یہ بھی دجالوں میں

محمد بن بکران ثنا محمد بن مخلد ثنا حماد بن ابی عمر ثنا ابو نعیم سمعت ابا حنیفة یقول لابی یوسف لا ترو عنی
شیأ فانی واللہ ما ادری مخطئ انا ام مصیب أنبأنا ابن رزق انا ابن سالم ثنا ابراھیم بن سعید ثنا عمر بن
حفص بن غیاث عن ابیہ قال کنت اجلس الی ابی حنیفة فاسمعہ یسأل عن مسئلة فی الیوم الواحد
فیفتی فیھا بخمسة اقاویل فلما رأیت ذالک ترکتہ واقبلت علی الحدیث اخبرنی الحسن بن ابی طالب
ثنا عبید اللہ بن محمد بن صباح ثنا عبد اللہ بن محمد البغوی ثنا ابن المقری ثنا ابی سمعت ابا حنیفة
یقول ما رأیت افضل من عطاء وعامة ما احدثکم بہ خطأ .. ..
.. .. أنبأنا ابن الفضل
دعلج بن احمد انا احمد بن علی الابار ثنا محمود بن غیلان ثنا المقری سمعت ابا حنیفة
یقول عامة ما احدثکم بہ خطأ أنبأنا ابن رزق انا
عثمان بن احمد ثنا حنبل ثنا الحمیدی ثنا وکیع ثنا ابو حنیفة انہ سمع عطاء ان
سمعہ أنبأنا البرقانی انا ابو بکر الجبلی الخی ادزمی بھا سمعت ابا محمد عبد اللہ
ابن القاضی سمعت محمد بن حماد یقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام
فقلت یا رسول اللہ ما تقول فی النظر فی کلام ابی حنیفة واصحابہ انظر فیھا
واعمل علیھا قال لا لا لا ثلاث مرات قلت فما تقول فی حدیثک وحدیث اصحابک
انظر فیھا واعمل علیھا قال نعم نعم نعم ثلاث مرات ثم قلت یا رسول اللہ علمنی

سے ایک دجال ہے۔ ایک مرتبہ اسی سوال کے جواب میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ار[شاد]
ہے کہ مدینہ شریف کے تمام راستوں پر خدا کیطرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو دجال کو وہاں دا[خل]
ہونے نہیں دیتا اور یہ کلام بھی دجالی کلام ہے اور اسی وجہ سے وہ مدینہ شریف میں داخل
ہو سکا واللہ اعلم۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں اسلام میں کوئی بچہ اہل اسلام کو ابو حنیفہ سے
نقصان پہنچانے والا پیدا نہیں ہوا امام مالک رائے قیاس کی مذمت کرتے تھے اور فرماتے
حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبض کئے گئے اور امر دین کامل ہو چکا اور پورا ہو
ہمیں صرف احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اقوال صحابہؓ پر عمل کرنا چاہیئے اگر را[ئے]
کی تابعداری کی گئی تو آج ایک شخص آیا ہم نے اسکی رائے مانی کل دوسرا اس سے بھی ز[یادہ]
سمجھ بوجھ والا آیا اُسکی ماننے لگینگے تو پھر فرمایئے کہ یہ امر دین کب تمام ہوگا۔ حضر[ت]
امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو باتوں میں ابو حنیفہ کا فتنہ ابلیس

دعوية فعلمني دعاء وقال لي ثلاث مرات فلما استيقظت نسيته أخبرنا محمد
بن عبد الله الحباني انا محمد بن عبد الله الشافعي ثنا محمد بن اسماعيل السلمي ثنا ابو توبة
الربيع بن نافع ثنا عبد الله بن المبارك قال من نظر في كتاب الحيل لابي حنيفة
احل ما حرم الله وحرم ما احل الله اخبرني محمد بن علي المقرئ انا محمد بن عبد الله
الحافظ النيسابوري سمعت ابا جعفر محمد بن صالح سمعت يحيى بن منصور الهروي
سمعت احمد بن سعيد الدارمي سمعت النضر بن شميل يقول في كتاب الحيل كذا وكذا مسئلة
كلها كفر حدثني الازهري انا محمد بن العباس ثنا عبد الله بن اسحاق المدائني ثني احمد
بن موسى الحزامي ثنا هدبة وهو ابن عبد الوهاب ثنا ابو اسحاق الطالقاني سمعت
عبد الله بن المبارك يقول من كان عنده كتاب حيل ابي حنيفة يستعمله او يفتي
به فقد بطل حجه وبانت منه امرأته فقال مولى ابن المبارك يا ابا عبد الرحمن
ما ادري وضع كتاب الحيل الا شيطان فقال ابن المبارك الذي وضع
كتاب الحيل اشر من الشيطان أخبرنا ابراهيم بن عمر البرمكي انا محمد بن عبد الله
بن خلف الدقاق ثنا عمر بن محمد الجوهري ثنا ابو بكر بن الاثرم ثني زكريا بن سهل
المروزي سمعت الطالقاني ابا اسحاق سمعت ابن المبارك يقول من كان كتاب
الحيل في بيته يفتي به او يعمل بما فيه فهو كافر بانت امرأته وبطل حجه قال

فتنہ سے بھی زیادہ ضرر رساں ہوا ایک تو مرجیہ پن میں دوسرے سنت واحادیث کی وقعت
گھٹانے میں۔ حضرت عبدالرحمن بن مہدیؒ فرماتے ہیں میرے علم میں دجال کے فتنہ کے بعد کوئی
فتنہ ابوحنیفہ کی رائے قیاس کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کسی
شخص نے اسلام میں وہ برائی نہیں ڈالی جو ابوحنیفہ نے ڈالی ہے مگر فلاں شخص نے جسے سولی پر
چڑھا دیا گیا۔ شریک کا قول ہے کہ اگر ہر ہر قبیلے میں ایک ایک شرابی ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں
ابوحنیفہ کے خیال کا کوئی آدمی ہو۔ شریک بن عبداللہ کہتے ہیں کہ کوفے کی ہر ہر حویلی میں اگر
ایک ایک بیٹھنے والا ہو جو شراب بیچتا ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہاں ابوحنیفہ کے خیال کا
کوئی آدمی ہو۔ ایوب نے ایک مرتبہ ابوحنیفہ کا ذکر کیا تو کہا ان کا ارادہ ہے کہ اپنے منہ کی پھونکوں
سے خدا کے نور کو بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ نہیں مانیگا جب تک کہ اپنا نور پورا نہ کرے۔ ایک مرتبہ
حضرت ایوب مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوحنیفہ ان کی طرف آنے لگے انہوں نے کہا اٹھو یہیں

فقیل له ان فی هذا الکتاب اذا رادت المرأة ان تختلع من زوجها ارتدت عن
الاسلام حتی تبین ثم تراجع الاسلام فقال عبد الله من وضع هذا فهو کافر بانت
امرأته وبطل حجه فقال له خاقان المؤذن ما وضعه الا ابلیس قال الذی
وضعه عندی ابلیس من ابلیس وقال ذکریا انا الحسین بن عبد الله النیسابوری
قال اشهد علی عبد الله یعنی ابن المبارک شهادة یسألنی الله عنها قال لی یا حسین
قد ترکت کل شئ رویته عن ابی حنیفة فاستغفر الله واتوب الیه وقال
ذکریا سمعت عبد الله وعلی بن شقیق کلیهما یقول قال ابن المبارک کنت اذا اتیت
مجلس سفیان فشئت ان تسمع کتاب الله سمعته وان شئت ان تسمع
آثار رسول الله صلی الله علیه وسلم سمعتها وان شئت ان تسمع کلاما فی الزهد
سمعته واما مجلس لا اذکر انی سمعت فیه قط صلی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
مجلس ابی حنیفة آخبرنی الخلال ثنی عبد الواحد بن علی القاضی نا ابو سلم
محمد بن سعید بن حماد قال قال ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی
قال ابن المبارک ما مجلس رأیت ذکر فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم قط ولا یصلی
علیه الا مجلس ابی حنیفة وما کنا نأتیه الا خفیة من سفیان الثوری
آخبرنی ابو نصر احمد بن الحسین القاضی الدینوری انا ابو بکر احمد بن محمد بن

اس کا وبال ہم پر پڑے چنانچہ لوگ اُٹھ کر چلے گئے شریک کہتے ہیں ابو حنیفہ بیں ہوئے خواہ مخواہ کی جراٰت کے اور کیا تھا؟ امام
اوزاعی بسا اوقات فرمایا کرتے تھے ابو حنیفہ نے اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ابو حنیفہ کی موت کی خبر جب انہیں پہنچی تو کہا الحمد للہ شکر ہے آج مر گیا جو اسلام
کے شیرازے کو بکھیر رہا تھا۔ سفیان کے پاس جب انکے انتقال کی خبر پہنچی تو اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور
کہا مسلمانوں نے آج اس سے راحت پائی مسلمانوں میں کوئی شخص اس سے زیادہ اسلام کے سب سے
بدشگون پیدا نہیں ہوا اوزاعی کا قول ہے کہ مسلمانوں میں سے کسی نے اسلام کو ابو حنیفہ سے
زیادہ نقصان نہیں پہنچایا۔ اوزاعی اور سفیان کہتے ہیں مسلمانوں پر ابو حنیفہ سے زیادہ کوئی
بدشگون پیدا نہیں ہوا۔ امام شافعی فرماتے ہیں مسلمانوں پر کوئی شخص برائی لانے میں ابو حنیفہ سے بڑھ کر
نہیں ہوا سفیان کا قول ہے کہ اسلام کو ابو حنیفہؒ کے ہاتھوں جو ضرر پہنچا ہے اس سے زیادہ
کسی مسلمان بچے کے ہاتھوں نہیں پہنچا۔ ابن عونؒ کہتے ہیں اسلام میں ابو حنیفہ سے بڑھ کر کوئی
بُرا آدمی پیدا نہیں ہوا اُس نے اسلام کا شیرازہ بالکل بکھیر دیا ابن عون یہ بھی کہا کرتے تھے

اسحاق السنی الحافظ ثنی عبد الله بن محمد بن جعفر ثنا هرون بن اسحاق سمعت
محمد بن عبد الوهاب القناد حضرت مجلس ابی حنیفة فرأیت مجلسه لغوا لا
وقار فیه وحضرت مجلس سفیان الثوری فکان الوقار والسکینة والعلم فیه
ملازمته آبنا انا ابن رزق انا جعفر بن محمد بن نصر الخلدی ثنا محمد بن عبد الله
بن سلیمان الحضرمی ثنا احمد بن الحسن الترمذی سمعت الفریابی سمعت الثوری
ینهی عن مجالسة ابی حنیفة واصحاب الرأی آبنا انا ابوبکر احمد بن محمد بن
عبد الله بن ابان التغلبی الهیثمی ثنا احمد بن سلیمان النجاد ثنا احمد بن محمد
بن شاهین ثنا محمد بن سهل سمعت محمد بن یوسف الفریابی یقول کان
سفیان ینهی عن النظر فی رائ ابی حنیفة قال وسمعت محمد بن یوسف و
سئل هل روی سفیان الثوری عن ابی حنیفة شیأ قال معاذ الله سمعت
سفیان یقول ربما استقبلنی ابوحنیفة یسألنی عن المسئلة فاجیبه و
ما کانه وما سألته عن شئ قط آبنا انا القاضی ابوبکر محمد بن عمر الداودی
عبید الله بن احمد بن یعقوب المقری ثنا محمد بن الحسین بن حمید بن الربیع
محمد بن عمر بن الولید سمعت محمد بن عبید الطنافسی سمعت سفیان بن وکیع
الجراح وذکر عنده ابوحنیفة فقال یتعسف الامور بغیر علم ولا سنة

اسلام میں کوئی بچہ ابوحنیفہ سے بڑھ کر بدشگون پیدا نہیں ہوا ابن عون نے ایکمرتبہ حماد بن زید
فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے تم میں کچھ لوگ خدا کی راہ سے روکنے والے ہیں سلیمان بن حرب کہتے ہیں
حنیفہ اور انکے ہم خیال لوگ وہی ہیں جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ ابوحنیفہ کا ذکر ایک مرتبہ
کے پاس ہوا تو کہنے لگے اس شخص نے دین کے بڑے حصہ میں خطا کی اسکا کیا حال ہوگا؟ سفیان
سے سوال کیا گیا کہ آپ ابوحنیفہؒ کے کلام اور انکے فتووں کو کیوں نہیں دیکھتے کہا میں اس شخص کی باتوں کو
لیکر کیا کروں؟ جسے نرمی اور ملایمت سے محروم رکھا گیا تھا حضرت امام مالکؒ سے سوال ہوتا ہے
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس قول کے کیا معنے ہیں؟ جو وہ فرماتے ہیں کہ بہا الداء
العضال کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ وہاں ہلاکت والی بیماری ہے اور ابوحنیفہ بھی وہی ہلاکت
والی بیماری ہے۔ امام مالکؒ نے ایکمرتبہ ولید بن مسلم سے پوچھا کہ کیا تمہاری طرف بھی ابوحنیفہ کی
باتیں سنی جاتی ہیں؟ میں نے کہا ہاں فرمایا تمہارے شہر رہنے کے قابل نہیں۔ ایکاور روایت

أنبأنا ابن رزق انا ابن سلم ثنا الابار ثنا سفيان بن وكيع بن الجراح سمعت
ابي يقول ذكروا ابا حنيفة في مجلس سفيان فقال كان يقال عوذوا بالله
من شر النبطي اذا استعرب وقال حدثنا الابار ثنا ابراهيم بن سعيد
ثنا عبد الله بن عبد الرحمن سئل قيس بن الربيع عن ابي حنيفة فقال من
اجهل الناس بما كان واعلمهم بما لم يكن أنبأنا البرمكي ثنا محمد بن عبد الله بن
خلف ثنا محمد بن محمد الجوهري ثنا ابو بكر الاثرم ثنا سعيد بن داود ثنا حجاج
سألت قيس بن الربيع عن ابي حنيفة فقال انا من اعلم الناس به كان اعلم
الناس بما لم يكن واجهلهم بما كان أنبأنا البرقاني ثنا محمد بن احمد بن محمد
الادمي ثنا محمد بن علي الابار ثنا زكريا بن يحيى الساجي ثنا بعض اصحابنا قال
قال ابن ادريس اني لاشتهي ان يخرج من الكوفة قول ابي حنيفة وشر
المسكر وقراءة حمزة - وقال زكريا سمعت محمد بن الوليد البسري قال كذلك
قد تحفظت قول ابي حنيفة فبينا انا يوما عند ابي عاصم فدرست عليه قال
شيئا من مسائل ابي حنيفة فقال ما احسن حفظك ولكن ما دعاك الى
تحفظ شيئا يحتاج الى ان يتوب الله منه أنبأنا ابن رزق انا ابن سلم الابار ثنا قال
احمد بن عبد الله العتكي ابو عبد الرحمن وسمعت منه بمرو قال ثنا مصعب

میں ہے کہ امام مالک نے پوچھا کہ کیا ابو حنیفہ کا چرچا تمہاری طرف بھی ہے اور میری ہاں کہنے پر فرمایا تو پھر
تمہارے شہروں میں نہ رہنا چاہیئے ۔ حضرت امام مالک بن انس سے سوال ہوا کہ کیا آپ ابو حنیفہ کو پہچانتے
ہیں کہا ہاں تم اس شخص کو کیا جانتے ہو؟ جو کسی لکڑی یا پتھر کے ستون کو سونے کا کہہ دے تو یہی نہ کہے گا تو
جب تک اسکا سونے کا ہونا جانا نہ دے ابو محمد کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی خطا پر بھی جم جاتا تک
اور حجت بازی کئے جاتا ہے اور باوجود حق ظاہر ہو جانے کے اپنی بات کی پچ کو نہیں چھوڑتا ۔ امام
مالک ابو حنیفہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے یہ دین سے مکر اور دھوکہ کرتا ہے اور روایت میں یہ بھی ہے کہ
سے مکر کرنے والا دین دار نہیں ہوتا ۔ امام مالک فرماتے ہیں ہلاکت والی بیماری جو دین کو ہلاک کر دے
ابو حنیفہ بھی ہیں امام مالک کا فرمان ہے کہ اسلام میں کوئی شخص ابو حنیفہ سے زیادہ مشئوم
پیدا نہوا ۔ ان کے پاس ابو یوسف شریک ابراہیم بن ابی یحیی بیٹھے تھے کہ صلح ہوئی تو
بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بن خارجة بن مصعب سمعت حمادا يقول فی مسجد الجامع وما علم ابی حنيفة

علم ابی حنيفة احدث من خضاب لحيتی هذه أنبأنا ابو بكر احمد بن علی بن

عبد الله الزجاجی الطبری ثنا ابو يعلی عبد الله بن مسلم الدباس ثنا الحسين

بن اسماعيل ثنا احمد بن محمد بن يحيى بن سعيد ثنا يحيى بن آدم ثنا سفيان بن

سعيد و شريك بن عبد الله والحسن بن صالح قالوا ادركنا ابا حنيفة وما يعرف

بشیء من الفقه وما يعرف الا بالخصومات - أخبرنی الحسن بن ابی طالب ثنا عبد الله

بن عثمان بن محمد بن بيان الصفار ثنا علی بن محمد الفقيه المصری ثنی

عصام بن الفضل الرازی سمعت المزنی سمعت الشافعی يقول ناظر

ابو حنيفة رجلا فكان يرفع صوته فی مناظرته اياه فوقف عليه رجل فقال

الرجل لابی حنيفة اخطأت فقال ابو حنيفة للرجل تعرف

المسئلة ما هی قال لا قال فكيف تعرف انی اخطأت قال اعرف انه كان

لك الحجة ترفق بصاحبك واذا كان عليك تشغب وتجلب أنبأنا البرقانی

قال انا ابو يحيى فنجويه بن خارق بن حمدان البصری الاسفرائينی

املاء نا ابو العباس السراج سمعت ابا قدامة سمعت سلمة بن سليمان

قال قال رجل لابن المبارك كان ابو حنيفة مجتهدا قال ما كان بخليق لذاك

اور شریک نے بروایت ابو اسحاق بروایت عمرو بن میمون بروایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا اور حفص نے کہا ہمیں اعمش نے خبر دی انہیں ابراہیم نے انہیں علقمہ نے اسے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھسے ہارون نے کہا تم بھی کچھ بیان کرو میں نے کہا ابو حنیفہ نے کہا ہارون نے کہا تو تو برائی لایا اسے ہٹا تیری سر پر خاک پڑے - ابو عوانہ کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے پاس آتا جاتا تھا یہانتک کہ ان کے کلام میں ماہر ہوگیا اب میں حج کے لیئے گیا واپس آن کر پھر انکی مجلس میں پہنچا تو اُن کے شاگردوں وغیرہ نے مجھسے مسائل پوچھنے شروع کیئے جو مجھے اچھی طرح معلوم تھے میں نے جواب دیئے لیکن دوسروں نے میری جواب میں اختلاف کیا میں نے کہا واہ میں نے یہ مسائل امام ابو حنیفہ ہی سے سنے ہیں اور وہی جواب جو میں نے دیئے ہیں میں نے امام صاحب کو دیکھا تو میں نے اُن سے وہ مسائل پھر دریافت کیئے انہوں نے پہلے جوابات کے خلاف ابکی مرتبہ جواب دیئے میں نے کہا یہ کیا ہوا کہا میری سمجھ میں اس وقت وہ اچھے جواب تھے اب یہ اُنسے اچھے جواب ہیں تو میں نے سب اگلے مسائل اور فتووں سے رجوع کر لیا - میں نے کہا

كان يصير نشيطا فى الحجرة الى الظهر ومن الظهر الى العصر ومن العصر الى
المغرب ومن المغرب الى العشاء فمتى كان مجتهدا وسمعت ابا قدامة
سمعت سلمة بن سليمان قال رجل لابن المبارك كان ابو حنيفة مجتهدا قال
ما كان بخليق لذاك ترك عطاء واقبل على ابى العطوف اخبرنى الازهرى ثنا محمد
بن العباس ثنا ابو القاسم بن بشار ثنا ابراهيم بن راشد الادمى قال سمعت ابا ربيعة
فهد بن عوف سمعت حماد بن سلمة يكنى ابا حنيفة ابا جيفة انبأنا ابن رزق انا عثمان
بن احمد ثنا حنبل بن اسحاق سمعت الحميدى يقول لابى حنيفة اذا كناه ابو جيفة
لا يكنى عن ذاك يظهره فى المسجد الحرام فى حلقة والناس حوله انبأنا العتيقى
ثنا يوسف بن احمد الصيدلانى ثنا محمد بن عمرو العقيلى ثنا زكريا بن يحيى الحلوانى
سمعت محمد بن بشار العبدى بندارا يقول قلما كان عبد الرحمن بن مهدى يذكر
ابا حنيفة الا قال كان بينه وبين الحق حجاب انبأنا البرقانى قرأت على محمد
بن محمود المروزى بها حدثكم محمد بن على الحافظ قال قيل لبندار وانا اسمع
اسمعت عبد الرحمن بن مهدى يقول كان بين ابى حنيفة وبين الحق حجاب
فقال نعم وقد قال لى انبأنا ابن الفضل انا ابن درستويه ثنا يعقوب ثنا محمد
بن بشار سمعت عبد الرحمن يقول بين ابى حنيفة وبين الحق حجاب انبأنا ابن رزق

سبحان اللہ پھر تو دین کا ہر وقت ہیر پھیر ہی ہوتا رہیگا مجھے آپکی ایسی فقہ کی کوئی حاجت نہیں چنانچہ
میں کپڑے جھاڑ کر وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا اور پھر کبھی وہاں نہ گیا۔ نضر بن محمد کہتے ہیں کہ ہم امام ابو حنیفہ رح
کے پاس آتے جاتے تھے ہمارے ساتھ ایک شامی بھی تھا جب شامی نے اپنے وطن جانیکا ارادہ کیا تو آپ
اُسے پہنچانے آئے اور کہنے لگے اے شامی کیا تم ان فتوؤں کو شام لیجاؤ گے اُس نے کہا ہاں کہا تم بڑی
برائی اپنے ساتھ لیجاؤ گے۔ مزاحم بن زفر نے ایکمرتبہ امام ابو حنیفہؒ سے کہا امام صاحب یہ جو آپ فتوی
دیتے ہیں اور اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کیا آپکے نزدیک وہ سراسر حق ہیں فرمایا کیا خبر شاید وہ سراسر
باطل ہی ہوں امام زفرؒ کہتے ہیں ہم امام صاحب کے پاس آتے جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ابو یوسف اور محمد
بن حسن بھی تھے ہم انکی باتیں لکھ لیا کرتے تھے ایک روز امام صاحب نے ابو یوسف سے کہا اے یعقوب
تجھ پر افسوس ہے تو مجھ سے جو کچھ سن اسے لکھا کر میں تو آج کی بات کل چھوڑ دیتا ہوں اور
کل کی بات پرسوں چھوڑ دیتا ہوں ایک مرتبہ امام ابو حنیفہؒ نے قاضی ابو یوسف اپنے

انا ابن سالم ثنا الابار ثنا سلمة بن شعيب ثنا الوليد بن عتبة سمعت مؤمل
بن اسماعيل قال قال عمر بن قيس من اراد الحق فليأت الكوفة فلينظر ما قال
ابو حنيفة واصحابه فليخالفهم أنبأنا بشرى بن عبد الله الرومي انا عبد العزيز
بن جعفر الحرمي ثنا اسماعيل بن العباس الوراق ثنا اسحاق بن ابراهيم البغوي وانبأنا
ابو سعيد محمد بن حسنويه بن ابراهيم الله بيوردي انا زاهر بن احمد
السرخسي ثنا عبد الله بن احمد بن ثابت البزاز ثني اسحاق بن ابراهيم ثنا
ابو الجماهر قال قال لي عمار بن زريق خالف ابا حنيفة فانك تصيب
وقال بشري فانك اذا خالفته اصبت أنبأنا ابن الفضل انا ابن درستويه
ثنا يعقوب ثنا ابن نمير ثنا بعض اصحابنا عن عمار بن زريق قال اذا سئلت
عن شئ فلم يكن عندك شئ فانظر ما قال ابو حنيفة فخالفه فانك تصيب
أنبأنا البرقاني انا محمد بن عبد الله بن حمويه انا الحسين بن ادريس
قال قال ابن عمار اذا شككت في شئ نظرت الى ما قال ابو حنيفة
فخالفه كان الحق وكان البركة في خلافه أخبرني عبد الله بن يحيى
السكري ثنا محمد بن عبد الله الشافعي ثنا منصور بن محمد البزاز ثنا محمد

شاگردوں سے فرمایا میری باتیں لوگوں کو نہ پہنچاؤ خدا کی قسم مجھے تو خود نہیں معلوم کہ میں غلط مسئلہ بیان کرتا ہوں یا صحیح حفص بن غیاث کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے پاس آتا جاتا تھا میں سنتا تھا ایک ایک مسئلہ میں ایک ہی دن میں پانچ پانچ جداگانہ فتوے دیتے تھے آخر یہ دیکھکر میں نے وہاں کا آنا جانا ترک کر دیا اور علم حدیث کیطرف متوجہ ہوا۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطا سے بہتر کوئی آدمی نہیں دیکھا اور میں تو جو کچھ تم سے کہتا ہوں وہ اکثر غلط ہوتا ہے۔ مقری کہتے ہیں میں نے بھی امام صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے فتوے عموماً غلط ہوا کرتے ہیں امام ابو حنیفہ کہتے ہیں میں نے عطا سے سنا اگر سنا ہو تو۔ محمد بن حماد کہتے ہیں میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ تو فرمائیے کہ میں ابو حنیفہ اور انکے ساتھیوں کے کلام کو دیکھوں اور اسپر عمل کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں نہیں نہیں تین مرتبہ منع فرمایا میں نے پھر پوچھا کہ حضور آپکی حدیثوں اور آپکے صحابہ کی حدیثوں کو دیکھوں اور انپر عمل کروں فرمایا ہاں ہاں ہاں تین مرتبہ اجازت دی پھر میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھائیے جو میں مانگا کروں آپنے ایک دعا سکھائی تین ہی مرتبہ اسے بھی پڑھا لیکن جب میں جاگا تو اس

بن الصباح ثنا سفيان بن عيينة قال قال مساور الوراق ~ اذا ما اهل رأى
حاودونا ٭ بآبدة من الفتيا طريفه - اتيناهم بقياس صحيح مصيب من طراز ابي حنيفة
اذا سمع الفقيه بها وعاها ٭ واثبتها بحبر في صحيفه - فاجابه بعضهم يقول ~ اتينا
بقول الله فيها ٭ وآيات محبرة شريفه - فكم من فرج محصنة عفيف ٭ احل حرامها
بابي حنيفة - فكان ابوحنيفة اذا رأى مساور الوراق اوسع له وقال هاهنا هاهنا
انبانا ابن رزق انا ابن سالم ثنا الابار ثنا ابو صالح هدبة بن عبد الوهاب المروزي قدم
علينا شقيق البلخي فجعل يطري ابا حنيفة فقيل له لا تطر ابا حنيفة بمرو فانهم
لا يحتملونك قال اليس قلنا قال مساور الوراق ~ اذا ما الناس يوما قايسونا ٭ بآبدة من
الفتوى طريفه - اتيناهم بمقياس تليد ٭ طريف من طراز ابي حنيفة فقال له
اما سمعت ما اجابوه قال رجل ~ اذا ذو الرأى خاصم عن قياس ٭ وجاء ببدعة
هنة سخيفة - اتيناهم بقول الله فيها ٭ وآثار مبرزة شريفة فكم من فرج
محصنة عفيف ٭ احل حرامها بابي حنيفة - انبانا ابن رزق ثنا عثمان بن احمد
الدقاق ثنا ادريس بن عبد الكريم سمعت يحيى بن ايوب ثنا صاحب لنا ثقة قال كنت
جالسا عند ابي بكر بن عياش فجاء اسماعيل بن حماد بن ابي حنيفة فسلم وجلس فقال

دعا کو بھول گیا۔ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں جسنے ابوحنیفہ کی کتاب الحیل کو دیکھا وہ یقیناً خدا کے حرام کو
حلال اور حلال کو حرام کر دیگا۔ نصر بن شمیل کہتے ہیں اس کتاب میں بہت سے مسائل بالکل کفریہ ہیں حضرت عبداللہ
بن مبارک فرماتے ہیں جسکے پاس ابوحنیفہ کی کتاب الحِیَل یعنے جسمیں حیلے سکھائے ہیں ہو اور اسپر عمل کرے
تو فتویٰ دے تو اسکا حج باطل ہو جائیگا اور اسکی بیوی پر طلاق پڑ جائیگی ابن المبارک کے مولیٰ نے کہا میں
جانتا ہوں حیلوں کی کتاب کو کسی شیطان نے بنائی ہے ابن المبارک کہنے لگے جسنے حیلوں کی کتاب
بنائی ہے وہ شیطان سے بھی زیادہ برا ہے۔ ابن المبارکؒ فرماتے ہیں جسکے گھر میں یہ حیلوں کی کتاب ہو اور
وہ اسکے مطابق فتویٰ دیتا ہے یا عمل کرتا ہے وہ کافر ہے اسکی عورت پر طلاق پڑ جاتی ہے اسکا حج باطل
ہو جاتا ہے اُن سے کہا گیا کہ اس کتاب میں ایک حیلہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب عورت اپنے خاوند سے
خلع کرانا چاہے تو اسلام چھوڑ کر کافر بن جائے مرتد ہو جانیکے بعد جب الگ ہو جائے پھر اسلام قبول کرلے
عبداللہ فرمانے لگے اس کتاب کا لکھنے والا کافر ہے اسکی بیوی اس سے الگ ہے اسکا حج باطل ہے خاقان
مؤذن نے فرمایا اسے کسی ابلیس نے لکھی ہوگی حضرت عبداللہ نے فرمایا واقعی اس کا مصنف میرے

ابوبکر من هذا فقال ثنا اسمعیل یا ابا بکر فضرب ابوبکر بیده علی رکبة اسمعیل ثم قال کم من فرج حرام اباحه حدثنا آبنا ثنا ابن رزق انا ابن سالم ثنا الابار ثنا العباس بن صالح سمعت اسود بن سالم قال ابوبکر بن عیاش سود الله وجه ابی حنیفة اخبرنی ابو عبد الله محمد بن عبد الواحد انا محمد بن العباس ثنا احمد بن نصر الحافظ ثنا ابراهیم بن عبد الرحیم ثنا ابو معمر قال قال ابوبکر بن عیاش یقولون ان ابا حنیفة اکره علی القضاء انما ضرب علی ان یکون عریفا علی طرز حاکة الخزازون اخبرنی الحسن بن عبد الله المقری ثنا محمد بن بکران البزاز ثنا محمد بن مخلد ثنا محمد بن حفص هو الدوری سمعت ابا عبید کنت جالسا مع الاسود بن سالم فی مسجد الجامع بالرصافة فتذاکروا مسئلة فقلت ان ابا حنیفة یقول فیها کیت وکیت فقال لی الاسود تذکر ابا حنیفة فی المسجد فلم یکلمنی حتی مات آخبرنی محمد بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی سمعت محمد بن حامد البزاز سمعت الحسن بن منصور سمعت محمد بن عبد الوهاب یقول قلت لعلی بن عثام ابو حنیفة محدث فقال لا للدین ولا للدنیا آبنا نا ابو حازم عمر بن احمد بن ابراهیم العبدوی الحافظ بنیسابور انا محمد بن احمد بن الفضل بن العباس بجرجان ثنا محمد بن علی البلخی ثنی محمد

میرے نزدیک بھی اللبیسوں میں سے ایک اللبیس ہی تھا حضرت حسین بن عبد اللہ نیسا پوری قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ مجھسے امام عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا ای حسین بن جو ابو حنیفہ سے جو کچھہ روایتیں لیں تھیں میں ان سب کو چھوڑتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرتا ہوں۔ ابن المبارک کا فرمان ہے کہ اگر تم حضرت سفیان کی مجلس میں جاتے تو اگر کتاب اللہ سننا چاہو تو سن سکتے تھے اگر احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سننا چاہو تو سن سکتے تھے اگر زہد و تقوی کی باتیں سننی چاہو تو سن سکتے تھے لیکن ایسی مجلس جسمیں مجھے یاد نہیں کہ میں نے اس میں کبھی صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ سنا ہو وہ مجلس ابو حنیفہ کی مجلس ہے یہی حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسی مجلس کہ جسمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے اور حضور پر درود نہ پڑھا جائے میں نے کوئی نہیں دیکھی سوائے ابو حنیفہ کی مجلس کے وہاں نام نبی پر درود نہیں بھیجا جاتا تھا ہم کبھی کبھی حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی چوری چھپی اس مجلس میں چلے آتے تھے محمد بن عبد الوہاب قناد فرماتے ہیں میں ابو حنیفہ کی مجلس میں گیا میں نے اسے ایک لغو مجلس پائی جسمیں کوئی وقار و متانت نہ تھی میں سفیان ثوری کی مجلس میں بھی گیا وہاں میں نے سکینت و جمعی اور

بن احمد التميمي بمصر ثنا محمد بن جعفر الاساى قال كان ابو حنيفة يتهم شيطان الطاق بالرجعة وكان شيطان الطاق يتهم ابا حنيفة بالتناسخ قال فخرج يوما ابو حنيفة الى السوق فاستقبله شيطان الطاق ومعه ثوب يريد بيعه فقال ابو حنيفة اتبيع هذا الثوب الى رجوع على فقال ان اعطيتنى كفيلا ان لا تمسخ قردا بعتك فبهت ابو حنيفة قال ولما مات جعفر بن محمد التقى هو وابو حنيفة فقال له ابو حنيفة اما امامك فقد مات فقال شيطان الطاق اما امامك فمن المنظرين الى يوم الوقت المعلوم آنبانا ابو نعيم الحافظ نا ابو محمد عبد الله بن جعفر بن حيان نا مسلم بن عصام نا رستة عن موسى بن المساور قال سمعت جبرا وهو عصام بن يزيد الاصبهانى يقول سمعت سفيان الثورى يقول ابو حنيفة ضال مضل آنبانا ابراهيم بن محمد بن سليمان المؤدب الاصبهانى انا ابو بكر بن المقرى نا سلامة بن محمود القيسى نا ايوب بن اسحاق المسافرى نا رجاء السندى قال قال عبد الله بن ادريس لنا ابو حنيفة ضال مضل وانا ابو سفيان فحاسق من الفساق فقال ايوب بن شاذ بن يحيى الواسطى صاحب يزيد بن هرون سمعت يزيد بن هرون يقول ما رأيت قوما اشبه بالنصارى من اصحاب ابى حنيفة انا احمد بن محمد العتيقى والحسن بن جعفر السلاسى والحسن بن على الجوهرى قالوا

وقار ومتانت دیکھی تو بجائے اسی مجلس میں بیٹھنا اٹھنا شروع کیا حضرت سفیان ثوری ابو حنیفہ کی مجلس سے روکتے تھے اور انہیں شریک ہونیکی ممانعت فرماتے تھے حضرت سفیان ابو حنیفہ کے رائے قیاس کے مسائل دیکھنے سے منع فرمایا کرتے تھے محمد بن یوسف سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا سفیان ثوری نے ابو حنیفہ سے کچھ روایت کیا ہے؟ جواب دیا معاذ اللہ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ بسا اوقات ابو حنیفہ مجھ سے مسئلہ پوچھتے ہیں تو میں جواب دیتا ہوں لیکن ناخوش ہو کر اور میں نے تو کبھی ان سے کچھ بھی دریافت نہیں کیا سفیان بن وکیع بن جراح امام حنیفہ کی نسبت فرماتے تھے کہ وہ علم اور حدیث کے بغیر کھینچ تان کیا کرتے ہیں ایک مرتبہ امام حنیفہ کا ذکر آیا تو حضرت سفیان فرمانے لگے ہم اس کی برائی سے جب کہ وہ عیب بننے لگے اللہ کی پناہ مانگو۔ قیس بن ربیع سے امام ابو حنیفہ کی بابت سوال ہوتا ہے کہ وہ کیسے تھے؟ تو فرماتے ہیں کہ جو چیز ہوا اس سے سب سے زیادہ ناواقف اور جو نہیں ہوا اس کے بڑے جاننے والے اسی سوال کے جواب میں ایک مرتبہ فرمایا ہاں ہیں تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں وہ جو کچھ کہ نہیں ہوا اس کے عالم اور جو ہو گیا اس کے بڑے نہ جاننے والے تھے۔ ابن ادریس فرماتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ کوفے سے ابو حنیفہ کا قول اور شرابی کی شراب

انا علی بن عبد العزیز البرذعی انا ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم نا محمد بن عبد الله
بن عبد الحکم قال انا محمد بن ادریس الشافعی نظرت فی کتب لاصحاب ابی حنیفة فاذا
فیها مائة وثلاثون ورقة فعددت منها ثمانین ورقة خلاف الکتاب والسنة قال
ابو محمد لان الاصل کان خطأ فصارت الفروع ماضیة علی الخطاء قال ابن ابی
حاتم نا الربیع بن سلیمان المرادی سمعت الشافعی یقول ابو حنیفة یضع المسألة
خطأ ثم یقیس الکتاب کله علیها وقال ایضا نا ابی نا هرون بن سعید الایلی
سمعت الشافعی یقول ما اعلم احدا وضع الکتب ادل علی عوار قوله من ابی حنیفة
اخبرنا ابن رزق نا عثمان بن احمد الدقاق نا محمد بن اسماعیل الرقی ثنی احمد بن
سنان بن اسد القطان سمعت الشافعی یقول ما شبهت رأی ابی حنیفة
الا بخیط السحارة یمد کذا فیجیئ اخضر ویمد کذا فیجیئ اصفر اخبرنا البرقانی
ثنی محمد بن العباس ابو عمر الخزاز نا ابو الفضل جعفر بن محمد الصندلی
ثنی علیه ابو عمر جلا نا المروزی ابو بکر احمد بن الحجاج سألت ابا عبد الله
وهو احمد بن حنبل عن ابی حنیفة وعمرو بن عبید قال ابو حنیفة اشد علی المسلمین
عن عمرو بن عبید لان له اصحابا اخبرنا طلحة بن علی الکنانی انا محمد بن عبد الله بن ابراهیم

اور حمزہ کی قرائت باہر نکلے۔ محمد بن ولید بشری کہتے ہیں میں نے امام صاحب کے اقوال خوب حفظ کیے ایک مرتبہ
ابو عاصم کی مجلس میں ان کے بہت سے مسائل زبر سنائے انہوں نے فرمایا کہ تیرا حافظہ بہت ہی
اچھا ہے لیکن وہ باتیں کیوں یاد کرتا ہے جن سے تجھے توبہ کرنی پڑے۔ ایکمرتبہ حماد نے جامع مسجد میں
کہا کہ میری ڈاڑھی کے خضاب سے بھی ابو حنیفہ کا علم نوپید ہے۔ سفیان بن سعید شریک
بن عبداللہ اور حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ فقہ کے ماہر نہیں البتہ جھگڑے کے
ماہر ہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں ایکمرتبہ امام ابو حنیفہ کا ایک شخص سے مناظرہ ہوا تو بڑی
اونچی اونچی آواز سے بولنے لگے ایک شخص وہاں کھڑا ہوا تھا وہ کہنے لگا حضرت آپ غلطی پر ہیں
امام صاحب نے اُس سے کہا تم مسئلہ جانتے بھی ہو؟ اُس نے جواب دیا میں مسئلہ نہیں جانتا کہا پھر
تم نے کیسے جان لیا کہ میں خطا پر ہوں کہا اسلیے کہ جب آپکے پاس دلیل ہوتی ہے تو تو آپ نرمی
اور راستی سے گفتگو کرتے ہیں اور جب آپ دلیل سے خالی ہوتے ہیں بلکہ مقابل کے پاس
دلیل ہوتی ہے تو آپ شور غل اور بلند آواز سے مطلب براری کرتے ہیں۔ ایک شخص ابن المبارکؒ

الشافعی نا ابو شیخ الاصبهانی نا الاثرم قال رأیت ابا عبد الله مرارا یعیب ابا حنیفة ومذهبه ویحکی الشیٔ من قوله علی الانکار والتعجب انبانا بشری بن عبد الله الرومی انا احمد بن جعفر بن حمدان نا محمد بن جعفر الراشدی نا ابو بکر الاثرم قال انا ابو عبد الله یحیٰ فی العقیقة فیہ عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم احادیث مسندة عن اصحابه عن التابعین رضی الله عنهم ثم قال قال ابو حنیفة ہو من عمل الجاهلیة وتبسم کالمتعجب اخبرنی محمد بن عبد الملك القرشی انا احمد بن محمد بن الحسین الرازی نا محمود بن اسحاق بن محمود القواس بخاری سمعت ابا عمر حریث بن عبد الرحمن سمعت محمد بن یوسف البیکندی یقول قیل لاحمد بن حنبل قول ابی حنیفة الطلاق قبل النکاح قال مسکین ابو حنیفة کانه لم یکن من اهل العراق کانه لم یکن من العلم بشیٔ قد جاء فیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وعن الصحابة رضی الله عنهم وعن نیف وعشرین من التابعین مثل سعید بن جبیر وسعید بن المسیب وعطاء وطاؤس وعکرمة کیف یجترئ ان یقول تطلق اخبرنی ابن رزق نا احمد بن سلیمان الفقیه المعروف بالنجاد نا عبد الله بن احمد بن حنبل نا مهنّیٰ ابن یحییٰ سمعت احمد بن حنبل یقول ما قول ابی حنیفة والبعرة عندی الاسواء اخبرنی البرقانی ثنی محمد بن احمد الادمی نا محمد بن علی الایادی نا زکریا بن یحییٰ الساجی ثنی محمد بن

سے پوچھتا ہے کہ کیا ابو حنیفہ مجتہد تھے؟ کہا وہ مجتہد ہونے کے قابل نہ تھے وہ تو رائے قیاس کی ادھیڑ بن میں ظہر تک اور ظہر سے عصر تک اور عصر سے مغرب تک اور مغرب سے عشا تک لگے رہتے تو وہ مجتہد کب بن گئے؟ اسی سوال کے جواب میں ایک مرتبہ فرمایا وہ اجتہاد کی قابلیت ہی نہیں رکھتے تھے عطا کو تو انہوں نے چھوڑ دیا اور ابوالعطوف کی طرف متوجہ ہو گئے حماد بن سلمہ ابو حنیفہ کو ابو جیفہ کہا کرتے تھے۔ مہدی تو بھری مجلس میں مسجد حرام میں ابو حنیفہ کو ابو جیفہ کہا کرتے تھے۔ محمد بن بشار کے پاس جب کبھی ابو حنیفہ کا ذکر آتا تو عموماً فرمایا کرتے تھے کہ ان کے اور حق کے درمیان حجاب اور پردہ تھا بندار سے سوال ہوتا ہے کہ کیا عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے کہ ابو حنیفہ کے اور حق کے درمیان پردہ تھا کہا ہاں انہوں نے خود مجھ سے فرمایا ہے۔ ایک اور سند سے بھی عبدالرحمٰن کا یہ قول مروی ہے عمر بن قیس فرمایا کرتے تھے جو شخص حق کا ارادہ رکھتا ہو وہ ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے اقوال کے خلاف کرے۔ حضرت عمار بن زریق ابوالحراب سے فرماتے ہیں ابو حنیفہ کا خلاف کر تو تیری بات ٹھیک ہو گی اور بشری کا قول ہے کہ ان کا خلاف حق ہے۔ عمار بن زریق کہتے ہیں جب تم سے کوئی مسئلہ

رو ح سمعت احمد بن حنبل يقول لو ان رجلا ولى القضاء ثم حكم برأى ابى حنيفة ثم
سئلت عنه لرأيت ان ارد احكامه اخبرنى الحسن بن ابى طالب انا محمد بن نصر احمد
بن نصر بن ملك نا ابو الحسن على بن ابراهيم انجاد من لفظه نا محمد بن المسيب نا
ابو هبيرة الدمشقى نا ابو مسهر خالد بن يزيد بن ابى مالك قال احل ابو حنيفة
الزنا واحل الربوا واهدر الدما فسأله رجل ما تفسير هذا فقال اما تحليل الربو فقال
درهم وجوزه بدرهمين نسيئة لا بأس به واما الدما فقال لو ان رجلا ضرب رجلا
بحجر عظيم فقتله كان على العاقلة ديته ثم تكلم فى شئ من النحو فلم يحسنه ثم قال
لو ضربه بابا قبيس كان على العاقلة قال واما تحليل الزنا فقال لو ان رجلا وامرأة
اصيبا فى بيت وهما معروفا الابوين فقالت المرأة هو زوجى وقال هو هى امرأتى لم
اعرض لهما قال ابو الحسن النجاد وفى هذا ابطال الشرائع والاحكام انبأنا البرقانى
انا بشر بن احمد الاسفرائينى نا عبد الله بن محمد بن سيار الفرهيانى سمعت القاسم
بن عبد الملك انا عثمان سمعت ابا مسهر يقول كانت الائمة تلعن ابا فلانة على
هذا المنبر واشار الى منبر دمشق قال الفرهيانى وهو ابو حنيفة اخبرنا الخلال ابو
الفضل عبد الله بن عبد الرحمن بن محمد الزهرى نا عبد الله بن عبد الرحمن ابو محمد العسكرى

پوچھا جاتے اور تمہیں اس کا علم نہ ہو تو دیکھو ابو حنیفہ نے اسمیں کیا کہا ہے پھر اسکے خلاف تم کہو مسئلہ کا صحیح
جواب ہو جائیگا۔ ابن عمار کہتے ہیں جب تجھے کسی مسئلہ میں شک ہو تو دیکھ ذرا ابو حنیفہ کے فتوی کا خلاف کر
کیونکہ حق و برکت انکے خلاف میں ہے مساور وراق کہتے ہیں جب اہل رائے اپنے فتووں کے طریقوں کو لیکر ہم سے
جھگڑتے ہیں تو ہم انکے پاس ابو حنیفہ کے صحیح اور مضبوط قیاس پیش کرتے ہیں جسے فقیہ سنکر یاد کر لیتے ہیں
اور لکھ لیا کرتے ہیں اسکے جواب میں کسی نے کہا ہم اسکے پاس اللہ تعالیٰ کا فرمان پیش کرتے ہیں اور قرآن پاک
کی بابرکت آیتیں پڑھتے ہیں ابو حنیفہ کیوجہ سے تو بہت سی پاکدامن پرہیزگار حرام عورتوں کی
شرمگاہیں حلال ہو گئیں ابو حنیفہ رح جب مساور وراق کو دیکھتے تو انکی بڑی آؤ بھگت کرتے اور کہتے
یہاں آؤ یہاں بیٹھو شقیق بلخی ایک مرتبہ ابو حنیفہ رح کی بڑی تعریف کرتے ہیں تو انسے کہا جاتا ہے مرو میں
آپ یہ باتیں چھوڑ دیجئے مرو والے آپکی برداشت نہیں رکھتے تو وہ مساور وراق کے مذکورہ بالا
اشعار پڑھ سناتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ کیا ان اشعار کا جواب آپنے نہیں سنا؟ جسمیں ہے جب کہ اہل رائے
اپنی رائے قیاس سے ہم سے حجت بازی کرنے لگے اور اس ردی اور مردار چیز کو ہمارے سامنے لائے تو

نا العباس بن عبد الله الرقفي سمعت الغز بابي يقول كنا في مجلس سعيد بن عبد العزيز بدمشق فقال رجل رأيت فيما يرى النائم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد دخل من باب الشرقي يعني باب المسجد ومعه ابو بكر وعمر رضي الله عنهما وذكر غير واحد من الصحابة وفي القوم رجل متوسخ الثياب رث الهيئة فقال تعرف من هذا قلت لا قال هذا ابو حنيفة هذا ممن اعين بعقله على الفجور فقال سعيد بن عبد العزيز انا اشهد انك صادق لولا انك رأيت هذا لم تكن تحسن تقول هذا اخبرني ابو الفتح محمد بن المظفر بن ابراهيم الخياط نا محمد بن علي بن عطية المكي نا محمد بن خالد الاموي نا علي بن الحسن القرشي نا علي بن حرب قال سمعت محمد بن عامر الطائي وكان خيرا يقول رأيت في النوم كان الناس مجتمعون على درج دمشق اذ خرج شيخ ملبب بشيخ فقال ايها الناس ان هذا بدل دين محمد صلى الله عليه وسلم فقلت لرجل الى جنبي من هذان الشيخان فقال هذا ابو بكر الصديق رضي الله عنه ملبب بابي حنيفة انبأنا القاضي ابو العلا محمد بن علي الواسطي نا عبد الله بن محمد بن عثمان المزني بواسط نا طريف بن عبد الله سمعت ابن ابي شيبة وذكر ابا حنيفة فقال اراه كان يهوديا اخبرني ابراهيم بن عمر البرمكي نا عبيد الله

ہمنے اسکے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی اور شریف حدیثیں پیش کیں اور ہمنے کہا کہ ابو حنیفہ کی وجہ سے کتنی ایک پاکدامن پرہیزگار عورتوں کی شرمگاہیں جو خدا کی جانب سے حرام تھیں حلال ہوگئیں - ابو بکر بن عیاش کی مجلس میں ابو حنیفہ کے پوتے اسمٰعیل بن حماد بن ابو حنیفہ آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے ابو بکر نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا میں اسمٰعیل ہوں تو ابو بکر نے اسمعیل کی رانوں پر اپنے ہاتھ سے مارا اور فرمایا تیرے دادا نے بہت سی حرام شرمگاہوں کو حلال کر دیں حضرت ابو بکر بن عیاش دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ابو حنیفہ کے منہ کو کالا کرے - اور ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں ابو حنیفہ کو سزا قاضی بننا قبول نہ کرنے پر دیگئی یہ غلط ہے بلکہ انہیں چودھری بننے پر زدوکوب کیا گیا جیسا کہ ریشم فروش جولاہوں میں دستور تھا - ابو عبید کہتے ہیں میں اسود بن سالم کے پاس رصافہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک مسئلہ کا ذکر آگیا میں نے کہا اس میں ابو حنیفہ کا فتویٰ یہ ہے تو اسود نے خفا ہو کر کہا تو مسجد میں ابو حنیفہ کا ذکر کرتا ہے ایسے بگڑے کہ مرتے دم تک پھر مجھسے کلام نہ کیا - محمد بن عبد الوہاب نے ایک مرتبہ علی بن عثام سے کہا ابو حنیفہ

ابن محمد بن حمدان بن حمدان العكبرى نا محمد بن ايوب بن المعافى البزار سمعت ابراهيم الحربى يقول
وضع ابوحنيفة اشياء فى العلم لقيع الماء احسن منها وعرضت يوما شيأ من مسائله
على احمد بن حنبل فجعل يتعجب منها ثم قال كانه هو يبتدئ الاسلام انبأنا ابن رزق
انا ابن سالم انا الا بار انا محمد بن المهلب السرخسى نا على بن جرير قال كنت فى
الكوفة فقدمت البصرة وفيها ابن المبارك فقال لى كيف تركت الناس قال قلت
تركت بالكوفة قوما يزعمون ان ابا حنيفة من رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال قلت اتخذ وك فى الكفر اماما قال فبكى حتى ابتلت لحيته يعنى انه حدث عنه
اخبرنى محمد بن على المقرى انا محمد بن عبد الله النيسابورى سمعت ابا جعفر محمد بن صالح بن
هانئ نا مسعود بن قطن نا محمد بن غياث الاعين نا على بن جرير الابيوردى
قال قدمت على ابن المبارك فقال له رجل ان رجلين تماريا عندنا فى مسئلة
فقال احدهما قال ابو حنيفة وقال الآخر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
كان ابو حنيفة اعلم بالقضاء فقال ابن المبارك اعد على فاعاد عليه فقال كفر كفر
فقلت بك كفروا وبك اتخذوا الكفر اماما قال ولم قلت بروايتك عن ابى حنيفة قال
استغفر الله من رواياتى عن ابى حنيفة اخبرنى الحسن بن ابى طالب نا احمد بن محمد بن

حجت ہیں؟ فرمایا نہیں نہ دین کے نہ دنیا کے۔ محمد بن جعفر کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کہتے تھے کہ شیطان
طاق حضرت علی کے پھر واپس آنے کا قائل ہے اور شیطان طاق کہتا تھا ابو حنیفہ تناسخ کے قائل ہیں
ایکدن بازار میں دونوں کی مڈھ بھیڑ ہو گئی وہ ایک کپڑا بیچنا چاہتا تھا تو ابو حنیفہؒ کہنے لگے
ہمارے ہاتھ سے بیچ دو حضرت علی رضؓ کے دوبارہ واپس آنے پر اسکی قیمت ادا کردی جائیگی اُس نے کہا ہاں
بیچتا ہوں لیکن تم اس بات کا ضامن دو کہ تم تناسخ میں بندر نہ بنجاؤ گے اس جواب کو سُنکر ابو حنیفہ رح
حیران رہ گئے جب جعفر بن محمد نقی کا انتقال ہو تا ہے تو ابو حنیفہ کہنے لگے اب تو تمہارے امام مرگئے
اس نے کہا ہاں لیکن تمہارے امام کو تو قیامت تک کی ڈھیل دیگئی ہے۔ سفیان ثوریؒ کہا کرتے تھے ابو حنیفہ
خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں۔ عبد اللہ بن ادریس فرماتے ہیں ابو حنیفہ
گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہیں اور ابو سفیان فاسق ہے۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں جس نے ابو حنیفہ کی
انخوالوں سے زیادہ کسی کو نصرانیوں سے مشابہ نہیں پایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ابو حنیفہ کے شاگردوں
کی کتابیں دیکھیں جن کے ایک سو بیس ورق تھے میرے اندازے سے اُسکے اسّی ورق

يوسف نا محمد بن جعفر المطيري نا عيسى بن عبد الله الطيالسي نا الحميدي سمعت
ابن المبارك يقول صليت وراء ابي حنيفة صلاة وفي نفسي منها شيء قال وسمعت
ابن المبارك يقول كتبت عن ابي حنيفة اربعمائة حديث اذا رجعت الى العراق
ان شاء الله محوتها انبأنا ابراهيم بن محمد بن سليمان المؤدب انا ابو بكر بن المقرئ نا
سلامة بن محمود القيسي نا اسماعيل بن حمدويه البيكندي سمعت الحميدي يقول
سمعت ابراهيم بن شماس يقول كنت مع ابن المبارك بالثغر فقال لئن رجعت من هذه
لاخرجن ابا حنيفة من كتبي انبأنا العتيقي انا يوسف بن احمد الصيدلاني
نا محمد بن عمرو العقيلي نا ابراهيم بن جناد نا ابو بكر الاعين نا ابراهيم بن شماس سمعت
ابن المبارك يقول اضربوا على حديث ابي حنيفة انبأنا عبيد الله بن عمر الواعظ
نا ابي نا عبد الله بن سليمان نا عبد الله بن احمد بن حنبل حدثني ابي نا ابو بكر الاعين
عن الحسن بن الربيع قال ضرب ابن المبارك على حديث ابي حنيفة قبل ان يموت بايام يسيرة
كذا رواه لنا واظنه عن عبد الله بن احمد عن ابي بكر الاعين نفسه والله اعلم اخبرني محمد
بن احمد بن يعقوب انا محمد بن نعيم الضبي سمعت ابا سعيد عبد الرحمن بن احمد المقرئ
سمعت ابا بكر احمد بن محمد بن الحسين البلخي يقول سمعت محمد بن علي بن الحسن بن شقيق

خدا رسول کتاب سنت قرآن حدیث کے خلاف تھے ابو محمد کہتے ہیں یہ اس لیے کہ اصل ہی غلط تھی تو فرع کا غلط ہونا لازمی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی فرمان ہے کہ ابو حنیفہ ایک غلط مسئلہ بنا لیتے تھے اور ساری کتاب کو اسی پر قیاس کرتے جاتے تھے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ میری دانست میں کسی نے ابو حنیفہ سے زیادہ واہی کتابیں وضع نہیں کیں امام شافعی کا یہ بھی قول ہے کہ میں نے تو ابو حنیفہ کی رائے کو دھاگے سے تشبیہ دی ہے کہ ادھر کھینچو تو سبز نکل آئے اور اُدھر کھینچو تو زرد نکل آئے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا جاتا ہے کہ مسلمانوں پر ضرر ابو حنیفہ کا زیادہ تھا یا عمرو بن عبید کا؟ تو فرمایا ابو حنیفہ کا اسلیے کہ اس کے ساتھ اور شاگردوں کی جماعت تھی۔ امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بسا اوقات ابو حنیفہ کے عیب بیان فرماتے تھے اور اُن کے مذہب کو عیب والا کہتے تھے اور اُنکے بعض مسائل کو کبھی بطور تعجب اور انکار کے بیان فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے عقیقہ کے بارے میں بہت سی حدیثیں رسول اللہ

سمعت ابی سمعت عبد الله بن المبارک یقول لحدیث واحد من حدیث الزهری
احب الی من جمیع کلام ابی حنیفة انبأنا ابن رزقویہ انا ابن سلم نا الابار نا علی بن حزم عن
علی بن اسحاق الترمذی قال قال ابن المبارک کان ابو حنیفة یتیما فی الحدیث انبأنا
البرقانی قال قری علی عمر بن بشران وانا اسمع حدثکم علی بن الحسین بن حبان نا
عبد الله بن احمد شبویہ سمعت ابا وهب سمعت عبد الله هو ابن المبارک یقول
کان ابو حنیفة یتیما فی الحدیث انبأنا علی بن محمد بن عبد الله المعدل انا ابو علی بن الصواف انا
عبد الله بن احمد بن حنبل اجازة نا سریج بن یونس نا ابو قطن نا ابو حنیفة وکان
زمنا فی الحدیث انا محمد بن الحسین الازرق نا علی بن عبد الرحمن بن عیسی الکوفی
نا احمد بن حازم انا ابو غسان قال ذکرت للحسن بن صالح رجلا قد کان جالس
ابا حنیفة من النخعی فقال لو کان اخذ من فقه النخعی کان خیرا له النظر واحمد
ما یأخذون انبأنا نا عبد الله بن یحیی السکری والحسن بن ابی بکر ومحمد بن عمر النرسی قالوا
انا محمد بن عبد الله بن ابراهیم الشافعی نا محمد بن یونس نا مؤمل بن اسمعیل ابو
عبد الرحمن سألت سفیان بن عیینة قلت یا ابا محمد تحفظ عن ابی حنیفة شیئا
قال لا ولا نعمة عین اخبرنی العتیقی نا یوسف بن احمد الصیدلانی نا محمد بن عمرو

صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائیں اور بہت سی روایتیں صحابہ اور تابعین کی بھی بیان کیں
پھر تعجب کے ساتھ مسکرا کر فرمانے لگے دیکھو ابو حنیفہ اسے جاہلیت کا کام بتاتے ہیں۔ امام
احمد بن حنبلؒ سے ایک مرتبہ کہا جاتا ہے کہ ابو حنیفہ نکاح سے پہلے طلاق دینے کو جائز
بتاتے ہیں کہا ابو حنیفہ ایک مسکین شخص ہیں گویا کہ وہ عراق میں رہتے ہی نہ تھے گویا کہ
انہیں کچھ علم ہی نہ تھا اس مسئلہ میں تو خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث
آئی ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایتیں ہیں اور بہت سے اوپر اوپر بڑے
بڑے جلیل القدر تابعینؒ سے روایت ہے جیسے سعید بن جبیر سعید بن مسیب عطا طاؤس
عکرمہ پھر ابو حنیفہ کیسے جرأت کر کے ان سب کے خلاف کہتے ہیں کہ طلاق ہو جائیگی۔ حضرت امام
احمد بن حنبلؒ کا یہ فرمان بھی ہے کہ میرے نزدیک ابو حنیفہ کا قول اور اونٹ کی مینگنی برابر ہے
آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ اگر کوئی قاضی ابو حنیفہ کے مذہب کے مطابق فیصلے کرے۔ اور حکم دے تو میرا
فتویٰ یہ ہے کہ اسکے تمام احکام رد کر دیئے جائیں۔ یزید بن ابو مالک کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نے

العقیلی نا محمد بن ایوب نا محمد بن عبد اللہ بن نمیر سمعت ابی ح و انا البرمکی انا
محمد بن عبد اللہ بن خلف نا عمر بن محمد الجوهری نا ابو بکر الاثرم نا یحیی بن محمد بن
سابق نا ابن نمیر قال ادرکت الناس وما یکتبون الحدیث عن ابی حنیفة فکیف الرأی انبأنا
العتیقی نا یوسف بن احمد نا العقیلی نا محمد بن اسماعیل نا سلیمان بن حرب سمعت
حماد بن زید سمعت الحجاج بن ارطاة یقول ومن ابو حنیفة ومن یأخذ عن ابی
حنیفة وما ابو حنیفة انا البرقانی انا محمد بن العباس بن حیویه انا محمد بن مخلد
نا صالح بن احمد بن حنبل نا علی یعنی ابن المدینی سمعت یحیی هو ابن سعید القطان
وذکر عنده ابو حنیفة قالوا کیف کان حدیثه قال لم یکن بصاحب حدیث اخبرنی
الخلال نا احمد بن ابراهیم بن شاذان نا علی بن محمد بن مهران السواق نا محمد بن حماد المقری قال وسألت
یحیی بن معین عن ابی حنیفة قال وایش کان عند ابی حنیفة من الحدیث حتی تسأل عنه انبأنا
الحسین بن المنذر القاضی والحسن بن ابی بکر البزاز قالا انا محمد بن عبد اللہ الشافعی
سمعت ابراهیم بن اسحاق الحربی سمعت احمد بن حنبل وسئل عن مالک فقال حدیث صحیح
ورأی ضعیف وسئل عن الاوزاعی فقال حدیث ضعیف ورأی ضعیف وسئل عن
ابی حنیفة فقال لا رأی ولا حدیث وسئل عن الشافعی فقال حدیث صحیح ورأی

زنا جیسی حرام چیز کو حلال کر دیا سود جیسی حرام چیز کو حلال بتایا مسلمانوں کے خون حرام کو جائز کر دیا ایک شخص نے
کہا حضرت اسکی تشریح کیجئے تو فرمایا سنو سود کو حلال کرنا تو یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک درہم کو دو درہم کے
بدلے ادھار دینا لینا جائز ہے اور خون حرام کو حلال کرنا یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں
اگر کوئی شخص دوسرے کو بڑا سا پتھر مار کر مار ڈالے تو اس کے وارثوں پر دیت
یعنی جرمانہ ہے قصاص یعنی بدلہ نہیں پھر اس جملہ کو ادا کرتے ہیں نحوی غلطی بھی
کرتے ہیں اور کہتے ہیں بِاَبَا قُبَیْسٍ حالانکہ کہنا چاہیے بِاَبِیْ قُبَیْسٍ اور زنا کو حلال کرنا
یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک مرد عورت اس برے کام میں پائے گئے اور لوگ انکے باپ
دادوں تک سے واقف ہیں لیکن تاہم اگر وہ عورت جھوٹ کہدے کہ یہ شخص میرا خاوند ہے اور
مرد کہدے کہ یہ عورت میری بیوی ہے تو دونوں چھوڑ دیئے جائیں گے ابو الحسن نجار کہتے
ہیں کہ یہ فتنے شریعت کے احکام کو باطل کرنے والے ہیں۔ ابو مسہر فرماتے ہیں دمشق کے
اس ممبر پر میں نے ائمہ کو ابو فلاں پر لعنت بھیجتے ہوئے پایا فزاری فرماتے ہیں اس ابو فلاں سے

صحيح آخبرني احمد بن علي البادا يقول قال لي ابوبكر بن شاذان قال لي ابوبكر بن
ابي داود جميع ما روى ابوحنيفة من الحديث مائة وخمسون حديثا اخطأ او قال
غلط في نصفها آبنا نا ابن حمدويه انا ابن سالم نا الابار نا ابراهيم بن سعيد سمعت
ابا اسامة يقول مر رجل على رقبة فقال من اين اقبلت قال من عند ابي حنيفة قال
يمكنك من رأي ما مضغت وترجع الى اهلك بغير ثقة آبنا نا ابن رزق انا عثمان بن
احمد انا حنبل بن اسحاق نا بشر بن موسى نا الحميدي قال قال سفيان كنت جالسا عند
رقبة بن مصقلة فرأى جماعة مختلفين فقال من اين فقالوا من عند ابي حنيفة فقال
رقبة يمكنهم من رأي ما مضغوا وينقلبون الى اهليهم بغير ثقة آبنا نا العتيقي
نا يوسف بن احمد نا العقيلي ثني عبد الله بن الليث المروزي نا محمد بن يونس الجمال
سمعت يحيى بن سعيد سمعت شعبة يقول كف من تراب خير من ابي حنيفة اخبرني
البرمكي انا محمد بن عبد الله بن خلف نا عمر بن محمد الجوهري نا ابوبكر الاثرم نا ابو عبد الله
نا عبد الرحمن بن مهدي سألت سفيان عن حديث عاصم في المرتدة فقال اما من ثقة
فلا كان يرويه ابو حنيفة قال ابو عبد الله والحديث كان ابو حنيفة عن
عاصم عن ابي رزين عن ابن عباس في المرأة اذا ارتدت قال تحبس ولا تقتل

مراد ابو حنیفہ ہے فریابی کہتے ہیں ہم دمشق میں حضرت سعید بن عبد العزیز کی مجلس میں تھے
تو ایک شخص نے کہا میں نے سوتے ہوئے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں
مشرقی دروازے سے تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق
وغیرہ وغیرہ بہت سے صحابہ تھے رضی اللہ عنہم اجمعین جنکے نام اس بزرگ نے ذکر کئے ہیں نے
دیکھا کہ قوم میں ایک شخص میلے کچیلے کپڑوں والا پراگندہ حال والا ہے حضور نے مجھ سے
پوچھا اسے جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں فرمایا یہ ابو حنیفہ ہیں یہ وہ شخص ہے جسکی عقل نے فسق
و فجور کی طرف رہبری کی سعید بن عبد العزیز نے فوراً فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے
ہیں اگر تم ایسا نہ دیکھتے تو ایسا بیان کر ہی نہ سکتے تھے۔ محمد بن عامر طائی ایک بڑے باخبر بزرگ
تھے فرماتے ہیں میں نے نیند میں دیکھا کہ گویا لوگ دمشق میں جمع ہیں کہ ایک بزرگ ایک شخص کو باندھے
ہوئے لیکر آئے اور فرمانے لگے لوگو! اس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو بدل ڈالا
جو بزرگ میرے پاس کھڑے تھے میں نے اُنسے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں اور جنکی نسبت

أنبأنا عبيد الله بن عمر الواعظ ثنا أبي ثنا أحمد بن مغلس ثنا مجاهد ثنا أبو سلمة منصور بن سلمة الخزاعي ايا بكر بن عياش وذكر حديث عاصم فقال والله ما سمعه أبو حنيفة قط اخبرني علي بن أحمد الرزاز أنا علي بن محمد بن سعيد الموصلي ثنا يس بن سهل ثنا أحمد بن حنبل ثنا مؤمل قال ذكروا أبا حنيفة عند سفيان الثوري فقال غير ثقة ولا مأمون غير ثقة ولا مأمون أنبأنا محمد بن عمر بن بكر المقرئ أنا عثمان بن أحمد بن سمعان الرزاز ثنا هيثم بن خلف ثنا محمود بن غيلان ثنا المؤمل قال ذكر أبو حنيفة عند الثوري وهو في الحجر فقال غير ثقة ولا مأمون فلم يزل يقول حتى جاز الطواف أنبأنا أبو سعيد بن حسنويه ثنا عبد الله بن محمد بن عيسى الخشاب ثنا أحمد بن مهدي ثنا إبراهيم بن أبي الليث سمعت الأشجعي غير مرة قال سأل رجل سفيان عن أبي حنيفة فقال غير ثقة ولا مأمون غير ثقة ولا مأمون غير ثقة ولا مأمون أنبأنا البرقاني أنا محمد السراج ثنا عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي ثني أبي سمعت محمد بن كثير العبدي يقول كنت عند سفيان الثوري فذكر حديثا فقال رجل حدثني فلان بغير هذا فقال من هو فقال أبو حنيفة فقال أحلتني على غير ملي أنبأنا محمد بن الحسين بن محمد المتوثي أنا إسماعيل بن محمد الصفار ثنا الحسن بن الفضل

یہ فرما رہے ہیں وہ کون ہے؟ اس نے کہا یہ بزرگ تو حضرت ابو بکر صدیق ہیں رضی اللہ عنہ اور جسے یہ باندھ کر لائے ہیں اور جسکی نسبت فرماتے ہیں یہ ابو حنیفہ ہے ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ابو حنیفہ یہودی تھے۔ ابراہیم حربی فرماتے ہیں ابو حنیفہ نے علم میں ایسی چیزیں وضع کی ہیں کہ اُن سے تو گندہ پانی بہتر ہے میں نے ایک دن اُن کے چند مسائل حضرت امام احمد بن حنبل کے سامنے پیش کیے تھے تو تعجب کے ساتھ فرمانے لگے کہ گویا یہ شخص نو اسلام کا نو آموز ہے۔ علی بن جریر کہتے ہیں کہ میں کوفے سے بصرہ میں آیا وہاں ابن المبارک بھی تھے مجھ سے پوچھنے لگے کوفے میں لوگوں کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا کچھ لوگ تو ابو حنیفہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھتے ہیں میں نے کہا وہ لوگ آپکو کفر میں امام بناتے ہیں یہ سنکر وہ روئے یہانتک کہ آنسوؤں سے ڈاڑھی تر ہوگئی اسلیئے کہ انہوں نے بھی ابو حنیفہ سے روایتیں لی تھیں۔ جریر ابن رازی کہتے ہیں میں ابن المبارک کے پاس آیا ایک شخص نے اُنسے کہا کہ ایک مسئلہ میں ہمارے پاس دو شخص جھگڑ پڑے ایک تو ابو حنیفہ کا قول پیش کرتا تھا دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تو پہلا کہنے لگا کہ ابو حنیفہ قضا کے احکام بہت زیادہ جانتے تھے ابن مبارک

الصيدلاني نا محمد بن كثير العبدي نا سفيان الثوري قال رأيته وسأله رجل عن مسئلة فافتاه فيها فقال له الرجل ان فيها اثرا قال له عمن قال عن ابي حنيفة قال احلتني على غير ملي

اخبرنا رضوان بن محمد بن الحسن الدينوري نا علي بن احمد بن علي الهمداني بها نا الفضل بن الفضل الكندي سمعت الحسن بن صاحب سمعت ابا سلمة الفقيه سمعت عبد الرزاق يقول ما كتبت عن ابي حنيفة الا لاكثر به رجالي وكان يروي عنه نيفا وعشرين حديثا

اخبرنا علي بن احمد بن عمر المقري نا اسماعيل بن علي الخطبي نا عبد الله بن احمد بن حنبل سألت ابي عن الرجل يريد ان يسأل عن الشيء من امر دينه مما يبتلي به من الايمان في الطلاق وغيره وفي حضره من اصحاب الرأي من اصحاب الحديث لا يحفظون ولا يعرفون الحديث الضعيف ولا الاسناد القوي فلمن يسأل لاصحاب الرأي او لهؤلاء اعني اصحاب الحديث على ما كان من قلة معرفتهم قال يسأل اصحاب الحديث ولا يسأل اصحاب الرأي ضعيف الحديث خير من رأي ابي حنيفة اخبرنا العتيقي نا يوسف بن احمد الصيدلاني نا محمد بن عمرو العقيلي نا عبد الله بن احمد سمعت ابي يقول حديث ابي حنيفة ضعيف ورأيه ضعيف

واخبرنا العتيقي نا يوسف نا العقيلي نا سليمان بن داود العقيلي سمعت

کہا کہ یہ واقعہ پہر بیان کرو میں نے دوبارہ کہہ سنایا تو فرمانے لگے یہ پہلا شخص کافر ہو گیا اس نے کفر کا کلمہ کہا میں نے کہا حضرت آپکی وجہ سے وہ کافر ہوا ان کے کفر کے پیشوا آپ ہیں کہا یہ کیسے؟ میں نے کہا اسلیے کہ خود آپ بہی ابو حنیفہ سے روایتیں کرتے ہیں تو فرمایا میں اللہ تعالی سے ابو حنیفہ کی روایتوں سے استغفار کرتا ہوں میری توبہ ہے حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں میں نے ابو حنیفہ کے پیچھے نماز پڑہی لیکن میرے دلمیں کہٹکا ہی رہا۔ فرماتے ہیں میں نے ابو حنیفہ سے چارسو روایتیں لی ہیں جب میں عراق جاؤنگا تو انشاء اللہ سب مٹا دونگا ابن المبارکؒ نے ثغر میں کہا کہ میں یہاں سے جاکر اپنی سب کتابوں سے ابو حنیفہ کا نام مٹا دونگا فرمانے تہے ابو حنیفہ کی بات پہ مار مار و۔ ابن المبارک نے اپنے انتقال سے کچہہ دن پہلے ابو حنیفہ کی باتوں پر مار دیا میرا خیال ہے کہ یہ روایت ابو بکر عینیٰ کی ہے واللہ اعلم۔ حضرت عبد اللہ بن المبارکؒ فرماتے ہیں امام زہری کی ایک حدیث مجہے ابو حنیفہ کے تمام کلام سے زیادہ پیاری ہے امام ابن المبارکؒ کا قول ہے کہ ابو حنیفہ حدیث میں یتیم تہے یہی قول دوسری سند سے بہی مروی ہے۔ ابو قطن فرماتے ہیں ابو حنیفہ حدیث میں کچہہ نہ تہے حسن بن صالح کے پاس ایک اس شخص کا ذکر ہوتا ہے جسنے ابو حنیفہ کی صحبت اٹھائی تہی تو کہا اگر وہ نخعی کی فقہ لیتا تو اس کے لیے بہتر ہوتا دیکھہ لیا کرو

احمد بن الحسن الترمذی یقول ح واخبرنا عبید الله بن عمر الواعظ نا ابی نا عثمان بن
جعفر بن محمد السبیعی نا الفریابی جعفر بن محمد نا احمد بن الحسن الترمذی سمعت احمد بن
حنبل یقول کان ابو حنیفة یکذب لم یقل العتیقی کان اخبرنی القاضی ابو الطیب
طاهر بن عبد الله المطیری نا علی بن ابراهیم البیضاوی نا محمد بن عبد الرحمن بن
الجارود الرقی نا عباس بن محمد الدوری سمعت یحیی بن معین یقول وقال له رجل
ابو حنیفة کذاب قال کان ابو حنیفة انبل من ان یکذب صدوقا الا انه فی حدیثه
ما فی حدیث الشیوخ انبأنا عبید الله بن عمر الواعظ نا ابی نا محمد بن یونس الازرق نا جعفر بن ابی
عثمان سمعت یحیی وسألته عن ابی یوسف وابی حنیفة فقال ابو یوسف اوثق منه فی الحدیث قلت فکان
ابو حنیفة یکذب قال کان انبل فی نفسه من ان یکذب قرأت علی البرقانی عن محمد بن العباس الخزاز نا احمد بن
مسعدة الفزاری نا جعفر بن درستویه نا احمد بن محمد بن القاسم بن محرز سمعت یحیی بن معین کان ابو حنیفة
لا بأس به وکان لا یکذب وسمعت یحیی یقول مرة اخری ابو حنیفة عندنا من اهل الصدق ولم یتهم
بالکذب ولقد ضربه ابن هبیرة علی القضاء فابی ان یکون قاضیا انبأنا العتیقی نا
تمام بن محمد بن عبد الله الرازی بدمشق انا ابو المیمون عبد الرحمن بن عبد الله

کہ کس سے سیکھتے ہو۔ حضرت سفیان بن عیینہؒ سے پوچھا جاتا ہے کہ اے ابو محمد آپکو کچھ مسائل ابو حنیفہؒ کے بھی یاد ہیں کہا نہیں ہرگز نہیں بالکل نہیں اور میں اس سے خوش ہوں۔ ابن نمیر فرماتے ہیں میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ابو حنیفہ کی روایت کردہ حدیثیں بھی نہیں لیتے تھے بھلا انکی رائے تو کیا لیتے ؟- حجاج بن ارطاۃ کہتے ہیں ابو حنیفہ ہیں کون ؟ اور انکی روایت قبول ہی کون کرتا ہے ؟ اور ابو حنیفہ ہیں کیا چیز ؟ یحییٰ بن سعید قطان محدث سے پوچھا جاتا ہے کہ ابو حنیفہ کی روایت کردہ حدیثیں کیسی ہیں ؟ فرماتے ہیں وہ حدیث جاننے والے نہ تھے۔ امام یحییٰ بن معینؒ سے ابو حنیفہ کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو فرماتے ہیں ابو حنیفہ کے پاس حدیثیں تھی ہی کونسی جو انسے کوئی پوچھتا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے امام مالکؒ کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرمایا وہ صحیح حدیثوں اور ضعیف رائے والے تھے امام اوزاعیؒ کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں ضعیف حدیث اور ضعیف رائے والے امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں اُن کے پاس تو نہ تو رائے تھی نہ حدیث امام شافعیؒ کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں صحیح حدیث والے اور صحیح رائے والے تھے۔ ابو بکر بن ابو داؤد فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ سے کل ڈیڑھ سو حدیثیں روایت ہیں انہیں بھی

البجلي سمعت نصر بن محمد البغدادي سمعت يحيى بن معين يقول كان محمد بن
الحسن كذاباً وكان جهمياً وكان ابو حنيفة جهمياً ولم يكن كذاباً أنبأنا ابن رزق
انا احمد بن علي بن عمرو بن حبيش الرازي قال سمعت محمد بن احمد بن عصام سمعت محمد بن
سعد العوفي سمعت يحيى بن معين يقول كان ابو حنيفة ثقة لا يحدث بالحديث
الا ما يحفظ ولا يحدث بما لا يحفظ أنبأنا التنوخي حدثني ابي نا محمد بن حمدان بن الصباح
نا احمد بن الصلت الحماني سمعت يحيى بن معين وهو يسئل عن ابي حنيفة أثقة
هو في الحديث قال نعم ثقة ثقة كان والله اورع من ان يكذب وهو اجل قدراً من
ذلك انبأنا الصيمري انا عمر بن ابراهيم المقرى نا مكرم بن احمد نا احمد بن
عطية قال سئل يحيى بن معين هل حدث سفيان عن ابي حنيفة قال نعم كان
ابو حنيفة ثقة صدوقاً في الحديث والفقه مأموناً على دين الله
قلت احمد بن الصلت هو احمد بن عطية كان غير ثقة أنبأنا ابن
رزق انا هبة الله بن محمد بن حنش الفرا انا محمد بن عثمان بن
ابي شيبة سمعت يحيى بن معين وسئل عن ابي حنيفة فقال كان

آدھو آدھ غلط اور خطا ہیں۔ رقبہ کے پاس سے ایک شخص گذرا آپنے پوچھا کہاں سے آرہے
ہو؟ اُس نے کہا ابو حنیفہؒ کے پاس سے فرمایا اپنی خود ایجاد رائے نوکرتے ہو لیکن افسوس اپنے والوں
کی طرف لوٹ رہے ہو بغیر ثقہ کے ایک مختلف جماعت کو دیکھکر اُس سے آپ نے دریافت فرمایا
کہ تم لوگ کہاں سے آئے اُنہوں نے کہا ابو حنیفہؒ کے پاس سے کہا ان لوگوں کو انکی رائے نیا س کے
چبائے ہوئے مسائل تو مل گئے لیکن یہ لوگ بغیر کسی قسم کی مضبوطی کے اپنے والوں کیطرف لوٹتے
ہیں شعبہؒ فرماتے ہیں مٹی کی ایک مٹھی ابو حنیفہ سے بہتر ہے حضرت سفیانؒ سے اس روایت کی بابت پوچھا جاتا ہے جسمیں
ہے کہ جب عورت مرتد ہو جاتی ہے تو اسے جیل خانہ میں ڈال دیا جائے لیکن اسے قتل نہ کیجائے تو فرمایا اس روایت کو ابو حنیفہ عاصم سے
وہ ابو رزین سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں لیکن ابو حنیفہ ثقہ نہیں ہیں اور ثقہ لوگوں میں سے اسے کوئی روایت
نہیں کرتا ابو بکر بن عیاشؒ اس روایت کی بابت فرماتے ہیں خدا کی قسم ابو حنیفہ نے اسے عاصم سے ہرگز نہیں سنا
حضرت سفیان ثوری ابو حنیفہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں ہیں اور
نہ امین و مامون ہیں دو مرتبہ یہی فرمایا حطیم میں ایک مرتبہ ابو حنیفہ کا ذکر حضرت سفیانؒ کے پاس
ہوتا ہے تو طواف پورا کرنے تک فرماتے رہتے ہیں وہ نہ ثقہ ہیں نہ مامون۔ ایک روایت میں تین مرتبہ

يضعف في الحديث أنبأنا أحمد بن عبد الله الأنماطي أنا محمد بن المظفر أنا علي بن أحمد بن سليمان المصري نا أحمد بن سعيد بن أبي مريم قال وسألته يعني يحيى بن معين عن أبي حنيفة فقال لا تكتب حديثه أخبرنا علي بن محمد المالكي أنا عبد الله بن عثمان الصفار أنا محمد بن عمران الصيرفي نا عبد الله بن علي بن عبد الله المديني قال وسألته يعني أباه عن أبي حنيفة صاحب الرأي فضعفه جدا وقال لو كان بين يدي ما سألته عن شيء وروى خمسين حديثا أخطأ فيها أخبرني عبد الله بن يحيى السكري أنا أبو بكر الشافعي نا جعفر بن محمد بن الأزهر قال ابن الغلابي قال أبو حنيفة ضعيف أنبأنا ابن الفضل أنا عثمان بن أحمد الدقاق نا سهل بن أحمد الواسطي نا أبو حفص عمر بن علي قال وأبو حنيفة النعمان بن ثابت صاحب الرأي ليس بالحافظ

ان الفاظ کا دوہرانا ہی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت سفیان نے ایک حدیث بیان کی تو ایک شخص نے کہا مجھے ایک شخص نے اسکے سوا یہ حدیث کی ہے فرمایا وہ کون ہے کہا ابو حنیفہؒ فرمایا وہ اس فن سے ناآشنا ہیں۔ ایک مرتبہ آپنے ایک مسئلہ کا جواب دیا جس پر ایک شخص نے کہا اس بارے میں ایک اثر ہے فرمایا کس سے اسنے کہا ابو حنیفہؒ سے کہا تونے اس فن سے ناآشنا شخص کا نام لیا۔ عبد الرزاق فرماتے ہیں میں نے ابو حنیفہ سے بیس اوپر کچھ روایتیں لکھی ہیں لیکن صرف اس واسطے کہ ایک نام میری فہرست میں بڑھ جائے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے والد حضرت امام احمدؒ سے پوچھتے ہیں کہ ایک شخص کو امر دین میں کسی مسئلہ کی ضرورت پڑی خواہ وہ مسئلہ ایمان کے بارے میں ہو خواہ طلاق وغیرہ کے بارے میں اب وہ چند اہل رائے کو پاتا ہے اور چند اہل حدیث کو لیکن وہ اہل حدیث اگر اچھی طرح حدیث یاد نہ رکھتے ہوں اور ضعیف حدیث کی انہیں پہچان نہ ہو اور قوی سند کو بھی وہ نہ جانتے ہوں تو وہ شخص مسئلہ کس سے پوچھے آیا اہل رائے سے یا اہل حدیث سے فرمایا وہ اہل حدیث سے پوچھے اور اہل رائے سے ہرگز نہ پوچھے ضعیف حدیث بھی ابو حنیفہ کی رائے سے اچھی ہے امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہ جھوٹ

مضطرب الحديث واهى الحديث وصاحب هوى آخبرنى عبد العزيز بن احمد الكتانى نا عبد الوهاب بن جعفر الميدانى قال نا عبد الجبار بن عبد الصمد السلمى نا القاسم بن عيسى الصفار نا ابراهيم بن يعقوب الجوزجانى قال ابو حنيفة لا تتبع لحديثه ولا لرأيه آبنأ نا ابو عمر عبد الواحد بن محمد بن عبد الله بن مهدى البزاز نا ابو بكر محمد بن احمد بن يعقوب بن شيبة نا جدى قال ابو حنيفة النعمان بن ثابت صدوق ضعيف الحديث آبنأ نا ابو حازم العبدوى سمعت محمد بن عبد الله الجوزقى يقول قرئ على مكى بن عبد الله وانا اسمع قيل له سمعت مسلم بن الحجاج يقول ابو حنيفة النعمان بن ثابت صاحب الرأى مضطرب الحديث ليس له كثير حديث صحيح ابنأ نا البرقانى انا احمد بن سعيد بن سعد نا عبد الكريم بن احمد بن شعيب النسائى نا ابى قال ابو حنيفة النعمان

بولتے تھے۔ ایک شخص نے امام یحییٰ بن معینؒ کے سامنے کہا ابو حنیفہ جھوٹے آدمی تھے فرمایا ابو حنیفہؒ جھوٹ بولنے سے پاک صاف تھے وہ سچے آدمی تھے لیکن جس طرح اور بزرگوں کی روایت کی ہوئی حدیثوں میں کلام ہے اسی طرح انکی بھی۔

ایک مرتبہ انہی سے ابو حنیفہ اور ابو یوسفؒ کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ ابو یوسف ابو حنیفہ سے زیادہ ثقہ تھے سائل پوچھتا ہے پھر کیا ابو حنیفہؒ جھوٹ بولتے تھے فرمایا وہ اپنے نزدیک اس سے زیادہ بزرگ تھے کہ وہ جھوٹ بولیں۔ یہی یحییٰؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہؒ میں کوئی حرج نہیں وہ روایت میں جھوٹ نہیں بولتے تھے وہ ہمارے خیال میں سچے آدمی ہیں انپر جھوٹ کی تہمت نہیں انہیں ابن ہبیرہ نے عہدۂ قضا قبول کرنے پر مارا پیٹا بھی لیکن وہ انکار ہی کرتے رہے۔ یہی یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ محمد بن حسن کذاب تھے اور جہمیہ تھے اور ابو حنیفہ جہمیہ تھے لیکن دروغگو نہ تھے۔ فرماتے ہیں ابو حنیفہؒ ثقہ شخص تھے انہیں جو حدیث یاد ہوتی اسی کو بیان کرتے جو حفظ نہ ہوتی

بن ثابت کوفی لیس بالقوی فی الحدیث ابنا نا القاضی ابو العلاء محمد
بن علی الواسطی انا محمد بن احمد بن محمد المفید نا محمد بن معاذ ابو جعفر
الهروی نا ابو داؤد السنجی نا الهیثم بن عدی قال وابو حنیفة النعمان
بن ثابت التیمی تیم الله بن ثعلبة مولی لهم توفی ببغداد سنة مائة
وخمسین ابنا نا ابن الفضل انا عبد الله بن جعفر نا یعقوب بن سفیان
قال قال ابو نعیم ح وابنا نا ابن رزق وابن الفضل قال نا دعلج بن احمد
انا وفی حدیث ابن رزق نا احمد بن علی الابار نا یوسف یعنی بن موسی سمعت ابا نعیم یقول
مات ابو حنیفة فی سنة مائة وخمسین وولد سنة ثمانین زاد یعقوب وکان له یوم مات
سبعون سنة ابنا ابو نعیم الحافظ نا ابو بکر بن عبد الله بن یحیی الطلحی نا ابو جعفر محمد
بن عبد الله الحضرمی سمعت عثمان بن ابی شیبة یقول مات ابو حنیفة ح وانا ابن الفضل
انا جعفر بن محمد الخلدی نا محمد بن عبد الله بن سلیمان الحضرمی قال مات ابو حنیفة النعمان بن ثابت
مولی بنی تیم الله بن ثعلبة سنة مائة وخمسین زاد الحضرمی انه کان ابن سبعین لفظهما سواء
ابنا نا الحسن بن الحسین بن العباس النعالی انا عبد الله بن محمد الجدی اسحاق بن محمد النعالی انا عبد الله

اُسے بیان نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ سائل کے سوال کرنے پر آپ نے فرمایا ابو حنیفہ ثقہ ہیں خدا کی قسم وہ ہرگز جھوٹ نہیں بول سکتے انکی قدر و عزت اس کے لائق نہیں کہ وہ جھوٹ کہیں۔ ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ کیا سفیان نے ابو حنیفہ سے حدیث بیان کی ہے کہا ہاں ابو حنیفہ ثقہ تھے حدیث و فقہ میں سچے تھے اللہ کے دین میں مامون تھے لیکن اس روایت کی سند میں احمد بن عطیہ ہیں اور وہ ثقہ شخص نہ تھے۔ امام یحیٰی بن معینؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہؒ حدیث میں ضعیف تھے۔ فرماتے ہیں انکی بیان کی ہوئی حدیثیں نہ لکھا کرو۔ امام علی بن عبد اللہ مدینیؒ سے ابو حنیفہ اہل رائے کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ انہیں سخت ضعیف بتلاتے ہیں اور فرماتے ہیں اگر وہ میرے سامنے بھی ہوتے تو میں ہرگز ان سے کوئی روایت نہ لیتا انہوں نے پچاس حدیثیں روایت کی ہیں جنمیں غلطی کی ہے۔ ابن العلائیؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہ ضعیف ہیں۔ ابو حفص عمر بن علی فرماتے ہیں ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رائے قیاس کرنے والے حافظ نہیں ہیں

بن اسحاق المدائنی نا قضیب بن المحرر بن قعنب قال ومات ابو حنیفة بسوق
یحیی سنة خمسین ومائة اٰبنأنا الصیمری نا علی بن الحسن الرازی نا محمد
بن الحسن الزعفرانی ثنا احمد بن زهیر اخبرنی سلیمان
بن ابی شیخ قال الحسن بن عمارة صلی علی ابی حنیفة وهو قاضی ببغداد سنة
خمسین ومائة اٰبنأنا عبید الله بن عمر الواعظ ثنی ابی نا الحسین بن القاسم
نا علی بن ابی داؤد واحمد بن ابی مریم عن ابن عفیر وفی سنة خمسین ومائة
مات ابو حنیفة فی رجب وهو ابن سبعین سنة انبأنا ابن الفضل انا علی بن
ابراهیم المستملی ح وانا البرقانی انا حمزة بن محمد بن علی الماء مطیری
قالا انا محمد بن ابراهیم بن شعیب الغازی نا محمد بن اسماعیل البخاری قال
ابو حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی مات سنة مائة وخمسین اٰبنأنا
الازهری انا محمد بن العباس نا ابراهیم بن محمد الکندی نا ابو موسیٰ محمد
بن المثنی قال ومات ابو حنیفة سنة مائة وخمسین اٰبنأنا عبید الله بن عمر
الواعظ والحسین بن علی الطناجیری قال عبید الله ثنی ابی والآخر نا

وہ مضطرب الحدیث ہیں انکی روایت واہی ہے وہ خلاف شرع نوایجاد
باتوں کے ماننے والے تھے۔ ابراہیم بن یعقوب جوزجانی فرماتے ہیں کہ
ابو حنیفہ کی روایت کی ہوئی حدیث کی اتباع نہ کی جائے نہ انکی راے قیاس
مانا جائے۔ شیبہ فرماتے ہیں ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ سچے ہیں لیکن حدیث
کے ضعیف راوی ہیں۔ امام مسلم بن حجاجؒ فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان بن
ثابتؒ صاحبِ رائے مضطرب الحدیث تھے انکے پاس صحیح حدیث کچھ زیادہ
نہیں۔ امام احمد بن شعیب نسائیؒ فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوئی
حدیث میں قوی نہیں۔ ہیثم بن عدی فرماتے ہیں ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تیمی
تیم اللہ بن ثعلبہ کے مولی بغداد میں ١٥٠ھ میں فوت ہوئے۔ ابو نعیم فرماتے ہیں امام صاحب کا
انتقال ١٥٠ھ میں ہوا اور پیدائش ٨٠ھ میں عمر ستر برس کی ہوئی عبداللہ بن سلیمان حضرمی
فرماتے ہیں کہ امام صاحب نے ١٥٠ھ میں انتقال فرمایا ستر برس کی عمر ہوئی تھی قعنب بن محرر کا فرمان ہے کہ امام صاحب
سوق یحییٰ میں ١٥٠ھ میں فوت ہوئے سلیمان بن ابو شیخ فرماتے ہیں حسن بن عمارہ نے امام صاحب کے

عمر بن احمد الواعظ نا الحسين بن صدقة ح وانبأنا الصيمرى نا على بن الحسن
الرازى نا محمد بن الحسين الزعفرانى نا ابن ابى خيثمة سمعت يحيى بن معين
يقول مات ابو حنيفة سنة احدى وخمسين ومائة زاد الزعفرانى ودفن فى
مقابر الخيزران انبأنا الحسن بن ابى القاسم انا ابو سعيد احمد بن محمد بن سوع
النسوى نا ابو على الحسين بن الحسن البزار بنجارى نا اسحاق بن احمد بن صفوان
السلمى سمعت مكى بن ابراهيم يقول ومات ابو حنيفة فى سنة ثلاث وخمسين
ومائة انبأنا ابن الفضل انا دعلج انا احمد بن على الابار نا مسلم بن عبد الرحمن
نا المكى قال ومات ابو حنيفة فى سنة ثلاث وخمسين ومائة ولقيته بالكوفة
وبغداد وبمكة وكان ابو حنيفة خزازا انبأنا الصيمرى قال قرأنا على الحسين
بن هارون الضبى عن ابى العباس بن سعيد قال انا احمد بن حمولة بن خنجه
البخارى نا ابو عبد الله وهو محمد بن احمد بن حفص البخارى قال نا احمد بن عبد الله
السلمى نا الحسن بن يوسف الرجل الصالح قال يوم مات ابو حنيفة صلى عليه ست
مرار من كثرة الزحام آخرهم صلى عليه ابنه حماد وغسله الحسن بن عمارة ورجل

جنازے کی نماز پڑھائی جو بغداد کے قاضی تھے اور یہ واقعہ ۱۵۰ھ کا ہے ابن عفیر فرماتے
ہیں ستر سال کی عمر میں امام صاحب ماہ رجب ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔
امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ نعمان بن
ثابت کوفی ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ محمد بن مثلی بھی یہی کہتے ہیں یحییٰ بن معین رہ
۱۵۱ھ ہجری میں بتلاتے ہیں اور آپ مقابر خیزران میں دفن کئے گئے مکی
بن ابراہیم کہتے ہیں امام صاحب کا انتقال ۱۵۳ھ میں ہوا آپ خزاز یعنے
ریشم فروش تھے میری ملاقات آپ سے کوفے میں اور بغداد میں اور مکہ
شریف میں ہوئی ہے۔ حسن بن یوسف فرماتے ہیں امام صاحب کے جنازے
کی نماز چھ مرتبہ پڑھی گئی کیونکہ لوگوں کا اژدہام بہت زیادہ تھا آخری مرتبہ
ابن حماد نے نماز پڑھائی اور حسن بن عمارہ اور ایک دوسرے شخص نے
آپ کو غسل دیا۔ حضرت سفیان ثوری مکہ میں تھے جو انہیں آپ کے انتقال
کی خبر پہنچی تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے جس چیز میں اکثر لوگوں کو

أخبرنا القاضي ابو بكر احمد بن الحسن الحرشي نا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم
نا ابو قلابة الرقاشي نا ابو عاصم سمعت سفيان الثوري بمكة وقيل له مات ابو حنيفة
فقال الحمد لله الذي عافانا مما ابتلي به كثيرا من الناس أخبرنا ابو سعيد محمد بن موسى
الصيرفي نا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم نا محمد بن علي الوراق نا مسدد سمعت
ابا عاصم يقول ذكر عند سفيان موت ابي حنيفة فما سمعته يقول رحمه الله
ولا شيئا قال الحمد لله الذي عافانا مما ابتلاه به أخبرنا محمد بن عمر بن بكير
المقرئ أخبرنا الحسن بن احمد الهروي الصفار نا احمد بن نصر نا محمد بن عبيد بن حبان بن
بن يعلى الهروي نا عبد الله بن مسيح الهروي سمعت عبد الصمد بن حسان يقول
لما مات ابو حنيفة قال لي سفيان الثوري اذهب الى ابراهيم بن طهمان فبشره
ان فتان هذه الامة قد مات فذهبت اليه فوجدته قائلا فرجعت الى سفيان
فقلت انه قائل قال اذهب فصح به ان فتان هذه الامة قد مات
قلت اراد الثوري ان يغم ابراهيم بوفات ابي حنيفة لانه كان على
مذهبه في الارجاء أخبرنا ابن الفضل انا عبد الله بن جعفر نا يعقوب بن

مبتلا کیا ہمیں اُس سے بچا لیا۔ حضرت سفیان نے آپ کی خبر سنکر رحمہ اللہ نہیں
کہا بلکہ یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اس چیز سے ہمیں بچا لیا جس میں
وہ مبتلا تھے۔ اور فرمایا جاؤ ابراہیم طہمان کو بھی یہ خوشخبری سنا دو کہ اس امت کو
فتنے میں ڈالنے والی فوت ہوگئی قاصد جب پہنچا تو وہ سوئے ہوئے تھے اس نے واپس آکر
خبر دی تو فرمایا پھر جاؤ اور اُس کے کان تک میرے الفاظ پہنچا دو میں
کہتا ہوں سفیان ثوری رح کا قصد یہ تھا کہ چونکہ ابراہیم بھی مرجیہ تھا تو اُسے یہ
غمگینی کی خبر ہو جائے۔ بشر بن ابو الازہر فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ
ایک جنازے پر کالا کپڑا پڑا ہوا ہے اور اُسکے اردگرد پادری لوگ ہیں میں نے پوچھا
یہ کس کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے کہا ابو حنیفہ رح کا امام ابو یوسف ع سے میں نے اپنا یہ
خواب بیان کیا تو انہوں نے کہا اسے کسی اور سے ذکر نہ کرنا۔
یہیں تک امام ابو حنیفہ رح نعمان بن ثابت رح کے حالات جو خطیب رح نے اپنی کتاب تاریخ
بغداد میں نقل کیے ہیں ختم ہوئے اصل نسخہ مصر کے کتب خانہ میں جسکا نام دار الکتب الامیریہ ہے

سفیان نا عبد الرحمن سمعت علی بن المدینی قال قال لی بشر بن ابی الازهر النیسابوری

رأیت فی المنام جنازة علیها ثوب اسود وحولها قسیسین فقلت جنازة من

هذه فقالوا جنازة ابی حنیفة فحدثت به ابا یوسف فقال لا تحدث به احدا

وهذا آخر ما ترجم الخطیب به ابا حنیفة النعمان بن ثابت

منقولا من کتابه تاریخ بغداد المحفوظ بدار الکتب الامیریة المصریة بنمرة ٠ من فن التاریخ

والحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده

کتبه العبد الفقیر المعترف بالعجز والتقصیر محمد حامد الفقی بن المرحوم الشیخ سید احمد

الفقی کان الله له معینا وتم ذلک فی عصر یوم الثلاثاء العشرین من شهر

رمضان المکرم سنة الف وثلث مأته وسبعة وثلاثین من هجرة سید الانبیاء و

المرسلین صلی الله علیه وسلم

تمت

موجود ہے اور کتب خانہ کی فہرست میں فن تاریخ میں نمبر ۲۰ پر ہے۔

سب تعریفوں کے لائق اللہ تعالیٰ ہے جو وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

جس قلمی نسخہ کا یہ ترجمہ ہے۔ وہ جناب شیخ محمد حامد الفقی بن شیخ سید احمد الفقی
کے ہاتھ کا نقل کردہ ہے جو جناب شیخ محمد نصیف صاحب تاجر جدہ کے کتب خانہ
میں سنہ ۱۳۴۳ھ میں نقل کیا ہوا ہے جسکی کتابت ماہ رمضان المبارک کی بیسویں
تاریخ منگل کے دن عصر کے وقت ختم ہوئی ہے۔

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین

المترجم۔ عاجز ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم مدرس مدرسہ محمدیہ عربیہ
واڈیٹر اخبار محمدی۔ اجمیری دروازہ شہر دہلی
ماہ رمضان شریف سنہ ۱۳۴۵ ہجری

اس کتاب کے مترجم جناب مولانا محمد صاحب کی بعض دیگر موجودہ تصانیف

فضائلِ محمدی ۔ امام خطیب بغدادیؒ کی دوسری کتاب شرف اصحاب الحدیث عربی مع اردو ترجمہ ۔ قیمت ۴ عہ

سیرۃِ محمدی ۔ امام ابو جعفر طبریؒ کی کتاب خلاصۃ السیر جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اور معتبر سوانحمری ساتھ ہی آپکی جملہ ازواجِ مطہرہ اولاد غلام لونڈیاں چچا ماموں اور سارے خاندان کے حالات ۔ جانور اسباب جنگ و غزوات اور ہر کام کے طریقوں کا بیان ہے ۔ عربی مع اردو ترجمہ ۴ عہ ۔ صرف عربی ۸ ۔ صرف اردو ۱۲ ۔

عقائدِ محمدی ۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی کتاب السنۃ کا عربی سمیت اردو ترجمہ عقائد کے باب میں قیمت ۴ ۔

برہانِ محمدی ۔ حضرت امام سبکیؒ کا رسالہ جزء رفع الیدین عربی اردو ترجمہ سمیت رفع الیدین کے ثبوت میں ۲ ۔

صلوٰۃِ محمدی ۔ وضو، تیمم، نماز پنجگانہ نماز جمعہ جنازہ تراویح تہجد عیدین وغیرہ کا حوالوں سمیت بیان ۳ ۔

صیامِ محمدی ۔ نفلی فرضی روزوں کے احکام ماہِ رمضان لیلۃ القدر اعتکاف صدقۃ الفطر وغیرہ کے مسائل ۳ ۔

زکوٰۃِ محمدی ۔ کس مال پر زکوٰۃ ہے کیسے دینی چاہئے کب دینی چاہئے کتنی دینی چاہئے غرض زکوٰۃ اور نفلی خیرات کے کل مسائل ۳ ۔

حجِ محمدی ۔ التوائے حج کا گناہ حج و عمرے کے فضائل التوائے حج کے دلائل کی تردید حج میں عجلت ترغیب فضیلت کا بیان ۱ ۔

توحیدِ محمدی ۔ پکی قبروں گنبدوں قبوں کے بنانے کی کراہت، بنے ہوؤں کو گرا دینے کے تقریباً دو سو دلائل قرآن حدیث و فقہ سے ۴ ۔

مملکتِ محمدی ۔ سلطانِ نجد پر ملوکیت کے اعتراضوں کا مکمل جواب ۔ قیمت ایک آنہ (۱ ۔) قابلِ دید رسالہ ہے

برأتِ محمدی ۔ حسن نظامی کے رسالے نادان وہابی کا دانائی کے ساتھ جواب ۔ قیمت ایک آنہ ۱ ۔

مولودِ محمدی ۔ مولود کے رد کی بیس دلیلیں، قیامِ مولود کے رد کی بیس دلیلیں ۔ قیمت ۳ ۔ تین آنہ

عقیدۂ محمدی ۔ اہلحدیث کے صحیح مذہب کا بیان اور اُن کے مذہب پر جو تہمتیں ہیں اُنکا ازالہ ۱ ۔

دلائلِ محمدی ۔ آمین، رفع الیدین، سورۂ فاتحہ کا حدیثوں اور حنفی مذہب فقہ کی کتابوں سے ثبوت اور اہلحدیث کو کسی مسجد سے روکنے کی حنفی مذہب سے حرمت اور اہلحدیث کے حق پر ہونیکا حنفی مذہب سے بیان ۳ ۔

درایتِ محمدی ۔ حنفی مذہب کی اعلیٰ کتاب ہدایہ کی تنقید، صاحبِ ہدایہ کا حدیثوں میں کمی زیادتی کرنا ۔ اماموں کے مذہب بیان کرنے میں غلطیاں کرنی، ہدایہ کے اکتیس ہیبت ناک مسائل امام صاحب اور اُنکے شاگردوں کے اکتیس اختلافی مسائل، حنفیوں کا صرف امام صاحبؒ کی تقلید نہ کرنا، خود امام صاحبؒ کے اقوال میں حلال حرام کا اختلاف وغیرہ ۔ قیمت بارہ آنے (۱۲ ۔)

(یہ تمام کتابیں منگوانے والوں کو ایکجلد میں مجلد کرا کر بھیجی جاتی ہیں اور جلد کے دام نہیں لگائے جاتے)

پتہ :۔ دفتر اخبار محمدی، اجمیری دروازہ، دہلی

اخبار محمدی

اگر آپ قرآن حدیث کی علوم حاصل کرنا چاہتے ہیں، اگر آپکو سچی توحید اور خالص سنت کی اشاعت کا شوق ہے، اگر آپ کو مذہب اہلحدیث کی وسعت اور عالمگیری کی امنگ ہے، اگر آپ شرک و بدعت کی جڑیں کھوکھلی کرنی اور رسومات مروجہ کی بنیادیں اکھیڑ پھینکنی چاہتے ہیں، اگر آپ اصل اسلام کی نگہبانی اور سنت رسولؐ کی پاسبانی کی دُھن میں ہیں تو آپ "اخبار محمدی" منگوائیں جو حضرت مولانا مولوی محمد صاحب دہلوی مترجم کتاب ہذا کی زیرادارت ہر انگریزی مہینے کی یکم اور ۱۵ر کو شائع ہوتا ہے۔

کیا یہ کم حیرت و استعجاب کی بات ہے کہ آپ اپنے اوس مبلغ کا خیر مقدم نہ کریں جو ہند کے اس سرے سے لیکر اوس سرے تک آپ کے مذہب کی تبلیغ کرتا پھرے، جو حدیث اور اہل حدیث کا حامی ہو، جس فرقے اور جس علم کی فضیلت تو بجا خطیب کتاب و سنت سے تلبیس ہیں تو کہوں گا کہ اس دینی پرچہ کی حمایت اعانت اشاعت آپ پر بیحد ضروری ہے۔ آج جبکہ باطل فرقے بھی اپنے عقائد دوسروں کو گھول گھول کر پلا رہے ہوں - آپ حدیث اور علم حدیث اور اہل حدیث کے خادم اخبار "محمدی" کی طرف توجہ نہ فرمائیں - یہ کس قدر تعجب خیز امر ہے؟ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ترک تقلید اور اتباع سنت کے تازہ ترمضامین ہر وقت دیکھتے رہیں حدیث و فقہ کا فرق ہر وقت آپ پر واضح ہوتا رہے تو آپ "اخبار محمدی" کو ملاحظہ فرماتے رہا کریں۔

قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت اعانت و اشاعت کرنیوالا، مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینے والا، رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنے والا، جماعت اہلحدیث پر سے بیجا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کرنیوالا، اہلحدیث جماعت کے صحیح اور ٹھیٹھ عقائد بیان کرنیوالا، اہلحدیث کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو بہترین طریقہ سے مخلوق خدا کے سامنے پیش کرنے والا، و تفقیہ صحیح مسائل بروقت بیان کرنیوالا، اہلحدیث پر جو اعتراض ہوں ان کی جو مخالفت کی جائے اوسکا صحیح بادلیل زوردار اور جچا تلا جواب دینے والا، غیر خدا کی عبادت کے جھنڈوں اور غیر نبی کی اطاعت کے نشانوں کو اوندھے منہ گرانیوالا، عوام الناس کا اوستاد، طالب علموں کا سہارا، علماء کا بہترین رفیق "اخبار محمدی" ہے،

اس میں علمائے کرام کے کارآمد، انمول مضامین، شرعی دل خوش کرنیوالی نظمیں، ملکی مسائل اور سچی خبریں بھی ہوتی ہیں، کاغذ عمدہ حروف صاف چھپائی اعلیٰ ہے۔ اور پندرھویں دن بالکل ٹھیک وقت پر باقاعدہ نکلتا رہتا ہے۔

باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت سال بھر کی صرف تین روپے ہے۔

پتہ :- دفتر اخبار محمدی اجمیری دروازہ، دہلی

ISLAMIC
BP80
A289
K49
1926